محرم الحرام تا ربیع الثانی کے اصلاحی موضوعات پر 18 بیانات

بیاناتِ دعوتِ اسلامی

جلد: 1

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

مُحَرَّمُ الْحَرام تا رَبِیْعُ الثَّانی کے اصلاحی موضوعات پر 18 بیانات

بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(حصہ 1)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : بیاناتِ دعوتِ اسلامی (حصہ 1)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ، اپریل 2018ء   تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۴ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام ۱۴۳۸ھ   حوالہ نمبر: ۲۱۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "بیاناتِ دعوتِ اسلامی (حصہ 1)" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظَہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمَّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

27 - 08 - 2017

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر

اِجمالی فہرست

حضرت سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کردے۔
(شعب الایمان، ۶/ ۳۱۹، حدیث: ۸۳۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ٦/ ١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (١) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(٢) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(١) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (٢) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گا۔ (٣) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا۔ (٤) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (٥) جہاں جہاں "اللہ" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی **صحابی** یا **بزرگ** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه** اور **رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه** پڑھوں گا۔ (٦) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (٧) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (٨) حدیثِ پاک "تَهَادَوْا تَحَابُّوْا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ٢/ ٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (٩) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (١٠) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ عِلمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت　(۲)شعبہ تراجِمِ کُتُب　(۳)شعبہ درسی کُتُب

(۴)شعبہ اِصلاحی کُتُب　(۵)شعبہ تفتیشِ کُتُب　(۶)شعبہ تخریج[1]

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَریعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ

[1] ... تادمِ تحریر (جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۳۹ھ) شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷)فیضانِ قرآن (۸)فیضانِ حدیث (۹)فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰)فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱)شعبہ امیر اہلسنّت (۱۲)فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳)فیضانِ اولیا وعلما (۱۴)بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵)رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶)عربی تراجم۔ (**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**)

امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اوراشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

... ...

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "بے شک علماء کی مثال زمین پر ایسی ہی ہے جیسے آسمان پر ستارے جن سے خشکی اور تَری میں رہنمائی ہوتی ہے، پس جب ستارے مٹ جائیں تو قریب ہے کہ راہ چلنے والے بھٹک جائیں۔"

(مسند احمد، ۳۱۴/۴، حدیث: ۱۲۶۰۰)

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا ایک مُؤَثِّر ترین ذریعہ "**بیان**" بھی ہے، اس طریقے کی عظمت وشان کا اندازہ اِس سے لگایئے کہ حضرات اَنبیا ومُرسَلِین عَلَیۡہِمُ السَّلَام نے توحید ورسالت کی تبلیغ کے لیے اِسے اختیار فرمایا اور خود تاجدارِ خَتۡمِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِس طریقۂ دعوت کو رونق بخشی اور آپ بڑے ہی دلنشین اور حکمت بھرے انداز سے بیان فرماتے، کبھی گزشتہ اُمّتوں کے حالات بتاتے کہ کس طرح مؤمنوں نے نجات پائی اور کافر ہلاک ہوئے[1]، کبھی وعظ ونصیحت فرماتے[2] اور کبھی آیاتِ قرآنیہ پڑھ کر مؤمنوں کے دلوں کو تقویت پہنچاتے اور اہلِ نفاق کو ڈراتے۔

نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "**بیان**" کی اَہمیّت کو بھی واضح فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مَعۡن بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نَبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، وہ جو چاہتا ہے پہلے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے بعد میں کرتا ہے اور بلاشبہ بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔"[3]

واقعی اگر بیان قرآن وسنت، نصیحت آموز فرامین اور دل آویز حکایات وواقعات سے آراستہ اور اچھی ترتیب سے پیراستہ ہو اور اُس میں مُبَلِّغ کا اخلاص شامل ہو جائے تو

1... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ... الخ، باب ماجاء فی الاستماع... الخ، ۲/ ۲۰، حدیث: ۱۱۱۱
مجموعۃ رسائل ملا علی قاری، تحفۃ الخطیب وموعظۃ الحبیب، ۱/ ۸۰

2... مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاۃ... الخ، ص ۳۳۲، حدیث: ۱۹۹۵

3... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱

وہ تاثیر کا تیر بن کر سننے والوں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ **اللہ** کریم سلامت رکھے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کو کہ ان کی شفقتوں سے پوری دنیائے دعوتِ اسلامی میں ہر شبِ جمعہ کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ایک ہی موضوع پر بیان ہوتا ہے جو **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس** اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ اسلامی"** تیار کرتا ہے اور یہ بیان حتَّی المقدور مذکورہ اوصاف سے مُتَّصِف ہوتا ہے، اِس میں موضوع سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات، احادیثِ طَیِّبَہ، اقوالِ بزرگانِ دین، حکایاتِ صالحین، مَدَنی بہاریں، 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ترغیب، موقع کی مناسبت سے اشعار، دعوتِ اسلامی کے **ایک شعبہ** اور **مکتبۃ المدینہ** کی ایک کتاب کا تعارُف نیز مختلف سنتیں اور آداب شامل ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مجلس تراجم کُتُب** کے ذریعے تادمِ تحریر ان بیانات کا چار زبانوں **"سندھی، ہندی، بنگلہ اور انگریزی"** وغیرہ میں ترجمہ کرواکے مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

مُبَلِّغ اسلامی بھائیوں کے لیے بالخصوص اور دیگر اسلامی بھائیوں کے لیے بِالْعُمُوم ان بیانات کو کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے، پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتابی شکل میں لانے کے لیے نظرِ ثانی، کچھ ترمیم واضافہ، تفتیشِ تخریج، فارمیشن، پیج سیٹنگ اور پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے **"شعبہ بیاناتِ دعوت اسلامی"** کے چار اسلامی بھائیوں نے کیا، **بالخصوص: سیِّد عمران اختر عطاری مدنی، فرمان علی عطاری مدنی اور ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی** سَلَّمَہُمُ الْغَنِی نے خوب کوشش فرمائی۔ اس کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام: **مفتی محمد حسان عطاری مدنی، مفتی محمد شفیق**

عطاری مدنی اور **مفتی عبد الماجد عطاری مدنی** زِیْدَعِلْمُھُمْ نے فرمائی ہے۔ اس جلد میں چار اسلامی مہینوں ”**مُحَرَّمُ الْحَرَام، صَفَرُ الْمُظَفَّر، رَبِیْعُ الْاَوَّل اور رَبِیْعُ الثَّانِی**“ کی مناسبت سے درج ذیل **18** بیانات شامل ہیں:

(۱)...فاروقِ اعظم کا عِشقِ رسول (۲)...شانِ صحابہ (۳)...حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعظمت (۴)...یزید کا دردناک اَنجام (۵)... جھوٹ کی تباہ کاریاں (۶)...جوانی کی عبادت (۷)...سیرتِ داتا علی ہجویری (۸)...اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول (۹)... تعظیمِ مصطفےٰ (۱۰)...اِطاعَتِ مصطفےٰ (۱۱)...اِختیاراتِ مصطفےٰ (۱۲)... حِلْمِ مصطفےٰ (۱۳)...جمالِ مصطفےٰ (۱۴)...سخاوتِ مصطفےٰ (۱۵)...**اللہ** کی مَحَبَّت کیسے حاصل ہو؟ (۱۶)... غوثِ پاک کی کرامات (۱۷)... فرامینِ غوثِ اعظم (۱۸)... مسلمان کی پردہ پوشی کے فضائل۔

آپ مُبَلِّغ ہوں یا نہ ہوں، یہ کتاب ہر ایک کے لیے یکساں مفید ہے، مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کر کے مُطالَعَہ فرمائیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے بالخصوص اَئِمَّہ، خُطَبا اور واعِظِین کو تحفۃً پیش کیجئے۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

...

موت، محتاجی اور بیماری

سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تم مرنے کے لئے جنتے ہو، ویران ہونے کے لئے تعمیر کرتے ہو، فنا ہونے والی (دنیا) پر لالچ کرتے ہو اور باقی رہنے والی (آخرت) کو چھوڑے ہوئے ہو، مگر تین ناپسندیدہ چیزیں بہت بہترین ہیں: (۱) موت (۲) محتاجی اور (۳) بیماری۔ (الزھد لابن المبارک، باب عن النھی عن طول الامل، ص۸۸، حدیث: ۲۶۲)

چند اسمائے حسنیٰ اور ان کے فضائل

ہر وِرد کے اوّل و آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے، فائدہ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں شکوہ کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کی شامت تصوُّر کیجئے اور **اللہ** پاک کی مصلحت پر نظر رکھئے:

﴾1﴿... **یَااَللّٰہُ:** جو ہر نماز کے بعد 100 بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا باطن کشادہ ہو جائے گا۔

﴾2﴿... **ھُوَ اللّٰہُ الرَّحِیْم:** جو ہر نماز کے بعد 7 بار پڑھ لیا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

﴾3﴿... **یَاقُدُّوْس:** کا جو کوئی دورانِ سفر وِرد کرتا رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

﴾4﴿... **یَارَحْمٰن:** جو کوئی صبح کی نماز کے بعد 298 بار پڑھے گا خدا عَزَّوَجَلَّ اس پر بہت رحم کرے گا۔

﴾5﴿... **یَارَحِیْمُ:** جو کوئی ہر روز 500 بار پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دولت پائے گا اور مخلوق اس پر مہربان اور شفیق ہو گی۔

﴾6﴿... **یَامَلِکُ:** 90 بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پائے گا۔

﴾7﴿... **یَاسَلَامُ:** 111 بار پڑھ کر بیمار پر دم کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا حاصل ہو گی۔

﴾8﴿... **یَامُؤْمِنُ:** جو 115 بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تندرستی پائے گا۔

﴾9﴿... **یَامُھَیْمِنُ:** 29 بار روزانہ پڑھنے والا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۴۶ تا ۲۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

درود شریف کی فضیلت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”تم اپنی مجلسوں کو حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ کر اور عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذکر سے آراستہ کرو۔“(1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہدایت کے تارے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں، اِنھی خُلَفا میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ کا یومِ وِصال یکُم مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آئیے! اسی مُناسَبَت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زِندَگی کے ایک روشن پہلو ”عِشقِ رَسُول“ کے بارے میں کچھ پڑھنے سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور نبیِّ کریم

---

(1)... تاریخ بغداد، رقم ۳۷۷۴، ابو العباس جعفر بن محمد بن بشار، ۷/ ۲۱۶

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہوجاتے اور آپ کی دِل جُوئی کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذکرِ خیر سے پہلے "وسائلِ بخشش" سے مَنْقَبَتِ فاروقِ اعظم کے کچھ اشعار سُنتے ہیں:

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفی فاروقِ اعظم کا

کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا

بھٹک سکتا نہیں ہرگز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

اِلٰہی! ایک مُدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں
دِکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا[1]

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جُوئی!

حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے غُلام کے پاس آیا اور کہا: "رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے داخل

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶، ۵۲۷

ہونے کی اِجازت مانگو۔“ اس نے واپس آکر کہا: ”میں نے بارگاہِ رسالت میں آپ کا ذِکر تو کِیا ہے مگر حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔“ کچھ دیر بعد میں نے پھر کہا کہ ”میری حاضری کی اِجازت مانگو۔“ وہ گیا اور واپس آکر کہا: ”میں نے آپ کا ذِکر کِیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔“ میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ ”آپ اَندر آجایئے! اِجازَت مل گئی ہے۔“ چُنانچہ میں اَندر گیا آپ کو سلام کِیا، آپ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے آپ کی دِل جُوئی کے لئے عرض گُزار ہوا: اَسْتَاْنِسُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ یعنی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں آپ کے ساتھ باتیں کرکے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگایئے کہ حضرت سیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانُوس کرنا چاہا اور بِالآخر آپ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی باتوں پر مُسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ آپ کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہوجاتے اور آپ کی دِل جُوئی کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب و روز گُناہوں میں بَسر کرتے ہوئے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو اَذِیَّت پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحساس نہیں۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”میری

---

(1)... بخاری، کتاب النکاح، باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها، ۳/ ۴۵۹، حدیث: ۵۱۹۱، ملتقطاً

زِندگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ الٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تو تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔“(1)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہیں اَندھیرے، اُجالے، کھلی، چھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب و خَیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہَدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبردار ہیں۔(2)

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں دُرود(3)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ذرّے ذرّے پہ گواہ بنا کر بھیجا اور جہاں کا کوئی گوشہ آپ سے پوشیدہ نہ رہا، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں گناہوں پہ کس قدر جری و دلیر ہوں، میری شرم وحیاء کی آنکھ کھول دیں تاکہ گناہ کرتے ہوئے شرما جاؤں، آپ (صَلَّی

1 ... مسند بزار، زاذان عن عبد اللہ، ۵/۳۰۸، حدیث: ۱۹۲۵

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۹

3 ... حدائق بخشش، ص۲۶۶

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر **اللہ** تعالٰی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل کرنے کے لئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے دُرُود و سلام کے گَجرے نچھاور کریں، سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہو کر روزِ محشر شفاعت فرما کر جنّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارُف:

خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرت سَیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ 39 مَردوں کے بعد، دعائے مصطفٰے

---

1 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۹۵۲

2 ...حدائق بخشش، ص ۱۳۲، ۱۳۳

سے اِعلانِ نبُوّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی ”40 کا عَدد پُورا کرنے والا“ کہتے ہیں۔ آپ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُورِ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَرسرِ پَیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر کی حَیثیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ خلیفۂ اَوَّل، اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بعد انہیں خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ نے تختِ خِلافت پر رَونَق اَفروز ہو کر جانشینیٔ مُصْطَفٰے کی تمام تَر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ بالآخر نَمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شہادت سے سَرفراز ہو گئے۔ بَوقتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرت سیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نُبُوّت سے فیض یاب حضرت سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روضۂ مُبارکہ میں حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں مَدفُون ہوئے، جو سرکارِ اَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پہلو میں آرام فرما ہیں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا[2]

---

1 ... الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۱/ ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصا

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۲۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَولاد اور مال وجائیداد سے مَحَبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہل وعِیال اور عزیز واَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحَبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خَرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدَستُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفراد کو ماننا، ان کی مَحَبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کے لئے ضروری نہیں جبکہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا، آپ کی تَعْظِیْم کرنا، آپ سے مَحَبَّت رکھنا، ایمان کے لئے جُزْوِلَایَنْفَک (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہوسکے) ہے، لٰہذا کامل مومن کے لئے ضَروری ہے کہ اسے تمام رِشْتوں اور کائنات کی ہر شے سے بڑھ کر محبوب تَرِین سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زِیادہ محبوب ہیں۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ یعنی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (اے عمر! تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زِیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔“ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی یعنی یَارَسُوْلَ

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ محبوب ہیں۔" یہ سُن کر آپ نے اِرشاد فرمایا: "اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحبّت کامل ہوگئی)۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کے لئے ہے، کیونکہ کوئی بھی مومن اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ ہر شے سے بڑھ کر پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت نہ کرے۔ چنانچہ

ایمانِ کامل کی علامت:

فرمانِ مُصطفٰے ہے: "لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اسے اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔"[2]

یقیناً! ایک مُسلمان کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی ہی مَحبّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کا سب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کے لئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زَمانے میں آپ ہی کے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۴/ ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

2...بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/ ۱۷، حدیث: ۱۵

جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی:

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے! جب آپ کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آتی تو بے قرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گِریہ وزاری کرتے۔ چُنانچہ آپ کے غُلام حضرت سیِّدُنا اَسلَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیرُالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کرتے تو رونے لگتے اور فرماتے: ''پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحم دل، یتیم کے لئے والد اور لوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بہادُر تھے، آپ نکھرے نِکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حَسَب کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم تھے، الغرض اَوَّلین وآخرین میں آپ کی مِثْل کوئی نہیں۔''(1)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلْق کو حق نے عظیم کہا تری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ کے اَدنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحبّت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے

1... جمع الجوامع، ۱۰/ ۱۶، حدیث: ۳۳

2... حدائق بخشش، ص۸۰

فَخریہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ایک سچے عاشِقِ رسول، قطعی جنّتی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَعْلٰی مرتبے پر فائز صَحابیِ رَسُول ہیں۔ آپ بھی مَحبّتِ رَسُول میں سَرشار ہو کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ

میں غلامِ مصطفٰے ہوں:

مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد مِنبرِ رسول پر کھڑے ہو کر خُطبہ دیا اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی وصحبت کے شَرَف کو ان الفاظ میں بیان کیا: اِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ یعنی میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا صحبت یافتہ اور آپ کا غلام وخادم ہوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ دَعْویٰ صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ واقعی سچے عاشق رسول تھے کہ آپ نے ساری زِندگی قرآن وحدیث اور سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر فرمائی۔ لیکن افسوس! صد افسوس! ہم عشق رسول کا دَم بھرتے اور اس طرح کے دَعْوے تو کرتے نظر آتے ہیں کہ

کوئی مانگے اگر مُصْطَفٰے کے لئے ۔۔۔ جان بھی میں تو دے دوں خُدا کی قسم![2]

مگر ہمارا کردار اس کے بَرعکس دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحبّتِ رَسُول صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکر ونعت اور جُلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نعت شریف پڑھی جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد

1... مستدرک، کتاب العلم، خطبة عمر رضی اللہ عنہ بعد ما ولی... الخ، ۱/ ۳۳۲، حدیث: ۴۴۵

2... کالے بچھو، ص ۱۴

نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنَّتوں کو چھوڑ کر نِت نئے فیشن اپنائیں، حُسنِ اَخلاق کے بجائے بد اَخلاقی سے پیش آئیں تو ایسی مَحبَّت کامل کیسے ہوگی؟ جبکہ حقیقی مَحبَّت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے مُقدَّم رکھیں کہ آپ کے لائے ہوئے دِین کو دل وجان سے تسلیم کرکے عمل پیرا ہوں، آپ کی تعظیم بجالائیں، ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اَولاد، ماں باپ، عزیز واَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ کی رِضا وخُوشنودی کو ترجیح دیں[1] اور جس کام سے آپ نے مَنْع فرمایا اس سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس کا اِرتکاب کر بیٹھیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! سچّے دل سے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کرکے انہیں اَدا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکا دہی وغیرہ گُناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابِق لباس پہنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... فلمیں ڈرامے، گانے باجے چھوڑ کر صِرف مدنی چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے پھر بھی بچ نہیں پاتا
گُناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسولَ اللہ

---

1 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، فصل اول، ۱/ ۵۰ ملخصاً

کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یا رسولَ اللہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مِرا چہرہ ہو تاباں نورِ عزّت یا رسولَ اللہ
بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسولَ اللہ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحَبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحَبَّت ہو۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَحَبَّتِ رَسُول کے کیا کہنے! آپ نہ صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات سے مَحَبَّت فرماتے بلکہ آپ کی اَوْلاد، اَزْواج، اَصْحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ سے نِسْبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحَبَّت فرماتے اور یہی حقیقی مَحَبَّت کے تقاضوں میں سے ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طَیِّبہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحَبَّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 30، سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرْشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۸

بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰، البلد: ۱، ۲) محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

مُفَسِّرِیْنِ کرام کا اس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شہر کی قسم یاد فرما رہا ہے، وہ مکّۂ مکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! بارگاہِ الٰہی میں آپ کو جو فضیلت حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ کی قسم یاد فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیا کی اور آپ کا مَقام و مرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ ”لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ“ کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔“[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ سے اس لئے مَحَبَّت فرماتے کہ آپ کے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے بھی ایسی ہی مَحَبَّت فرماتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ آپ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں مدفن کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

شہرِ مدینہ میں شہادت کی موت:

مروی ہے کہ آپ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّی

[1]...شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس فی قسمہ تعالٰی... الخ، ۸/ ۴۹۳

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت عطا فرما۔(1) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ دونوں دُعائیں مقبول ومُستَجاب ہوئیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما الٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحَبَّت کا دَم بھرتا ہے تو وہ اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اَپنانے اوراس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہر مُعاملے میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (پیروی) کرتے۔ چُنانچہ

خلیفۂ ثانی اور اِتّباعِ رسول:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: ''اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور انگلیوں کے برابر کرو، جو زائد ہو اسے کاٹ دو۔'' فرماتے ہیں: میں نے اسے کاٹا تو بالکل سیدھی نہ کٹی

1... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ۱/ ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۷

بلکہ اُوپر نیچے سے کَٹی۔ میں نے عرض کی: "ابا جان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر ہوتا؟" فرمایا: "بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔" حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر فرماتے ہیں: چھری سے کٹنے کی وجہ سے قمیص کے دھاگے آپ کے قدموں پر گرتے رہتے لیکن قابل استعمال ہونے تک پھر بھی اسے پہنتے رہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارَک میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشقِ رسول اور سُنَّتوں پر عَمَل کا جذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ اِتّباعِ رسول میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹی، وہ صحیح نہ کَٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم و عار محسوس نہ کی، یہ کمال دَرَجے کی پیروی تھی۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سُنَّتوں سے مَحبَّت اور اس پر عمل کا یہ عالَم تھا کہ دُنیاوی آسائش اور بے وَفا مُعاشَرے کی جُھوٹی "مُرَوَّت" ان سے سُنَّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچہ

گرا ہوا لقمہ کھانے میں عار محسوس نہ کی:

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (جو کہ مُسلمانوں کے سردار و پیشوا تھے ایک مرتبہ) کھانا کھا رہے تھے کہ ہاتھ سے لُقْمَہ گِر گیا، آپ نے اٹھایا اور صاف کرکے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ دیکھو یہ کیا کر رہے ہیں) کسی نے آپ سے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ سردار کا بھلا کرے، یہ گنوار تِرچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ اتنے بڑے مرتبے پر فائز

[1] ...مستدرک، کتاب اللباس، کان نبی اللہ یکرہ۔۔۔ الخ، ۵/ ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸

ہونے کے باوجود گِرا ہوا لُقْمہ اٹھا کر کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مَوجُود ہے۔ حضرت سیِّدُنا معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ان عَجَمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن رکھا ہے، ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لُقْمہ گِر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کے لئے نہ چھوڑا جائے۔[1]

رُوحِ ایماں مَغْزِ قرآں جانِ دیں ہَسْت حُبِّ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں

شعر کا خلاصہ: ہمارے پیارے آقا، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ایمان کی رُوح، قرآنِ کریم کا مغز (خلاصہ) اور دِین کی جان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی اور مُسلمانوں کے سردار حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سُنَّتوں سے کس قَدَر پیار کرتے تھے۔ آپ نے عَجَمیوں کے اِشاروں کی بالکل بھی پروانہ کی اور بے دَھڑک سُنَّت پر عمل جاری رکھا۔ آج بعض نادان مُسلمان ایسے بھی ہیں کہ "ماڈرن ماحول" میں داڑھی مُبارک جیسی عَظِیْمُ الشَّان سُنَّت کے تَرک کو مَعَاذَ اللّٰہ "حکمتِ عَمَلی" تَصَوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، اَغْیار کا زور ہو، بے دِینوں کا شور ہو، اَلْغَرَض کیسا ہی دَور ہو، آپ داڑھی مُبارَک، عِمامہ شریف اور سُنَّتوں بھرے سادہ لباس میں مَلْبُوس رہیے، کھانے پینے اور روز مَرَّہ کے معمولات میں سُنَّتوں کا دامن تھامے رہیے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کے لئے اِنْفِرادی کوشش جاری رکھیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہوگا، شیطان کا مُنہ کالا ہوگا، ہر طرف سُنَّتوں کا اُجالا ہوگا، دُنیا کا ہر عاشِق،

1 ...ابن ماجه، كتاب الاطعمه، باب اللقمة اذا سقطت، ۴/ ۱۷، حديث: ۳۲۷۸

میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا متوالا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نُورِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُجالا ہو گا۔

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں
تیری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے
تیری سُنّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولادِ رسول کو اپنی اَولاد پر ترجیح دی:

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ خِلافتِ فارُوقی میں جب مَدائن کی فتح حاصل ہوئی اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنوَّرہ میں آیا تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجدِ نَبوِی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروا دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مال لینے جَمْع ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”اے اَمِیْرُ الْمُؤمنین! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مُسلمانوں کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطا فرما دیں۔“ اَمِیْرُالْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”آپ کے لئے بڑی پذیرائی اور کرامت (یعنی عزّت) ہے۔“ یہ کہتے ہوئے آپ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ نے انہیں بھی ایک ہزار درہم دیئے اور وہی فرمایا جو بڑے شہزادے سے فرمایا تھا۔ پھر آپ کے

(1)... وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸

بیٹے حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کھڑے ہو کر اپنا حصہ مانگا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے بھی پذیرائی اور کرامت ہے اور انہیں 500 دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کی: ''میں اس وَقْت بھی حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جِہاد میں شریک ہوتا تھا جب حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کم عُمْر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجُود آپ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے 500 عطا کئے؟''

یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ٹھیک ہے (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصہ دوں تو) جاؤ پہلے تم ان کے والد جیسا والد، والدہ جیسی والدہ، نانا جیسا نانا، نانی جیسی نانی، چچا جیسا چچا اور ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ! اور یہ تم کبھی نہیں لا سکتے! کیونکہ: ''اَبُوْھُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم، اُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاء والدہ سیِّدہ فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جَدُّھُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی نانا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی نانی سیِّدہ خَدِیْجَۃُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، عَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِب چچا حضرت جعفر بن اَبی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، خَالُھُمَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللہِ ماموں حضرت اِبراہیم بن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، خَالَتَاھُمَا رُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْم اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللہِ اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹیاں سیِّدہ رُقیہ اور سیِّدہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔''[1]

اَمیرِ اَہلسنّت سیرتِ فاروقی کے مَظْہَر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہْلِ بیت سے عِشْق و مَحبّت کا یہ نِہایت ہی انوکھا انداز ہے کہ اپنی سگی

---

1 ...الریاض النضرۃ، ذکر وقوفہ عن کتاب اللہ، ۱/ ۳۴۰ ملتقطا

اَولاد کے مُقابلے میں اَہْلِ بیت کے شہزادوں کو دوگُنا عطا فرمایا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے بھی یہ مدنی پھول مَوْجُود ہے کہ ہم بھی ساداتِ کرام سے مَحَبَّت وشَفْقَت سے پیش آئیں اور ان کا خُوب اَدَب واِحْتِرام بجالائیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت اور آپ کا جز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام خاص تعظیم وتوقیر کے مستحق ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہْلِ بیت سے محبت آج آپ کے عُشّاق میں بھی سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ساداتِ کرام کی تَعْظِیْم وتَوْقِیر بجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سیِّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نِہایت ہی عاجزی سے سیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں اور انہیں اپنے برابر میں بٹھاتے ہیں۔ ساداتِ کرام کے شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت اور شَفْقَت سے پیش آتے ہیں۔ جب کبھی شِیرنی وغیرہ بانٹنے کی ترکیب ہوتی ہے تو سیِّدوں کو دوگُنا پیش فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ ساداتِ کرام سے مَحَبَّت کرنے والے اَفْراد کی کمی نہیں مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ساداتِ کرام کی اَہَمِیَّت وفضیلت سے ناواقف ہیں یا پھر ان کی خِدْمت کرنے میں سُستی کا شکار ہیں، اپنی اَوْلاد کو تو دُنیا کی ہر آسائش دینے کے لئے تیّار رہیں لیکن جن کے صدقے یہ نعمتیں ملیں ان کی اولاد (یعنی ساداتِ کرام) کی خِدْمات کے لئے ایک رُوپیہ بھی جیْبِ خاص سے حاضِر کرنے سے کَتْراتے ہیں، حالانکہ ساداتِ کرام کی خدمت وخیر خواہی کے بڑے فضائل ہیں۔ چنانچہ

ساداتکی خیر خواہی کی فضیلت:

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اَہْلِ بیت میں سے

کسی کے ساتھ اچھا سُلُوک کیا تو میں قیامت کے دن اسے اس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[1]

لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنُودی کے حصول اور اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے ہمیں بھی ساداتِ کرام کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہئے اور ان کی خِدمت کرتے رہنا چاہئے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول سے بھرپور پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل عشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" ضَرور پڑھئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) کرکے پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح دل میں عشقِ رسول اور عشقِ صحابہ واہلبیت کی شمع کو مزید فروزاں کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَعمالِ صالحہ (نیک اعمال) کی قیمتی دولت حاصل ہوگی، گُناہوں سے نَفرت کا ذِہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سَنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الکامل لابن عدی، رقم ۱۳۸۹، عیسی بن عبد اللہ بن محمد، ۶/ ۴۲۵

2 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۰

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے حوالے سے پیارے پیارے واقعات اور ضِمنًا اَہم مَدَنی پُھول بھی چننے کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً

…اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اسی عِشقِ کامل کے طُفیل سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دُنیا میں اِختیار واِقتدار اور آخرت میں عِزّت ووَقار ملا۔

…سیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عشقِ رسول کی اَعلیٰ وعُمدہ مثال قائم کر کے قیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو آقائے دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق کرنے کا سلیقہ سکھادیا۔

…آج کے اس پُر فِتَن دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، جہاں عاشقانِ مُصطفٰے کا تذکرہ ہوتا ہے، ان کے عِشقِ رسول کے واقعات سُنائے جاتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہمارے دل میں بھی عشقِ مُصطفٰے کی شَمع روشن ہوگی اور عمل کا جذبہ بڑھے گا۔

…اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا پیارا مَدَنی ماحول دعوتِ اسلامی پیش کر رہی ہے، لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتہ ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں، ہماری زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو جائے گا، ہم بھی سُنّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دُعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشِقِ رسول بنائے اور عشقِ رسول کے تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے، خُوب خُوب سُنَّتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکی کی دعوت اور سُنَّتوں کی خِدمت کے مُقدَّس جذبے کے تحت مُتَعَدَّد شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ مجلس ''خُصُوصی اسلامی بھائی'' بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ مجلس، خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، نیز مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) رکھتی ہے بلکہ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو عِلْمِ دین سکھانے کے ساتھ ساتھ عَصری عُلُوم سے رُوشَناس کروانے کے لئے بہت کچھ کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے عنقریب مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی ترکیب بھی کی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بڑی برکتیں ہیں، کئی برائیوں کے دل دادہ بگڑے ہوئے لوگ اس ماحول کی برکت سے نیکیوں کے حریص بن گئے،

---

[1]... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

مدنی ماحول کی تربیت:

ضلع مُظفَّر آباد (کشمیر) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکات کاتذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں: میں قرآنِ پاک حفظ کررہا تھا مگر افسوس! میری عَملی حالت بہت خراب تھی۔ نیکیوں سے کوسوں دُور، آوارہ لڑکوں کی طرح زِنْدگی گُزار رہا تھا۔ سُنَّتوں پر عمل کرنے کا شوق تھا نہ ہی عبادتِ الٰہی بجالانے کا ذوق۔ میرے اُجڑے گلستاں میں عمل کی مدنی بہار کچھ اس طرح آئی، میرے ایک عزیز جن کی دُکان پر اکثر میرا آنا جانا رہتا تھا، ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگے: آپ قرآنِ کریم حفظ کررہے ہیں، لیکن آپ کی عادات واَطوار عام لڑکوں کی طرح ہی ہیں، آپ اپنے سر پر عمامہ تو دُور کی بات ٹوپی تک نہیں پہنتے، اس طرح آپ اور اسکول و کالج کے عام لڑکوں میں کیا فرق رہ گیا؟ مزید کہنے لگے: میرا بھانجا بھی سردار آباد (فیصل آباد) میں دعوتِ اسلامی کے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادَت حاصل کررہا ہے، مگر اس کا اَخلاق و کردار، طریقۂ گُفتار نیز اپنے پرائے سے ملنے کا اَنداز قابلِ رَشک ہے۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کی چھٹیوں میں جب وہ گھر آئے تو **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں ہونے والی عملی تربِیَت دیکھ کر سب گھر والے بے حَد خُوش ہوئے، ان کا مَعْمُول تھا کہ سُنَّت کے مُطابِق کھاتے پیتے، گھر میں داخل ہوتے وَقْت بُلند آواز سے سَلام کرتے، والدین کے ہاتھ چُومتے، نظریں جُھکا کر گُفتگو کرتے، کھانے کے دوران سُنَّتیں بیان کرتے اور سب گھر والوں کو سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلاتے۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے طالِبِ علم کی یہ مدنی بہار سُن کر مجھے اپنی بدعملی پر نَدامت ہونے لگی۔ چُنانچہ

میں نے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لینے کی نِیَّت کی اوراُسی سال سردارآباد(فیصل آباد) جا پہنچا اور **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** (فیضانِ مدینہ) مدینہ ٹاؤن میں داخلہ لے کر مدَنی ماحول کا فیضان پانے میں مَشْغُول ہوگیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حیرت انگیز طور پر مجھ میں نُمایاں تبدیلی واقع ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی رنگ میں رنگتا چلا گیا، عِمامہ شریف کا تاج ہر وقت میرے سر پر رہنے لگا، نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! 1998ء میں **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے قرآنِ کریم حِفْظ کرنے کی سَعادت حاصل کی اوراس کے بعد **جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** میں داخلہ لے کر عالِم کورس (درسِ نظامی) کرنے میں مَشْغُول ہوگیا۔ **جامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں میرا کردار مزید اچھا ہوگیا، جہاں عِلْمِ دین کا اِکْتِساب ہوا، وہیں اپنے علم پر عمل کرنے، مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے اسے دوسروں تک پہنچانے اور مَدَنی کاموں کے ذریعے اِصلاحِ اُمَّت کا سنہری مَوقع بھی ہاتھ آیا۔ نیز شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر قادری عطّاری بننے کا شَرَف بھی نصیب ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فیضانِ اَمیرِ اَہلسنَّت سے درسِ نظامی (عالِم کورس) مکمل کر چکا ہوں اور دینِ متین کی خدمت میں کوشاں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے

مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے چھینکنے کی چند سنتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ...چھینک کے وقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[4] ...چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے[5] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ...سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[6] ...جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست

1...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2...بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3...معجم کبیر، ۱۱/ ۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۴

5...تفسیر خزائن العرفان، سورۂ فاتحہ، تحت الایہ: ۱ پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مؤکدہ لکھا ہے۔

6...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۶، ۴۷۷

کرے۔)[1] ...جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[2]
...حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہوگا۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اورآداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئے سنت کے پھول دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

نیک پڑوسی کی برکت

مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے مصیبت دور فرما دیتا ہے۔

(معجم اوسط، ۳/ ۱۲۹)

---

1 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۶

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶

3 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب فی العطسۃ اذا عطس... الخ، ۷/ ۱۳۱، حدیث: ۱

4 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا وہ شَخص ہوگا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

سُنتے ہیں کہ مَحْشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لَو جب تو بَن آئی ہے (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا جذبۂ اِیثار:

حضرت سیِّدُنا ابو جَہم بن حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جنگِ یَرمُوک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، میرے پاس ایک بَرتن میں اِتنا پانی تھا جو صرف ایک شَخص کو سیراب کر دیتا، میں نے سوچا اگر اُن میں زِندگی کی کوئی رَمَق (یعنی تھوڑی سی بھی جان) باقی ہوگی تو میں اُنہیں یہ پانی پلاؤں گا اور اِس سے اُن کے چہرے کو صاف کروں گا۔

---

1 ... مسند فردوس، باب الیاء، ۲ / ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2 ... حدائق بخشش، ص ۱۹۲

جُونہی میں اُن کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خُون میں لَت پَت تھے، میں نے پُوچھا: کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ اُنہوں نے اِشارے سے کہا: ہاں! اِتنے میں اچانک کسی کے کَراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچا زاد بھائی نے کہا: یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ میں نے انہیں پانی پیش کیا، اُنہوں نے بھی کسی کے کَراہنے کی آواز سنی تو اِشارے سے فرمایا: یہ پانی اُنہیں پلادو۔ میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے۔ میں واپس حضرت سیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا تو وہ بھی خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے تھے۔ پھر میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بھی شہید ہوچکے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان وشوکت بھی کس قَدَر اَرْفَع و اَعْلٰی تھی، باوُجود یہ کہ زَخْموں سے چُور چُور ہیں، پیاس کی شِدَّت بھی اپنے عُروج پر ہے، مگر قُربان جایئے! اِن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے جذبۂ اِیثار پر کہ اِس عالَم میں بھی دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تکالیف کا اِس قَدَر احساس تھا کہ اپنی پیاس کو قُربان کردیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایسے ہوش رُبا (ہوش اُڑا دینے والے) عالَم میں کہ جب عقل بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور ہر شَخْص کو صِرف اپنی ہی فکر ہوتی ہے، مگر ان حضرات کو "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" کے بجائے دوسروں کی فِکْر ستائے جارہی ہے کہ اگر میں پی لوں گا تو میرا مُسلمان بھائی پیاسا رہ جائے گا۔ بِلا شُبہ یہ اُن کی عُمدہ تعلیم و تربیت، بُلند پایہ ہمّت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامل مَحَبَّت کا نتیجہ تھا، اِنہی اَعْلٰی صِفات کی وجہ سے صَدیاں گُزر جانے کے باوُجود آج بھی رُشد و ہدایت کے اِن روشن ستاروں کا ذِکرِ خَیر مسلمانوں کو دلی سکون پہنچاتا ہے اور اُن کی

---

[1]... عیون الحکایات، الحکایة الثالثة والعشرون، ص ۴۹

شان و عظمت کے نَغموں کی گُونج ہر طرف سُنائی دیتی ہے۔

دو عالَم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ　　کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے　　مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر　　رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
اِنہی میں ہیں صدیق و فاروق و عثماں　　اِنہی میں ہیں علی شہسوارِ صحابہ
پَسِ مرگ اے اعظمی یہ دُعا ہے　　بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ[1]

صحابی کی تعریف:

حضرت علّامہ حافِظ اِبْنِ حَجَر عَسْقَلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن خُوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں حُضُور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت کا شَرَف حاصل کیا اور اِیمان ہی پر خاتمہ ہوا۔ اُن خُوش نصیبوں کو صَحابی کہتے ہیں۔[2] صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد ایک لاکھ سے زِیادہ ہے۔ مروی ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریبًا ایک لاکھ چودہ ہزار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لئے مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں جمع ہوئے۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تَعْداد تقریبًا ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔[3] تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں، جن کے معلوم ہیں (ان کی تعداد) سات ہزار ہے۔[4] (تمام صحابہ میں) خُلَفائے اَرْبعہ کے بعد

1... کراماتِ صحابہ، ص ٣٠
2... فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی... الخ، ٨/ ٣، ٤ ملخصاً
3... مدارج النبوت، ذکر حجۃ الوداع، ٢/ ٣٨٧
4... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ٣، ص ٤٠٠

بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ، حضرات حَسَنَیْن (یعنی حضرت امامِ حسن اور حضرت امامِ حسین)، اَصحابِ بدر اور اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لئے اَفْضَلِیَّت ہے اور یہ سب قَطْعی (یقینی) جَنَّتی ہیں۔[1] قرآنِ کریم میں جابجا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حُسْنِ عمل، حُسْنِ اَخلاق اور حُسْنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور اُنہیں دُنیا ہی میں مَغْفِرت و بخشش اور اِنعاماتِ اُخْرَوِی کی خُوشخبری سُنا دی گئی۔ غور کیجئے کہ جن کے اَوصافِ حمیدہ کی خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ تعریف فرمائے، اُن کی عظمت و رِفْعت کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ

شانِ صحابہ بزبانِ قراٰن:

پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ (۴) (پ۹، الانفال: ۴)	ترجمۂ کنزالایمان: یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے ربّ کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

پارہ 11، سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ، آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (۱۰۰) (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)	ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح، آیت نمبر 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۴۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ ﴿۲۹﴾ (پ٢٦، الفتح: ٢٩)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تُو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رِضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

پارہ2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 218 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ (پ٢، البقرۃ: ٢١٨)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ طیبہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عِیاں ہو جاتی ہے کہ محبوبِ ربِّ داور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر اَرفع واعلیٰ عِزّت وشان کے مالک تھے کہ جنہوں نے اپنی زندگیاں

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رِضا کے حُصول اور دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لئے وَقْف کررکھی تھیں، اِن مَردانِ عرب نے حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شانہ بَشانہ رہ کر اِحیائے دِین کی خاطِر ایسی ایسی قُربانیاں پیش کیں جنہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میدانِ کارزار کے اِن شَہسواروں کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت گُزاری کے طُفیل نہ صِرف اپنی بخشش و رِضا مندی اور جنّت کی حقداری وغیرہ جیسے عظیمُ الشّان اِنعامات سے نوازا بلکہ اُنہیں ملنے والی عطاؤں اور نوازشوں کا اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں جابجا ذکر کیا تاکہ تاقیامت آنے والے مُسلمانوں کے دِلوں میں ان کی شان و عظمت مزید مُستحکم (پختہ) ہوجائے۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کبھی تو بِالعُموم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل بیان فرمائے اور کبھی نام بنام ان کی شان و عظمت اور قدر و منزِلت اُجاگر فرمائی۔ چُنانچہ

نیکوکار ہستیاں:

حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سُلْطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ[1] یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔“ مزید فرمایا: ”خَیْرُ اُمَّتِیْ اَلْقَرْنُ الَّذِیْنَ یَلُوْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ[2] یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ہیں پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تبع تابعین) ہیں۔“

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ٢/٤١٣، حدیث: ٦٠١٢

2... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ... الخ، ص ١٠٥٢، حدیث: ٦٤٦٩

بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں کہ جن کے نُمایاں کارناموں کی وجہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی شان و عظمت نام لے کر کچھ اس طرح بیان فرمائی کہ **ابُوبکر** میری **اُمَّت** کے سب سے زِیادہ نَرم دل اور رَحم دل شخص ہیں۔ **عُمَربن خَطّاب** میری **اُمَّت** کے بہترین اور سب سے زیادہ اِنْصاف کرنے والے شخص ہیں۔ **عُثْمان بن عَفَّان** میری **اُمَّت** کے سب سے زِیادہ باحَیا اور عزت والے اور **علی بن ابوطالب** میری **اُمَّت** کے عقل مند اور سب سے زِیادہ بَہادُر شخص ہیں۔ **عبدُاللّٰہ بن مَسْعُود** میری **اُمَّت** کے نیک اور اَمانت دار شخص ہیں۔ **ابُوذَر** سب سے زِیادہ زاہد اور سچے انسان ہیں۔ **ابُودَرْدَا** میری **اُمَّت** کے سب سے زِیادہ عِبادت گُزار و مُتَّقِی اور **مُعاوِیہ بن ابوسُفیان** میری **اُمَّت** کے سب سے زِیادہ بُردبار اور سخی شخص ہیں۔(1) مزید فرمایا: اَہلِ عرب میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا میں ہوں، اَہلِ فارس میں سے **سلمان**، اَہلِ روم میں سے **صُہَیب** اور اَہلِ حبشہ میں سے **بلال** سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔(2) تمام صحابہ میرے نزدیک مُعزز اور محبوب ہیں، اگرچہ وہ حبشی غُلام ہوں۔(3)

نمایاں ہیں اِسلام کے گلستاں میں　　　ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ(4)

ہدایت کے چشم و چراغ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَولائے کُل، فَخرِ رُسُل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1... المطالب العالی، کتاب المناقب، باب ما اشترک فیہ جماعۃ من الصحابۃ، ۸ / ۴۱۶، حدیث: ۳۹۹۸

2... معجم اوسط، ۲ / ۲۰۶، حدیث: ۳۰۳۶

3... المسند للشاشی، ما روی ابو عبد اللّٰہ عبد الرحمٰن بن عسلیۃ الصنابحی، ۳ / ۱۴۲، حدیث: ۱۲۱۵

4... کراماتِ صحابہ، ص ۳۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کیسی شان و عظمت بیان فرمائی تاکہ میری اُمّت میرے صحابہ کی خُوب تعظیم وتَوقیر کرے۔ لہٰذا فرامینِ مصطفٰے پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سچّی مَحبَّت رکھنی چاہیے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے، اپنی زِندگی بَسر کرنی چاہئے، کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ روشن سِتارے ہیں جن کے بارے میں مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ [1] یعنی میرے صحابہ سِتاروں کی مانند ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقْتِدا کروگے ہدایت پا جاؤگے۔“

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سبحٰن اللہ! کیسی نفیس تشبیہ ہے، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہْلِ بیت کو کَشْتیِ نُوح فرمایا، سَمُندر کا مُسافر کَشْتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی سَمُندر میں چلتے ہیں۔ اِس طرح اُمَّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زندگی میں اَہْلِ بیتِ اَطہار کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار کے بھی حاجت مند، اُمّت کے لئے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی اِقْتِداء میں ہی اِہْتِداء یعنی ہدایت ہے۔ [2]

اَہْلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُوْلُ اللہ کی [3]

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/۳۴۵

3 ... حدائق بخشش، ص ۱۵۳

امت میں صحابہ کی اَہمِیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے مثل کردار اور پاکیزہ اَطوار، اُمَّت کی اِصلاح و مَدَنی تَربِیَت کے حوالے سے بہت اَہَمِیَّت کے حامل ہیں، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلَحُ الطَّعَامُ اِلَّابِالْمِلْحِ یعنی میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست نہیں ہوتا۔''[1] یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کردیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈَبّہ جو اِنجن سے مُتَّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پہنچاتا ہے اِنجن سے وہ (پہلا ڈبہ) کھنچتا ہے اور سارے ڈَبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔[2]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مَوقَع پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: جو سیدھی راہ چلنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وفات یافتہ بزرگوں کی راہ چلے کہ زندہ (لوگ) فتنے سے محفوظ نہیں، ان کے بارے میں یہ اندیشہ مَوجود ہے کہ وہ کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں، قابلِ تقلید اور لائقِ پیروی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں۔ یہ حضرات اُمّت میں سب سے اَفْضل، سب سے زِیادہ نیکوکار، سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے ہیں، ان کے اَعمال دکھلاوے وریا سے پاک

---

1 ... شرح السُّنۃ، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل الصحابۃ رضی اللّٰہ عنہم، ۷/۱۷۴، حدیث: ۳۷۵۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۳۴۳

ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں **اللہ** تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت وصُحبت اور خِدمتِ دِین کے لیے چُنا، لہٰذا ان کا فَضْل وکمال پہچانو، ان کے آثار وطریقوں کی پیروی کرو، جس قَدَر مُمکن ہو ان کے اخلاق وسیرت کو اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ دُرُست راہ پر قائم تھے۔[1]

خلافت اِمامت وِلایت کرامت ہر اِک فضل پر اِقتدارِ صحابہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتنے خُوبصورت اَنداز میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت واَہمیّت کے مُتَعَلِّق مدنی پُھول ارشاد فرمائے۔ یقیناً مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تربیّت یافتہ ہر ایک صحابی رُشد وہدایت کا سَرچشمہ ہے۔ کیونکہ پُوری اُمَّت میں صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کو صحبتِ مصطفےٰ سے فیضیاب (فَیْض۔یاب) ہونے کا شَرَف حاصل ہوا، اسی وجہ سے انہیں ایسی عَظَمَت وشَرافت نصیب ہوئی جو کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تمہارا اُحُد پہاڑ جتنا سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے مٹھی بھر جو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔**[3]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثالث، ۱/ ۵۷، حدیث: ۱۹۳

2... کراماتِ صحابہ، ص ۳۰

3... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳

پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سواسیر جَو خَیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قَبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پَہُنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نَبَوِی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گُنا (زیادہ ثواب والی) ہے، تو جنہوں نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟[1]

قُربِ مصطفٰے کی بَرَکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے لیکن وہ پھر بھی کسی صحابی کے مَقام کو نہیں پہنچ سکتا۔ شَیْخُ الْحدیث حضرت علامہ مُفْتی عبدُ المصطفٰے اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام عُلَمَاءِ اُمَّت واکابرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتِّفاق ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم "اَفْضَلُ الاَولیاء" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند تَرین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پَہُنچ سکتے۔ خُداوندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نبوت کے پروانوں کو مَرتبۂ ولایت کا وہ بُلند وبالا مَقام عطا فرمایا ہے اَور اُن مُقدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشَّان کرامتوں سے سَر فراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے

[1]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۳۵، ملتقطاً

لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضرات صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قَدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کرامتیں منقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قَدر زیادہ حاصل ہو گا، اُسی قَدر اس کی ولایت کا دَرجہ بُلند سے بُلند تر ہو گا۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم چونکہ نگاہِ نبوت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیوض و برَکات سے مُسْتَفِیض ہیں، اِس لیے بارگاہِ خُداوندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب و تقرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ اگرچہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے بہت کم کرامتیں صادِر (جاری) ہوئیں، لیکن پھر بھی صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا دَرجۂ وِلایت دوسرے اَولیائے کرام سے بَہُت زیادہ اَفْضل و اَعْلٰی اور بُلند و بالا ہے۔[1]

یہ مُہریں ہیں فرمانِ خَتْمُ الرُّسُل کی ہے دِیْنِ خدا شاہکارِ صحابہ[2]

معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مَقام و مرتبے تک ہر گز نہیں پہنچ سکتا۔ اِنہی مُبارک ہستیوں نے دین کی سَربُلندی کے لئے اپنی جانی و مالی قُربانیاں پیش کیں، دِیْنِ اسلام کی تَرویج واِشاعت کے لئے گھر بار چھوڑ کر سفر کی مُشکلات میں کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہم مُسلمان ہیں، ہمارے ہاتھوں میں قرآنِ کریم کی صُورت میں اَحْکامِ اِلٰہی اور اَحادیثِ کریمہ کی صُورت میں فرامینِ نَبَوی بھی اِنہی مُقدَّس ہستیوں کے شب و روز کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے، لہٰذا ہمیں

1... کراماتِ صحابہ، ص ۵۲

2... کراماتِ صحابہ، ص ۳۰

چاہیے کہ ہم اپنے ان مُحسنین کی مَحبّت و عظمت کو دل میں بسائیں، ان کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے زِنْدگی بسر کریں اوران کی اَدنیٰ سی بے اَدَبی وگُستاخی اور طَعْن و تَشْنِیع سے بھی باز رہیں اور ہمیشہ ان کا ذِکرِ خَیر کرتے رہیں۔ عُلَما فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جب (بھی) ذِکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔(1) یاد رکھئے! حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف آپ کی مَحبّت کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اَدب واِحترام بھی ضروری ہے ورنہ ان حضرات کی بُرائی کرنا حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ

بُغْضِ صحابہ ناراضیِ مصطفےٰ کا سبب ہے:

علاّمہ یُوسف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابُو علی قحطان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب دیکھا کہ میں کَرْخ کی جامع مسجد شَرقیّہ میں داخل ہوا، میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے، جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے خِدمَت اَقدس میں سلام عرض کیا، مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر شب وروز اتنی مرتبہ دُرُود بھیجتا ہوں، آپ نے مجھے جوابِ سلام سے مَحروم فرمادیا؟ ارشاد فرمایا: ”تم مجھ پر تو دُرُود بھیجتے ہو لیکن میرے صحابہ پر طَعْن و تَشْنیع کرتے ہو۔“ میں نے عرض کی: ”یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے دَستِ اَقدس پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (سلام کے

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۵۲

جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔[1]

سب صحابہ کا وسیلہ سیِّدا کیجئے رحمت اے نانائے حُسین[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتا چلا کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے، آپ کی ذاتِ والاصفات پر دُرُود پاک کی کثرت کے ساتھ ساتھ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی مَحَبَّت رکھنی چاہیے، مَعَاذَ اللہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے تو بے پناہ عِشْق و مَحَبَّت کا اِظہار ہو اور باقی اَصحابِ رسول کے لئے دل میں عَداوت بھری ہو اگر ایسا ہو تو بُغْض کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَعْنت ہو گی۔ جیسا کہ

لَعْنتِ خُداوندی کا مستحق:

حضرت عُوَیم بن سَاعِدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعْنت ہے، لَايَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا کوئی فَرض قَبول فرمائے گا نہ نَفْل۔"[3]

---

1 ...سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۲۳

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۵۹

3 ...الصواعق المحرقۃ، المقدمات، المقدمۃ الاولی، ص ۴

ایک روایت میں ہے، ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، میرے بعد انہیں (طعن و تشنیع کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے محبّت کی تو اس نے مجھ سے محبّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو اس نے (در حقیقت) مجھ سے بُغض کی وجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیّت دی، اُس نے مجھے اَذِیّت دی اور جس نے مجھے اَذِیّت دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیّت دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی عنقریب وہ اس کی پکڑ فرمائے گا۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: "وَمَنْ اَسَاءَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ کَانَ مُخَالِفًا لِّسُنَّتِیْ، جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، وَمَأْوَاہُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ، اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔"[2]

کہیں ایمان برباد نہ ہوجائے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغض رکھنے والے بحُکمِ حدیث، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت کے حقدار ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی کرنے والے اور ان گستاخوں کی صحبت میں بیٹھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی مَول لیکر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور موت کے وقت بُرے خاتمے کا بھی اندیشہ ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "شرحُ الصُّدور" میں نقل کرتے ہیں: "ایک آدمی کو وقتِ موت کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی تو اس نے کہا: مجھ

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/ ۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

2 ...الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم... الخ، ۱/ ۲۲

سے نہیں پڑھا جارہا، کیوں کہ میرا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو مجھے حضرت سیِّدُنا ابو بکر و حضرت سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بُرا بھلا کہنے کا کہتے تھے۔''(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے کہ شَیخَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبت کا یہ وَبال ہوا کہ اس شخص کو مرتے وَقت کلمہ نصیب نہیں ہوا اور جو خُود صحابۂ کرام کی توہین کرتے ہیں، ایسوں کو لوگوں کے لئے عبرت کا نمونہ بنادیا جاتا ہے۔ آیئے! اس ضِمن میں گستاخانِ صحابہ کے دو عبرتناک واقعات ملاحظہ فرمایئے۔

گستاخانِ صحابہ کا انجام:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا سَعد بن اَبی وقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہیں تشریف لے جارہے تھے، اسی دوران آپ کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، حضرت سیِّدُنا طلحہ اور حضرت سیِّدُنا زُبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسے جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام کی شانِ عظمت نشان میں گُستاخی و بے ادَبی کے اَلفاظ بک رہا تھا۔ آپ نے اُس گُستاخ سے فرمایا: تم میرے بھائیوں کی گستاخی و بے ادَبی سے باز آجاؤ ورنہ میں تمہارے خلاف بد دُعا کردوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے بکا کہ یہ مجھے ایسے خوف زَدہ کررہے ہیں جیسے یہ کوئی نبی ہوں (کہ جس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وُضو کرکے مسجد میں داخل ہوئے، دو رکعتیں اَدا فرمائیں اور بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یَا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اِس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہترین صحابیوں کی توہین کرکے تجھے ناراض کیا ہے تو آج اسے سزا دے کر مجھے ایک نشانی دِکھا اور اسے مؤمنوں کے لئے عبرت

---

(1)... شرح الصدور، باب ما یقول الانسان فی مرض الموت... الخ، ص۳۸

بنا۔(ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ) اچانک ایک (دیوانہ) اُونٹ لوگوں کی صفوں کو چیرتا ہوا آیا اَور اُسے دانتوں سے کاٹا، پھر اُونٹ نے اسے بُری طرح کچل ڈالا حتّٰی کہ وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ راوی فرماتے ہیں: (اِس گُستاخ کے ہلاک ہونے کے بعد) لوگ دوڑتے ہوئے حضرت سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اَور کہنے لگے: اے اَبُو اسحاق! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی دُعا قبول فرمالی[1] (اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دُشمن ہلاک ہو گیا)۔

جس قدر جنّ و بشر میں تھے صحابہ شاہ کے
سب کو بھی بے شک، خصوصًا چار یاروں کو سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾... حضرت سیِّدُنا خَلَف بن تَمِیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیِّدُنا اَبُو حَصِیْب بشیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں تِجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں مُیَسَّر تھیں۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فُلاں مُسافر خانے میں ایک شخص مر گیا ہے، لاوارث ہے، اس کی لاش بے گور و کَفن پڑی ہے۔ چنانچہ میں مُسافر خانے پہنچا تو ایک شخص کو مُردہ حالت میں پایا، میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہت عبادت گُزار اور نیک تھا، لیکن آج اسے کَفن بھی مُیَسَّر نہیں اور ہمارے پاس اِتنی رقم نہیں کہ اس کی تَجْہِیْز و تَکْفِیْن کر سکیں۔ میں نے یہ سُنا تو اُجرت دے کر ایک شخص کو کَفن لینے کے لئے اور ایک

---

1 ...دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۶/۱۹۰
ابن عساکر، سعد بن مالک ابی وقاص... الخ، ۲۰/ ۳۴۶، ۳۴۷

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص۶۱۰

کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اِینٹیں تیار کرنے لگے، ہم اِنہی کاموں میں مشغول تھے کہ یکایک وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہَلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک مَنْظر دیکھا تو دُور ہٹ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر ہلایا اور پُوچھا: تُو کون ہے اور تیرا کیا مُعاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: بدقسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صُحبت ملی جو حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر اور حضرت سیِّدُنا فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ ان کی صُحبتِ بد کی وَجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخین کریمین کو گالیاں دیا کرتا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔

حضرت سیِّدُنا اَبُو حَصِیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ بات سُن کر اِستِغفار پڑھا اور کہا: اے بَدبخت! پھر تو تجھے سخت سَزا ملنی چاہئے۔ (پھر میں نے اس سے پُوچھا:) تُو مرنے کے بعد زِندہ کیسے ہوگیا؟ تو اُس نے جواب دیا: میرے نیک اَعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی گُستاخی کی وَجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنّم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دِکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: عنقریب تجھے دوبارہ زِندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بدعقیدہ ساتھیوں کو اپنے دَردناک اَنجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دُشمنی رکھتا ہے، اس کا آخرت میں کیسا دَردناک اَنجام ہوتا ہے، جب تُو انہیں اپنے بارے میں بتادے گا تو تجھے دوبارہ تیرے اَصلی ٹھکانے (یعنی جہنّم) میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زِندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس حالت سے گُستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گُستاخیوں سے باز آجائیں، ورنہ جو کوئی ان حضرات کی

شان میں گُستاخی کرے گا، اس کا اَنجام بھی میری طرح ہو گا۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہوگیا۔اس کی یہ عبرتناک باتیں میرے علاوہ دُور کھڑے دیگر لوگوں نے بھی سُنیں، اتنے میں مزدور کَفَن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی تَجْہِیْزو تَکْفِیْن ہرگز نہیں کروں گا جو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ ہو، تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اِس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ بعد میں مجھے بتایا گیا کہ اس کے بدعقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غُسل و کَفَن دیا اور انہی چند لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا گوارا نہ کیا۔(1)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گُستاخ کس قدر عبرتناک اَنجام سے دوچار ہوا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے گستاخوں سے دُور رہتے ہوئے عاشقانِ رسول و مُحِبّانِ صحابہ و اَوْلیا کی صُحبت اِختیار کریں، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دِیا (یعنی چراغ) اپنے دل میں روشن کرکے دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حقدار بن جائیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی مَحَبَّت قبر و حشر میں بے حد کار آمد ہے۔ چُنانچہ

1...عیونُ الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والثلاثون بعد المائۃ، ص ۱۵۲، ملخصًا

2...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

حکایت: شیخین کا وسیلہ کام آ گیا

ایک شخص کا بیان ہے: ''میرے اُستاد کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَافَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟'' جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پُوچھا: مُنْکَر نَکِیْر کے ساتھ کیسی رہی؟ جواب دیا: اُنہوں نے مجھے بٹھا کر جب سُوالات شُروع کئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ میں اِن سے کہوں: تمہیں ابُو بکر و عُمَر کا واسطہ مجھے چھوڑ دو۔ یہ سُن کر ایک نے دوسرے سے کہا: ''اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو۔'' تو وہ مجھے چھوڑ کر وہاں سے تشریف لے گئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خُوش نصیبوں کو روزِ جزا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہو گا۔ چُنانچہ

قُربِ مصطفٰے پانے والا خُوش نصیب:

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص میرے صحابہ، اَزواج اور اَہلِ بیت سے عقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے اِنتقال کرتا ہے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجہ میں ہو گا۔''[2]

---

1 ...شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملکین، حدیث عائشة، ص ۱۴۱

2 ...الریاض النضرة، الباب الاول، ذکر ما جاء فی الحث علی حبهم والاحسان الیهم . . . الخ، ۱/ ۲۲

مُحبانِ صحابہ کے لئے نِفاق سے بَراءَت کی بشارت بھی ہے۔ چُنانچہ

نفاق سے براءت:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ یعنی جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے بَری ہوگیا۔[1]

رحمتیں لاکھوں ابُو بکر و عُمر عُثمان پر | میرے مَولیٰ حیدرِ کرّار پر لاکھوں سلام
ہے یقیناً ہر صحابی جاں نثارِ مُصطفٰے | ہر مُہاجر اور ہر اَنْصار پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُتُب کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان اِس قدر بُلند و بالا ہے کہ عرصۂ دراز سے اُن کی سیرتِ مُبارکہ کے مُتعلِّق مُختلف کُتُب و رسائل تصنیف کئے جاچکے ہیں اور تاحال یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی جانب سے عشرۂ مُبشَّرہ میں سے شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (سیِّدُنا ابُو بکر اور سیِّدُنا عُمر) رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مبارک سیرت پر ضخیم کُتُب بنام "**فیضانِ صدیقِ اکبر**" اور دو جلدوں پر مشتمل "**فیضانِ فاروقِ اعظم**" اور چھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر مُختصر رسائل بھی شائع ہوچکے ہیں۔ اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات پر مُشتمل بہت ہی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" بھی مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز صحابیات

1 ... الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ما جاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم... الخ، ۱/۲۲

2 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۱

کی سیرتِ طَیِّبہ پر مشتمل کتب "فیضانِ اُمّہات المؤمنین، فیضانِ عائشہ صِدّیقہ، شانِ خاتونِ جنّت" بھی شائع ہو چکی ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان کُتُب و رسائل کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں بیان سُنا۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد تمام انسانوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں۔ یہ وہ مُقدّس ہستیاں ہیں، جنہوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْک کہتے ہوئے اِسلام قبول کیا اور اپنے تَن مَن دَھن سے اسلام کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ ان مُبارک ہستیوں نے پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی بے مثال قربانیاں دِیں جن کا آج تَصوُّر بھی مشکل ہے۔

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی شمعِ رسالت کے ان پروانوں کی سچی اُلفت و مَحبّت عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم (پُختہ اِرادہ) رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن و خوبی سَر انجام دینے کے لئے

مُتَعَدّد شعبہ جات کا قیام عَمَل میں لایا گیا ہے، جن میں سے ایک شعبہ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ بھی ہے، جس نے خالِص عِلْمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ ’’اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ‘‘ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں قدر تصانیف کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی المقدور آسان انداز میں پیش کرنا ہے۔ ’’اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ‘‘ کے مختلف شعبہ جات میں کم و بیش 70 مَدَنی علما تحریر و تالیف اور تحقیقی کاموں میں مصروفِ عَمَل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بَشُمُول ’’اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّہ‘‘ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خَیْر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ’’صدائے مدینہ لگانا‘‘

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخْلاص واِسْتِقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ ’’صَدائے مدینہ لگانا‘‘ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نَمازِ فَجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً فی زمانہ مُسلمان دِین سے بہت دُور اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کی فکر میں مصروف ہیں۔ سُنَن ونَوافل تو دُور کی بات لوگوں کی اَکْثرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہماری مَساجد وِیران ہو گئیں، ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے مسلسل کوشش کرنا یقیناً سعادَت کی بات ہے۔ لہٰذا کوشش کیجئے! اور مَساجد کی آبادکاری

کے لئے روزانہ صَدائے مدینہ لگانے کا معمول بنالیجئے۔ جیساکہ

امیر المؤمنین اور صدائے مدینہ:

اَمِیْرُالمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اَذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔[1]

یاد رکھئے! اگر ہماری اِنْفِرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نمازی بن گیا تو اسے تو نیک اَعْمال کا ثواب ملے گا ہی، ساتھ ہی ساتھ ہم بھی اس ثواب سے مالا مال ہوں گے۔ کیونکہ ”نیکی کی طرف رَہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔“[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے کے لئے، غیبت کرنے سُننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سُنَّتوں کی عادت ڈالنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے اَفْراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آچکے ہیں۔ چنانچہ

مدنی بہار:

مَتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مشْغلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والا آڈیو بیان **”T.V کی تباہ کاریاں“** سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے

1... الطبقات لابن سعد، رقم ٥٦، عمر بن خطاب، ٣/٢٦٣

2... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ٤/٣٠٥، حدیث: ٢٦٧٩

مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی انفِرادی کوشِش سے زندَگی میں پہلی بار عاشقانِ رسول کے ساتھ **تین دن کے لئے سُنَّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے** کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا اور میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرتا، ہر ماہ **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ جَمْع کرواتا اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر **صدائے مدینہ** لگاتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ **پارہ 15، سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37** میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

1... فیضانِ سنت، ص۷۴۲

2... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

...فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، (اب) وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ...رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کچھ آگے جھک کر چلتے، گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ...اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ...راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے سے چلئے۔ ...چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ...راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا جا رہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزرئیے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعت آئی ہے۔[3] ...بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

---

1 ...مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۸۹۱، حدیث: ۵۴۶۷

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی صفة النبی، ۵/ ۳۶۴، حدیث: ۳۶۵۷

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مکتبۃُالمدینہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)…312 **صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِشریعت**'' حصّہ 16 اور (۲)…120 **صفحات کی کتاب** ''**سُنّتیں اورآداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی **قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

جو بھی شیدائی ہے مَدَنی قافلوں کا یاخدا　　　دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار فرمایا خدا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

…　…

گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟

سوال: گناہ کو اچھا جاننا کیسا؟ **جواب:** صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جو شخص مَعْصِیَّت (یعنی اللہ ورسول کی نافرمانی) کرے اس کو اچھا بتانا اس کے یہ معنٰی ہوتے ہیں کہ گناہ گناہ نہیں اور جس گناہ کا ثبوت نَصِّ قطعی سے ہو اس کے معصِیَّت سے ہونے کا انکار کفر ہے مثلاً شرابی، جُواری، چور وغیرہم سب ہی اچھے ہوں تو یہ افعال گناہ نہ ہوئے اور ان کو گناہ نہ جاننا قرآنِ مجید کا انکار ہے۔'' (فتاوی امجدیہ، ۴/ ۴۵۵)

---

[1]…وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

عالِم کی صحبت اِختیار کرنے کے فوائد

... عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے سے کیا فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں؟

... عالِمِ دین کی صحبت اختیار کرنے کے فوائد و ثمرات بیان کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیْث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو شخص عالم کی مجلس میں گیا، بیٹھا اگر کچھ حاصل کرنے کی طاقت نہ بھی تھی تو بھی اسے سات عزتیں حاصل ہوں گی: (۱) طالبِ علموں کی سی فضیلت پائے گا (۲) جب تک وہاں بیٹھا رہے گا گناہوں سے بچا رہے گا (۳) گھر سے نکلتے ہی اُس پر رحمت کا فیضان شروع ہو جائے گا (۴) ان کی مَعِیَّت (ساتھ ہونے) میں ان پر نازل ہونے والی رحمتوں سے نوازا جائے گا (۵) جب تک سنتا رہے گا نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی (۶) علما کی محفل کی برکت کی وجہ سے فرشتے اسے رضائے الٰہی کے پَروں سے ڈھانپے رکھیں گے (۷) اس کا ہر اٹھتا قدم گناہوں کا کفارہ، بُلندیٔ درجات کا باعث اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنے گا۔ پھر اللہ پاک اُسے مزید چھ انعامات سے نوازے گا: (۱) عُلَما کی مجلس کو پسند کرنے کی وجہ سے اللہ کریم اُسے کرامت عطا فرمائے گا (۲) جو بھی اس کی پیروی کرے گا تو اُن کی نیکیوں میں کمی کئے بغیر اُتنا ہی ثواب اسے حاصل ہو گا (۳) ان میں سے کسی کی بخشش کی گئی تو اس کی شفاعت کرے گا (۴) بدکاروں کی محفل سے اس کا دل اُکتا جائے گا (۵) طَلَبا اور نیک لوگوں کے راستے میں داخل ہو گا (۶) اللہ پاک کے اَحکام کی پیروی کرنے والا ہو گا کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے:

كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ (پ۳، اٰل عمران: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو۔

یہ سب عزتیں تو اس شخص کو حاصل ہوں گی جس نے کچھ یاد نہ کیا، جس نے سیکھ کر یاد بھی کیا اسے کئی گنا اَجر ملے گا۔ (تنبیہ الغافلین، ص۲۳۷تا۲۳۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا کہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک سلام بھیجے، میں اس پر 10 سلام بھیجوں؟[1]

رَبِّ اَعْلیٰ کی نعمت پہ اَعْلیٰ دُرُود حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مُحَرَّمُ الْحَرَام شَرِیْف کا بابرکت مہینہ جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہْلِ بیتِ اَطْہار اور امامِ عالی مَقام، امامِ تِشنہ کام سیِّدُنا اِمامِ حسن مجتبیٰ اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ اسی مناسبت سے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعظمت کے بارے میں پڑھنے سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے کہ حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

1 ...نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۲

2 ...حدائقِ بخشش، ص ۲۹۸

یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مل نہیں رہے نا جانے کہاں چلے گئے ہیں، دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ نے صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے ارشاد فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، ہر ایک تلاش کے لئے کسی نہ کسی راستے چل دیا جبکہ میں حُضُور نَبِیِّ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل پڑا، آپ مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پَہُنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اَژْدَھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے آگے بَڑھے تو وہ اَژْدَھا آپ کو دیکھ کر سُکڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کر کے ان کے چہروں کو صاف کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کتنی عِزَّت والے ہو۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اس قَدَر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو تکلیف میں مُبْتَلا دیکھنا آپ کو گوارا نہ تھا، اِسی لئے جَب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہو گئے ہیں تو آپ نے بے قَرار ہو کر صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ان کی تَلاش شُروع کر دی۔ اور بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارَکہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چنانچہ

---

(1)... معجم کبیر، ۳/ ۶۵، حدیث: ۲۶۷۷

محبوبِ خدا کے سب سے زیادہ محبوب:

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: اَہلِ بیت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: حَسَن اور حُسَین۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔[1]

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: "مَحَبَّت کی بہت قِسْمیں ہیں: اولاد سے مَحبت اور قِسْم کی ہے، اَزْواج سے اور قِسْم کی، دوستوں سے اور قِسْم کی۔ اولاد میں حضراتِ حَسَنَیْن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) بہت پیارے ہیں، اَزواج میں حضرت عائِشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)، مَحْبُوبَہ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست واحباب میں حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں۔" مزید فرماتے ہیں: "حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پُھول تھے پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا اِنْتِہائی مَحبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رَسُوْلُ اللہ ہے۔"[2]

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۸، حدیث: ۳۷۹۷

2... مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۷۸

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی بات کو اشعار کی صورت میں یوں بیان فرمایا:

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِن حضرات کی مَحبَّت دلوں میں مزید پختہ کرنے اور ان کی سیرت وکردار پر عمل کرنے کی نیّت سے ان کا ذِکرِ خیر کرتے ہیں۔

نام، کُنْیَت اور اَلقابات:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ کی کُنْیَت ''ابو محمد'' اور لقب ''تقی وسیِّد'' ہے، معروف لقب ''سِبْطُ رَسُوْلِ اللہ'' اور ''رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل'' ہے (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے اور پھول ہیں)۔ آپ جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی شب میں مدینۂ طَیِّبہ میں ہوئی۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور حلق کروا کر حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔[2]

آپ کا نام، اِمامُ الْاَنبیا، سیِّدُ الْاَسْخِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت سیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ۔ آپ نے (امام

1... حدائقِ بخشش، ص ٧٩

2... تاریخ الخلفاء، الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ١٤٩۔ روضۃ الشہداء (مترجم)، ١/ ٣٩٦

حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ آپ نے دائیں کان میں اَذان دی اور بائیں میں تکبیر کہی اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجُمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے کہ "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی آپ مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔(1)

حسن مجتبیٰ سیِّدُ الاسخیاء راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام(2)

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جو کہ سخیوں کے سردار ہیں، جو اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کاندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مُبارَک پر لاکھوں سلام۔

سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَدا، راکبِ دَوشِ مُصْطفٰے، حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت 5 شعبانُ الْمُعَظَّم 4 ہجری مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔ حُضُور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام "حُسین" رکھا، آپ کی کُنیت "اَبُوعَبْدُاللّٰہ" اور امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور "رَیْحَانَۃُ النَّبِیّ" ہے، آپ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔(3)

1... سوانح کربلا، ص۹۲، ملخصاً۔ روضۃ الشہدا (مترجم)، ۱/ ۳۹۶، ۳۹۷

2... حدائقِ بخشش، ص۳۰۹

3... اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/ ۲۵، ۲۶ ملتقطاً

سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۷۰، الحسین الشھید... الخ، ۴/ ۴۰۲، ۴۰۴

نام اچھے رکھا کرو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے نام اچھے تجویز کرنے چاہئیں اور بزرگانِ دین کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، ابھی ہم نے سُنا کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ "میں نے ان کے نام حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں۔"[1] آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیتے ہیں۔ اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔"[2]

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلْمی اداکار یا مَعَاذَ اللہ کُفّار کے نام پر رکھتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہوگی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں کُفّار کے ناموں سے پُکارا جائے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً: دادی، پُھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات عِلمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا

---

1 ...اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/ ۲۶

2 ...ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث ۴۹۴۸

پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے؟ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی حُبِّ جاہ(یعنی تعریف کی خواہش) کے مَرَض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صَحابۂ کِرام وتابعینِ عِظام اور اولیاءُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے اَسلاف (یعنی بزرگوں) سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی میں مدنی اثرات بھی مُرتَّب ہوں گے۔ ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 180 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب "نام رکھنے کے احکام" کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، نیز نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پُھول جگہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں لٹا رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نانائے حسنین، دُکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُختلف مَواقع پر حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایسی شان وعَظَمت بیان فرمائی ہے جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دل میں ان کی محبت مزید بڑھے گی۔ چند فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ

فضائلِ حسنین بزبانِ مصطفٰے:

﴿1﴾ ... مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے

حسن و حسین سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (دشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت رکھی۔[1]

﴿2﴾...هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حَسَن و حُسَین دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[2]

عاشِقِ صحابہ و اہلبیت، سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بار گاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[3]

﴿3﴾...اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حَسَن اور حُسَین جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[4]

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے محبت واجب ہے:

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ (پ۲۵، شوریٰ: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی مَحَبَّت۔

نازِل ہُوئی تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: آپ کے وہ

1... ابن ماجہ، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/ ۹۶، حدیث: ۱۴۳

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

3... حدائقِ بخشش، ص۷۷

4... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

کون سے قرابت دار ہیں جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: علیُّ المرتضٰی، فاطمۃُ الزہرا اوران کے بیٹے حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ۔[1]

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسولَ اللہ
پئے شَبّیر و شبّر فاطمہ حیدر مدینے میں[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان ومال، عِزَّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، اَہْلِ بیتِ کرام ہونے چاہئیں۔ ان مُبارَک ہستیوں کی مَحَبَّت، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور مَحَبَّتِ رسول ایمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

ایمان کامل کی نشانی:

حضور نَبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ'' یعنی کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے ''وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ'' اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو ''وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ'' اور میری اَوْلاد اسے اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو ''وَیَکُوْنَ اَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ'' اور میرے اَہْلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہوں۔[3]

---

1. ...معجم کبیر، ٣/ ٤٧، حدیث: ٢٦٤١
2. ...وسائلِ بخشش مرمم، ص٢٨١
3. ...شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی برائتہ فی النبوۃ، ٢/ ١٨٩، حدیث: ١٥٠٥

فضائلِ اہلبیت بزبانِ قراٰن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۟ۚ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خُوب سُتھرا کردے۔

اکثر مُفَسِّرِیْن کرام کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارکہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ، حضرت سیِّدُنا امام حَسَن اور حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے حق میں نازِل ہُوئی۔

ایک رِوایَت میں ہے کہ حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحبزادیوں، قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔[1]

امام طَبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آیتِ مُقَدَّسہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحش چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کردے۔[2]

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد مُفتی محمد نَعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہلِ بیتِ کرام کے فَضائل کا مَنْبَع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخلاقِ دَنِیَّہ (گھٹیا اَخلاق) واَحوالِ مَذمُومہ (ناپسندیدہ احوال) سے اُن کی تطہیر (پاکی وطہارت)

1... الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴

2... تفسیر طبری، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۱۰/ ۲۹۶

فرمائی گئی۔ بعض احادیث میں مَروی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار پر حَرام (یعنی اہلِ بیت جنّتی) ہیں اور یہی اس تَطہیر کا فائدہ اور ثمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔(1)

ہمیں بھی اَہْلِ بیت سے مَحَبَّت قائم رکھتے ہوئے ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پارہائے صُحُف غُنْچِہ ہائے قُدُس اَہْلِ بیتِ نَبُوَّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تَطہیر سے جس میں پودے جمے اس رِیاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر اُن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے اتنی محبت تھی کہ کبھی دونوں شہزادوں کو اپنے کاندھوں پر سوار کر لیا کرتے، نماز میں سجدے کی حالت میں پُشتِ اَطْہَر پر سوار ہوتے تو آپ سجدہ طویل کر دیتے اور جب سجدے سے سَرِ اَنور اٹھاتے تو انہیں آرام سے زمین پر بٹھا دیتے۔ چنانچہ

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی نازبرداریاں:

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم اقتدائے مصطفٰے میں نمازِ عِشا ادا کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سَجدے میں گئے تو امام حَسَن اور

1... سوانح کربلا، ص ۸۲

2... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۹

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کی پُشْتِ مُبارَک پر سُوار ہو گئے۔ آپ نے سجدے سے سَر اٹھایا تو ان کو نَرْمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا، دوبارہ سجدے میں گئے تو دونوں شہزادوں نے پھر ایسے ہی کیا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمّل فرمالی، پھر ان دونوں کو اپنی مُقَدّس رانوں پر بٹھالیا۔[1] اسی طرح بچپن میں ایک مَرتبہ خُطبے کے دوران دونوں شہزادے گرتے پڑتے مسجد میں تشریف لائے تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ چھوڑ کر ان کے پاس گئے اور اٹھا کر انہیں اپنے سامنے بٹھالیا۔[2]

امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے شفقت و محبت:

حضرت سیِّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بوسہ دیا اپنے سینے سے لگالیا اور سونگھنے لگے، اس قَدر شفقت و محبت دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے جو اب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قُصور ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کے ساتھ پیار و محبّت سے پیش آئیں، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشْفِقانہ برتاؤ کریں اور انہیں اپنے ساتھ

---

1 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۹۲، حدیث: ۱۰۶۶۴

البدایۃ والنھایۃ، ثم دخلت سنۃ احدی وستین، شیٔ من فضائلہ، ۵/۱۶۷

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی ... الخ، ۵/۴۲۹، حدیث ۳۷۹۹

3 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حب الصبیان من رحمۃ اللہ تعالٰی، ۴/۱۶۱، حدیث: ۴۸۴۶

مانوس رکھیں۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا نُقصان کا باعث بن سکتا ہے، بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر تربیت وپَروَرِش کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو مطبوعہ کتب ''تربیت اولاد'' اور ''اولاد کے حقوق'' کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ بچوں سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ بچوں کو خوش رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

بچوں کو خوش رکھنے کی فضیلت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنَّت میں ایک گھر ہے جسے ''دَارُ الْفَرَح'' (یعنی خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔ [1]

بچوں سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟

سَیِّدِی اَعلٰی حَضْرت، اِمامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ ''باپ پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟'' تو جواب میں فرمایا: باپ ''خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر و لطف (شَفْقَت و مَحبَّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بَدَن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظَت ہر وَقْت حتّٰی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نیا میوہ، نیا پھل پہلے اِنہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (حسبِ استطاعت) انہیں

[1] ... الکامل لابن عدی، رقم ۴۵، ابو محمد احمد بن حفص بن عمر، ۱/ ۳۲۸

شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا اِرادہ رکھتا ہو۔ چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر دِینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں سے محبت کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ ہر طرح سے ان کا خیال رکھا جائے، آنے والے خطرات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں، جیسا کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو دم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ میں تمہیں کَلِمَاتُ اللّٰہ (**اللہ** کے کلمات) کی پناہ میں دیتا ہوں۔ چنانچہ

دم درود کرنے کا جواز:

بخاری شریف میں حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کَلِماتِ تَعوُّذ کے ساتھ دَم فرماتے اور ارشاد فرماتے: تمہارے جَدِّ اَمجد یعنی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل و حضرت اِسحاق عَلَیْہِمَا السَّلَام کو اِنہی کَلِمات کے ساتھ دَم فرمایا کرتے تھے۔ (کلماتِ تعوُّذ یہ ہیں:) "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ یعنی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کامل کَلِمات کے ذریعے ہر شیطان و

[1] ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳، ملخصًا

زہریلے جانور اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: "کَلِمَاتُ اللہ (اللہ کے کلمات) سے مُراد سارے اَسماءِ اِلٰہیہ (اللہ کے نام) ہیں، چونکہ وہ ہر نَقْص (کمی) اور خرابی سے پاک ہیں، اس لیے اُنہیں تامّات کہا گیا، جیسے اللہ کی پناہ لینا ضروری ہے، ایسے ہی اس کے ناموں کی پناہ بھی ضروری ہے۔" مزید فرماتے ہیں: جنّ اور نَظرِ بد سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، جِنّ کا اثر قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔[2]

قرآنِ پاک میں بیماریوں سے شفا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے دَم وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے نواسوں کو دَم فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مُبارَکہ کے ذریعے بیماروں پر دم کرنے سے مُتَعَلِّق کئی روایات مَوجُود ہیں۔ چنانچہ

مسلم شریف میں ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہل میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھ کر دَم فرماتے۔[3]

سیِّدی اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

1... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۱۱، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱

2... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۰۹، ملتقطاً

3... مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص ۹۲۹، حدیث: ۵۷۱۴

ہیں: جائز تعویذ کہ قرآنِ کریم یا اَسمائے اِلٰہیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں) یا دیگر اَذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو، اس میں اَصلاً (بالکل) حَرَج نہیں بلکہ مُستَحَب ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے ہی مَقام میں فرمایا کہ ''مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ[1] یعنی تم میں جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو نَفْع پہنچا سکے (تو اسے نَفْع) پہنچائے۔''[2]

خلافِ شرع تعویذات وکلمات کا حکم:

اَلْبَتَّہ غیر شَرعی تعویذات اور غیر شرعی کلمات والے دَم ناجائز ہیں جیسا کہ سیِّدِی اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''وہ مَقْصود جس کے لئے وہ تعویذ یا عمل کیا جائے، اگر خِلافِ شَرع ہو، ناجائز ہو جائے گا، جیسے عورتیں تَسْخِیْرِ شوہر (شوہر کو مَغْلُوب کرنے) کے لئے تعویذ کراتی ہیں، یہ حُکْمِ شرع کا عکس (یعنی خِلافِ شریعت) ہے، یُونہی تَفْرِیق وعَداوت (یعنی آپس میں جُدائی ڈالنے اور دُشمنی پیدا کرنے) کے عمل و تعویذ کہ مَحارِم (رشتہ داروں) میں کئے جائیں، مثلاً بھائی کو بھائی سے جُدا کرنا، یہ قَطعِ رحم ہے اور قَطعِ رحم حرام، یُونہی زَن وشو (میاں، بیوی) میں نِفاق ڈلوانا (بھی حرام ہے)۔[3]

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فی زمانہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خَیْر خَواہیِ مسلمین کے جذبے کے تحت جہاں دیگر شعبہ جات قائم فرمائے ہیں، وہیں ''مَجلِس مکتوبات و

1 ... مسلم، کتاب الطب، باب استحباب رقیۃ من العین... الخ، ص ۹۳۱، حدیث: ۵۷۳۱

2 ... فتاویٰ افریقہ، ص ۱۶۸

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۹۶

تعویذاتِ عطاریہ'' کا شعبہ بھی قائم فرمایا ہے، جس کے تحت نہ صرف مکتوبات کے ذریعے پریشان حالوں کی غمخواری کی جاتی ہے، بلکہ امیرِ اہلسنّت مَدَّ ظِلُّہُ کے عطا کردہ تعویذات اور اَوراد و وظائف کے ذریعے مختلف پریشانیوں کا حل اور بیماروں کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار مریضوں کو چار لاکھ سے زائد تعویذات اور اَوراد دیئے جاتے ہیں، یہ تعویذات آپ ''تعویذاتِ عطاریہ'' کے بستے سے فِیْ سَبِیْلِ اللہ بآسانی حاصل کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعظمت اور پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان سے محبت وشفقت کے بارے میں سنا، مزید کچھ سنتے ہیں تاکہ ہمارا ایمان تازہ اور محبتِ اہلبیت میں اضافہ ہو۔ چنانچہ عاشقِ صحابہ و اہلبیت، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان وعظمت یوں بیان کرتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اُس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اُس سایہ کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین[2]

1... وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵

2... حدائقِ بخشش، ص ۴۴۴

شعر کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا، مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا پر پڑا تو سرِ انور سے سِینۂ مُبارَکہ تک امامِ حسن اور وہاں سے قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن تک امام حسین مشابہ ہو گئے۔

اور قصیدۂ نور میں لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نِیا نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا[1]

یاد رکھئے! سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری قرآن و حدیث کی ترجمانی اور بزرگوں کے اَقوال واَحوال کے مُطابِق ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت کو یوں ہی نہیں لکھ دِیا بلکہ

ترمذی شریف میں ہے کہ سیِّدُ الاولیا، مولیٰ مشکل کشا، شیرِ خدا امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حَسَن مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ انور سے لے کر سینۂ مُبارَکہ تک مشابہ اور حُسَیْن سینۂ مُبارَکہ سے قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن تک مشابہ تھے۔[2]

---

1 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۴۹

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی ... الخ، ۵ / ۴۳۰، حدیث: ۳۸۰۴

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم بالکل ہمشکلِ مصطفٰے تھیں۔ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے اَہْلِ بیت اور پیارے نواسوں سے بے انتہا مَحَبَّت کرتے دیکھا تو آپ سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت وشَفْقَت سے پیش آتے اور آپ کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی اَہْلِ بیتِ اَطہار اور بالخُصُوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بے حد خَیال رکھا کرتے۔ چُنانچہ

صدِّیقِ اَکبر کی اہلِ بیت سے مَحَبَّت:

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْل مُنْتَخَب ہوئے تو مصطفٰے

---

[1]... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۴۸۰

جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرابت داری کی وجہ سے آپ اَہْلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ ”حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ عَزِیز ہیں۔“[1]

فاروقِ اعظم کی امامِ حُسین سے مَحبّت:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: میرے پاس آتے رہا کریں۔ ایک مرتبہ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات ہوئی، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: کہاں سے آرہے ہیں؟ کہا: والد صاحب کے پاس گیا تھا لیکن حاضری کی اجازت نہیں ملی (لہٰذا لوٹ آیا)۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی لوٹ آئے۔ بعد میں امیر المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اے حسین! ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: میں حاضر ہوا تھا لیکن آپ کے شہزادے عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بتایا کہ مجھے اپنے والد کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت نہیں ملی، لہٰذا میں بھی لوٹ آیا (کہ جب انہیں اجازت نہیں ملی تو مجھے کیوں کر ملے گی)۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میرے نزدیک آپ کا مرتبہ عبدُ اللہ سے کہیں زیادہ ہے، میرے سر پر یہ جو بال ہیں یہ آپ ہی نے تو اُگائے ہیں۔[2]

1... بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر.....الخ، ۳ / ۲۹، حدیث: ۴۰۳۶

2... ابن عساکر، الحسین بن علی ... الخ، ۱۴/ ۱۷۵

مولا علی کی بیٹے پر شفقت:

حضرت سیِّدُنا اَصْبَغْ بن نُباتہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیمار ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیٹے کی عِیادت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی ساتھ تھے۔ آپ نے خیریت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اب طَبِیعت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بہتر ہوں۔ فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے۔ حضرت سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: مجھے سہارہ دیجئے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا۔ حضرت سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا اور نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تِلاوت فرمائی:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعہ سے جہاں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی اپنے شہزادے امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شفقت و

---

1 ... الدعاء للطبرانی، جواب المریض اذا سئل عن نفسہ، ص ۳۴۷، حدیث: ۱۱۳۸

مَحَبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بیان کردہ فرمان مصطفٰے سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبتوں اورآزمائشوں پر صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن ان کے صَبْر کا پُورا پُورا اَجْر دِیا جائے گا۔ یادر کھئے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلْم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدستی کے سَبَب مَعَاذَاللہ رَبّ تعالٰی کی ذات پر بے جا اِعتِراضات کرکے اپنی زَبان سے کُفرِیات بکنے کے بجائے، آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبْر وتَحَمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصِیبتیں اور بَلائیں گُناہوں کے کَفّارے اور دَرَجات میں بَلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔ چنانچہ

عافیت میں رہنے والوں کی تمنا:

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قِیامت اَہْلِ بَلا (یعنی بیماروں اورآفت زدوں) کو جب ثَواب عَطا کیا جائے گا تو عافِیت والے تَمَنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔(1)

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے جز "کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (عافیت میں رہنے والے یہ) تمنّا وآرزو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اورآفت زَدوں کو مل رہا ہے۔(2)

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ۵۹، ۴/ ۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰

2... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۲۴

بعض اَوقات مُسلمان اپنی خَستہ حالی اور کافِروں کی عیش وعشرت سے بھرپُور زِندگی کودیکھ کر بھی وَسوَسوں کا شِکار ہو جاتا ہے اوراس کے ذِہن میں طَرح طَرح کے سُوالات پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی بَہُت بڑی حِکْمت پوشیدہ ہے۔ چنانچہ

مومن کو آزمائش میں مبتلا کرنے کی حکمت:

حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مومن بندہ تیری اِطاعت کرتا اور تیری نافرمانی سے بچتا ہے (لیکن) تُو اس کے لیے دُنیا تنگ فرما کر اسے آزمائشوں میں ڈالتا ہے جبکہ کافر تیری اِطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری نافرمانی پر جُراَت کرتا ہے، پھر بھی تُو اس سے مُصیبت کو دُور رکھتا اور دنیا اس کے لئے کشادہ کر دیتا ہے (اس میں کیا حکمت ہے)؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی کہ بے شک بندے بھی میرے ہیں اور مُصِیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں۔ مُومِن بندے کے کچھ گُناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کرکے اسے مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہوں نتیجۃً وہ مصیبتیں اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں، پھر جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے اس کی نیکیوں کی جزا دوں گا۔ رہا کافر تو اس کے کچھ اچھے کام ہوتے ہیں، میں اسے وافر دنیا دے کر اور مصیبتوں سے دور رکھ کر اسے دنیا میں ہی اچھے کام کا بدلہ دے دیتا ہوں پھر جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے اس کی برائیوں کی سزا دوں گا۔ (1)

بہر حال مُسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو حکمت پر مشتمل

1... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث... الخ، ۴/۱۶۲

سمجھنا چاہیے اور مُصیبت پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اَجْر وثواب کا خُوب خُوب ذخیرہ کرنا چاہیے۔ دعا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے صبری وناشکری کی آفت سے بچاکر صَبْر و شُکْر کی نعمت سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی محبت:

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قَطْعِ تَعَلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔"[1] حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرات حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرمیان کوئی شکر رَنجی ہوگئی ہے۔ چنانچہ میں امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوکر عرض گزار ہوا: لوگ آپ حضرات کی اِقْتِدا کرتے ہیں اور آپ ہیں کہ ایک دوسرے سے ناراض اور باہم قَطْعِ تَعَلُّق کئے ہوئے ہیں۔ آپ چونکہ چھوٹے ہیں لہٰذا ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں۔ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر میں نے اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ "دو آدمیوں کے درمیان قَطْعِ تَعَلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا۔" میں مُلاقات کرنے میں ضَرور پہل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

---

[1]... الزھد لابن مبارک، باب النیۃ مع قلۃ الاملۃ... الخ، ص ۲۵۲، حدیث: ۷۲۶

حضرت سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر میں امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا تو آپ نے فرمایا: میرے بھائی حسین نے جو بات کہی وہ درست ہے۔ پھر آپ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس تَشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کے مابین جو شکر رنجی تھی وہ دور ہو گئی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن رات سے زیادہ قَطعِ تَعلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر لوگ ناراض ہو جاتے اور ایک دوسرے کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے، معمولی رنجش پر خاندانوں میں جُدائی ہو جاتی اور بعض اوقات خونی رِشتے بھی قتل وغارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ یہ مدنی ماحول سے دُوری اور عِلمِ دِین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ علم دین کے حصول کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم کا ڈھیروں ذخیرہ ہاتھ آئے گا یوں جہالت کے سبب ہونے والے گناہوں سے بچنے میں بھی کامیاب ہوں گے۔

مغفرت سے مَحْرُوم:

حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو بارگاہِ الٰہی میں لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عَداوت رکھنے اور قَطعِ رِحمی کرنے (یعنی رشتہ توڑنے) والوں کے عِلاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔[2]

---

1 ... ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی للطبری، ذکر فضیلۃ لھما، ص۱۳۷

2 ... معجم کبیر، ۱/ ۱۶۷، حدیث: ۴۰۹

قطع رحمی کا وبال:

حضرت سیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ صُبح کے وَقت مَجْلِس میں تشریف فرما تھے، فرمایا: میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتہ داری توڑنے والے) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم دُعا کریں، کیونکہ قاطعِ رِحم پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں (یعنی اگر وہ یہاں مَوْجُود رہے گا تو رحمتِ الٰہی شاملِ حال نہیں ہو گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہو گی)۔[1]

ناراض رِشتے داروں سے صُلح کر لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی بات پر رشتہ داروں سے قطع رحمی کر لیتے ہیں، بیان کردہ روایات میں ان کے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔ مَدَنی اِلتجا ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی کسی رِشتے دار سے ناراض ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو، صُلح کے لئے پَہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تَعَلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کے لئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے کہ فرمانِ مصطفٰے ہے: ”مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔“[2]

لِہٰذا رشتہ داروں سے صُلح صفائی رکھنے کے ساتھ ساتھ ان سے حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ چنانچہ

1... معجم کبیر، ۹/ ۱۵۸، حدیث: ۸۷۹۳

2... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع ... الخ، ۶/ ۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

صلہ رحمی کے فوائد:

حضرت سیِّدُنافقیہ ابُواللَّیث سَمَرقندی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: صِلہ رِحمی کے 10 فائدے ہیں: (۱)...اللهعَزَّوَجَلَّ کی رِضاحاصِل ہوتی ہے (۲)...لوگوں کی خُوشی کا سبب ہے (۳)... فِرِشتوں کو مَسرَّت ہوتی ہے (۴)... مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (۵)... شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے (۶)... عُمر بڑھتی ہے (۷)...رِزق میں برکت ہوتی ہے (۸)... فوت ہو جانے والے آباءواَجداد خُوش ہوتے ہیں (۹)... آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے اور (۱۰)...وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِلہ رحمی کے فضائل و برکات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی مایہ ناز کتاب "**نیکی کی دعوت، صفحہ 156 تا 161**"، رسالہ "**ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی**" اور "**اِحترامِ مسلم**" کا مُطالَعہ فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان و عظمت کے

[1] ...تنبیہ الغافلین، باب صلة الرحم، ص ۷۳

مُتَعَلِّق کچھ سننے کے ساتھ ساتھ مزید بھی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً:

... ہمارے آقا مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دونوں شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، کبھی اپنے مُبارَک کاندھوں پر بٹھالیا کرتے تو کبھی پیٹھ پر، کبھی ان کی خاطِر سجدہ طویل فرماتے تو کبھی انہیں سینے سے لگاتے، پیشانی پر بوسہ دیتے اور انہیں پُھولوں کی طرح سُونگھا کرتے۔

... آزمائشوں اور مصائب وآلام پر صبر کی صورت میں ملنے والے ثواب کے مُتَعَلِّق سنا کہ انہیں ان کا پوراپورا اجرو ثواب دیا جائے گا۔

... صلہ رحمی کے بارے میں سنا کہ اس کی کیا فضیلت ہے، صلہ رحمی کی صورت میں کیاکیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور قطع رحمی کے کیا نقصانات ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے محبت رکھنے اوران کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”فکر مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص واِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سنّتوں کی خدمت کے لئے ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ **”فکرِ مدینہ کرنا“** یعنی اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت

سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ”اے لوگو! اپنے اَعمال کا محاسبہ کرلو اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔[1] شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے اس پُر فتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدنی اِنْعامات بصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 62، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلَباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83 اور مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَه کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے، اس کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود احتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جسے اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ

مَدَنی اِنعامات کے رسالے کی برکت:

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا

[1] ... حلية الاولياء، ذكر الصحابة من المهاجرين، عمر بن الخطاب، ۱/ ۸۸، حديث: ۱۳۵

زبردست فار مولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّم: ...اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور فراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو[2] ... نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔[3] مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وَقْت گلاس مُنہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... ترمذی، کتاب الاشربة، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، ۳/ ۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

3... ابی داود، کتاب الاشربة، باب فی النفخ فی الشراب، ۳/ ۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸

ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[1] البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شِفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ... پینے سے پہلے بِسْمِ الله پڑھ لیجئے ... چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگَر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ... پانی تین سانس میں پئیں ... بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ... پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[2] ... پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ... گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے ... منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مُسلمان کے جُھوٹے میں شِفا ہے[3] ... پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ الله سربسر[4] ۔۔۔ آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

1... مراۃ المناجیح، ۶/ ۷۷

2... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اداب الاکل، الباب الاول، ۵/ ۵۹۴

3... فتاوی الکبری لابن حجر، کتاب النکاح، باب الولیمۃ، ۴/ ۱۱۷

4... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵

یتیم کسے کہتے ہیں؟

سُوال: یتیم کسے کہتے ہیں؟ نیز کتنی عُمر تک بچّہ یا بچّی یتیم رہتے ہیں؟

جواب: وہ نابالغ بچّہ یا بچّی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔

(دُرِّمختار، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ للاقارب وغیرھم، ۱۰/ ۴۱۶)

بچّہ یا بچّی اس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے جیسا کہ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بالغ ہو کر بچّہ یتیم نہیں رہتا۔ انسان کا وہ بچّہ یتیم ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، جانور کا وہ بچّہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے، موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو اُسے دُرِّ یتیم کہتے ہیں بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ (نور العرفان، پ ۴، النسآء، تحت الآیۃ: ۲)

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عُمر

سُوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سِن کے حساب سے 12 سے 15 سال کی عُمر کے دَوران جب بھی لڑکے کو اِنزال ہو یا سوتے میں اِحتِلام ہو یا اُس کے جماع سے عورت حاملہ ہو گئی ہو تو اُسی وقت بالغ ہو گیا اور اس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہجری سِن کے مطابق 15 برس کا ہوتے ہی بالغ ہو جائے گا۔ اسی طرح ہجری سِن کے حساب سے 9 سے 15 سال کی عُمر کے دَوران لڑکی کو جب بھی اِحتِلام ہو یا حَیض آ جائے یا حَمل ٹھہر جائے تو بالغہ ہو گئی ورنہ ہجری سِن کے مطابِق 15 سال کی ہوتے ہی بالغہ ہے۔

(الدر المختار ورد المحتار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/ ۲۵۹ تا ۲۶۰، ملخصًا)

سُوال: کیا نابالغ کی ذاتی رقم مدنی عطیات میں وُصُول کی جاسکتی ہے؟

جواب: نابالغ کی ذاتی رقم مدنی عطیات میں ہرگز وُصُول نہ فرمائیے، ہاں اگر نابالغ کے ذریعے اس کے والدین یا سرپرست اپنے ذاتی عطیات بھیجیں تو وُصول کئے جاسکتے ہیں۔

(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں، ص ۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا شیخ حُسَیْن بن احمد کَوَّاز بِسْطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ابو صالح مُؤَذِّن کو خواب میں دیکھنے کی خواہش تھی۔ چنانچہ میں نے بارگاہِ الٰہی میں انہیں خواب میں دیکھنے کی دعا کی تو مقبول ہوئی، میں نے انہیں خواب میں اچھی حالت میں دیکھا، تو کہا: اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی کچھ خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو الحسن! اگر میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا تھا۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ جاری و ساری ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں واقعۂ کربلا پیش آیا، جس میں یزید اور اس کے حامیوں نے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت کم و بیش 72 قابلِ اِحْتِرام ہستیوں

1... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۱

کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کر کے ظُلم وزِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ واہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعث ہے ۔یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جولوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مُبارَک ہستیوں کی اِیذارسانی اور شہادت کے ذِمّہ دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنْجام ہوا۔ آیئے! اسی مناسبت سے یزید پلید کی فتنہ انگیزیوں اوراس کے دردناک انجام کے بارے میں کچھ سنتے ہیں۔

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیْتِ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے قتل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بدباطن، سِیاہ دل 25 ہجری میں دِمَشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بدمِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بےاَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمعاشوں کو بھی شرم آئے۔ یزید مُحرَّمات (جن عورتیں جن نکاح حرام ہے ان) کے ساتھ نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔[1]

یزید پلید کے بارے میں غیبی خبر:

حضور نَبیِّ غَیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے مُبارَک زمانے میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ چنانچہ

1... سوانح کربلا، ص ١١١، ملخصاً

حضرت سیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا: اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بنواُمیّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔[1]

ایک روایت میں ہے: میری اُمّت میں عَدل و اِنصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخنہ انداز، بنواُمیّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔[2]

لڑکوں کی حکمرانی سے پناہ:

یزید پلید کی فتنہ انگیزیوں کے بارے میں غَیبوں پر خبر دار بِاِذْنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ رَّاْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری (مدینۂ طَیِّبہ) میں آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنَت پر براجمان ہوا)۔[3]

یزید پلید کی جفا کاریاں:

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے اور شہادتِ حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکہ و مدینہ کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے

---

1 ...ابن عساکر، رقم ۸۲۹۲، ابو سفیان یزید بن صخر، ۶۵/ ۲۵۰، حدیث: ۱۳۲۶۴

2 ...مسند حارث، کتاب الامارت، باب فی ولاۃ سوء، ۲/ ۶۴۲، حدیث: ۶۱۶

3 ...مسند اسحاق، ۱/ ۴۴

ظُلم و زِیادَتی کا تَذکِرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کے لئے ایک زبردست مُحتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ کے زمانۂ مُبارَک میں اُسے کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صبر نہ فرمائیں گے، اسے نظر آتا تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ آپ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے آپ کی شہادت اس کے لئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سایہ اٹھنا تھا کہ یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکَشی اِنْتِہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو 12 ہزار یا 20 ہزار کا لشکرِ گراں لے کر مدینۂ طیِّبہ کی چڑھائی کے لئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طیِّبہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ!، قتل وغارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، 700 صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کِیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر 10 ہزار سے زیادہ کو شہید کِیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ "یزید کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے

کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔"[1] پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۃُ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کِیا گیا۔ مَکَّۃُ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (پتّھر پھینکنے کا آلہ جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے اس) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تَبَرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدیہ میں قُربان کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پَلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفْرادی قوّت نے اُسے مَغْرُور بنا ڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دِلْبَندِ فاطمہ، سُلطانِ کربلا، سیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، امامِ ہُمام، اِمامِ تِشْنہ کام کے فضائل و کمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قَدْرو مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفقا کی خدمت کرکے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطان لَعِیْن اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل

1... الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمۃ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ و.....الخ، ص۲۲۱، ملخصًا

2... سوانح کربلا، ص۱۷۷تا۱۷۹، ملخصًا

ہَٹ دَھرمی کا مُظاہرہ کرتارہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالم وجابِر اور فاسِق وفاجِر نے گُلشنِ اہلِ بیت کو جس بے دَردی کے ساتھ اُجاڑااور پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نازُک وخُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسلااُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

گلشنِ نبوّت کے پھول:

اُن گُستاخوں، بے اَدبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اپنی مَحبّت اور اُن کی عظمت وفضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا کہ "ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن اور حُسَین دُنیامیں میرے دو پُھول ہیں۔"[1] نیز ارشاد فرمایا: "اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ یعنی حَسَن اور حُسَین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔"[2]

سُلطانِ کربلا، حضرت سیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، اسی لئے آپ یزید پلید کے ظالم وجابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہمیّت بتلاکر اُنہیں جنگ وجِدال اور ظُلم وسِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے۔ چنانچہ

نواسۂ رسول کا خُطبہ:

میدانِ کربلامیں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

1... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی...الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور اِس قَدَر بلند آواز میں پُکارا جسے تمام لوگوں نے سُنا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعلِّق نصیحت نہ کرلوں جو مجھ پر لازِم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو!

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ﳲ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ (۱۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

(پ۹، الاعراف: ۱۹۶)

پھر فرمایا: تم میری نِسبت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سیِّدُ الشُّہَدا حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعلِّق رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ حسن و حسین جوانانِ جنّت کے سردار ہیں...؟ تم میری بات کی تصدیق کرو کہ یہی حق ہے کیونکہ جب سے مجھے علم ہوا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹ سخت ناپسند ہے اس وقت سے میں نے کبھی غلط بیانی نہیں کی اور اگر اس بات میں تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو ان حضرات "جابر بن عبدُ اللہ، ابوسعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرقَم اور اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے پوچھ لو کہ انہوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میرے مُتَعلِّق یہ فضائل سن رکھے ہیں یا نہیں...؟، کیا میری اِس نصیحت

میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے . . . ؟ اب بھی اگر تمہیں میری بات میں یا میرے نواسۂ رسول ہونے میں کوئی شک ہو تو سن لو! بخدا! مشرق و مغرب میں میرے سوا روئے زمین پر کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں، ذرا بتاؤ تو سہی! کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے؟ یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو؟ یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو) . . . ؟ وہ بد بَخْت خاموش رہے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی! اے حَجّار بن اَبْجَر! اے قَیْس بن اَشْعَث! اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا . . . ؟ وہ صاف مُکر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بد نصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: اگر آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں (توچُھٹکارے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے)۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

افسوس صد کروڑ افسوس! مال و زَر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بد نصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحبَّت سے سَرشار اور شہرت واِقْتِدار کی ہَوَس میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہوچکے تھے،

[1]... الکامل فی التاریخ، سنة احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۴۱۸/۳، ۴۱۹، ملتقطاً

ان پر بدبختی اور شیطانیّت غالب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر امامِ عالی مقام، امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُخْلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِنْدے تو آپ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ سے جنگ کرنے پر بضِد رہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعلان جنگ:

غَیب دان آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چُونکہ واقعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اَہْلِ بَیْت کو خاک وخُون میں نہلائیں گے، لہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے ارشاد فرمادِیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلح کرے گا، میں اُس کے لئے صُلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکِردار و بداَطْوار یزیدیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اَہْلِ بَیْت پر ظُلم وسِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تَباہی و بَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ یُوں تو دِین کی مَدد و نُصْرت کی سعادت اَہْلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لے لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے۔ جیسا کہ **پارہ 8، سورۃُ الْاَنْعام، آیت نمبر 129** میں ارشادِ رَبّانی ہے:

(1) ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل الحسن و... الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مُسلَّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا۔

(پ۸، الانعام: ۱۲۹)

اور حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔[1]

قاتلانِ حسین سے اِنتقام:

چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ٹھیک چھ سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذَّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرَّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دیا اور یکے بعد دِیگرے اِبنِ زِیاد، اِبنِ سَعد، شِمر، قَیس بن اَشْعَث کِندی، خَولی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخْعی، عبدُ اللہ بن قَیس، یزید بن مالک اور باقی تمام بد بَخْت جو حضرت سیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔[2]

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت:

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بد نہاد کے حکم سے حضرت امام اور آپ کے اہلِ بَیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں،

1... بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۶

2... سوانح کربلا، ص ۱۸۳، ملخصاً

یہی اِبْنِ زِیاد (مقامِ) مُوصِل میں 30 ہزار فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقِعۂ کربلا کے ٹھیک چھ سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلے کے لئے ایک لشکر دے کر بھیجا، مُوصِل سے 15 کوس کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبْنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے، اُسے زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبْنِ زِیاد بھی فُرات کے کَنارے مُحرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارت (یعنی دارُالحکومت) کُوفہ کو آراستہ کیا اور اہلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبْنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغْرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خُونِ ناحق نے اِبْنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوندِ عالَم نے اِس مَغْرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارت میں اِس بے دِین کے قتل و ہلاک پر جشن مَنایا جا رہا ہے۔[1]

آ گیا آ گیا!

عَمّارہ بن عُمَیْر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ بنِ زِیاد بد نہاد اور اُس کے ساتھیوں

1... سوانح کربلا، ص ۱۸۲

کے (کٹے ہوئے) سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ بنِ زِیاد بد نہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آگیا آگیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔[1] (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

شُہَدا کا خون رنگ لاتا ہے:

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حسین میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت و مَلامت کی جائے گی۔[2]

1 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/۴۳۱، حدیث: ۳۸۰۵

2 ... سوانح کربلا، ص ۱۸۴

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت
دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے
گُھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا مِلی
رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے
مرُدودو!تم کو ذِلّتِ ہر دَوسرا ملی
تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان
تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں
دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی
آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے
سر کَٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا
دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بَدنِہاد کے بدترین اور ذِلّت ناک اَنجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پراُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتارا، اب

1... سوانح کربلا، ص۱۸۱

ذرا یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں بھی ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

یزید ذِلّت ورُسوائی کی موت مرا:

واقِعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی تکلیف سے ایسے تڑپتا رہتا تھا جیسے پانی کے بغیر مچھلی، حِمْص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِسْترِ مَرْگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلْطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہر گز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلْطَنَت کی وِراثت سے مجھے مَحْرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلْفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنْج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قطرہ حَلْق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشْتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہْرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرْد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے کر کے اُسے قبر کے گھڑے میں اتار دیا گیا۔[1]

یزید کا دردناک اَنْجام:

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس

---

1 ... تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"امام حُسَین کی کرامات"** میں یزید پلید کے اَنجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَست کر دِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ "جو بے غیرت و نابَکار (یعنی نکمّا) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے" خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کر کے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔[1]

اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبْر کا حال:

دِمشق کے پُرانے قبرِستان بابُ الصَّغِیر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے، اکثر وہاں اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، اب وہاں شیشہ (اور) لوہا گَلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، لوہے اور کانچ کو گَلانے کی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔[2]

1... امام حسین کی کرامات، ص۷۴، اوراقِ غم، ص۵۵۰

2... شہادت نواسئہ سید الابرار، ۹۱۸، ۹۱۹

وہ تَخت ہے کس قَبر میں وہ تاج کہاں ہے
اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے
نہ ہی شِمر کا وہ سِتَم رہا نہ یزید کی وہ جَفا رہی
جو رہا تو نام حُسَین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ اَہلِ بَیْتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنْجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی رسوائی اور جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ

اہلِ بیت کو تکلیف دینے کا انجام:

مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے میرے اَہلِ بَیْت پر ظُلم کِیا اور مجھے میری عِترَت (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنَّت حرام کر دی گئی۔ (1)

ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اَہلِ بَیْت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔ (2)

وہ رسولُ اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے؟

تابعی بُزُرگ حضرت سیّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں

(1)... برکات آل رسول، ص ۲۵۹

(2)... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب مبغض اھل البیت... الخ، ۴/ ۱۲۹، حدیث: ۴۷۶۶

نے حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے، اگر وہ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے بخشے بھی گئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت میں میرا دَخْل ہوتا اور مجھے جنّت و دوزخ کا اِختیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِختیار کرتا، اِس خوف سے کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا بھوت سوار تھا، لِہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بد مَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کِیا کہ سُن کر جسم کا رُواں رُواں کانپ اٹھتا، دل رَنْجِیدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساختہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَفراد شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے تھے اور جو بد نصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جا چکا ہے۔ چُنانچہ

اعلانِ جنگ:

حضور نَبِیِّ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ** یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔[2]

---

1 ...تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، من اخلاق السلف الصالح، ص۴۷

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَز خود اِبْنِ زِیاد بد نِہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسِیرانِ کربلا پر جس قَدَر بھی ظُلم وجفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بد نِہاد کو نہ صرف یزید پلید کی بھرپُور رضا مندی اور مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق وفاجر شخص کے حکم پر ظالِموں کے سردار اِبْنِ زِیاد بد نِہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار کی سرِعام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سَرزمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کِیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بد بَخْت کو بے قُصُور قرار دینا، اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے غَدّاری، مُحِبّانِ اَہْلِ بَیْت کی دل آزاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔ اس مُعاملے میں صحابۂ کرام اور تابعینِ عِظام کا طرزِ عَمَل ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے کہ وہ حضرات اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار بالخُصُوص امامِ عالی مقام حضرت سیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عزّت و ناموس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفْرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدْسِیَہ اُس پلید کو اَمِیرُ الْمُومنین کہنے والے بد بختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔ چنانچہ

تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟

حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کو "امیر المؤمنین" نہیں کہتے تھے اور اگر کوئی آپ کے سامنے اسے "امیر المؤمنین" کہتا تو اسے سزا دیتے۔ چنانچہ مروی ہے کہ آپ کے سامنے ایک بار دورانِ گفتگو کسی نے یزید کو امیر المؤمنین کہا تو آپ نے اس سے فرمایا: تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو؟ پھر اسے 20 کوڑے مارنے کا حکم دیا۔[1]

1... تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص ۱۶۶

یزید کو ''پلید'' کہنا کیسا؟

سیِّدی اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کِیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یزید بے شک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے بُغض و کینہ رکھنے والا جو) کہ اَہْلِ بَیْتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی[1]

کیا کامِلُ الایمان شخص یزید کا حمایتی ہو سکتا؟

حضرت سیِّدُنا علّامہ اِبنِ حَجَر ہیتمی مکی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا صالح بن احمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کچھ لوگ ہمارے مُتعلّق کہتے ہیں کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں۔ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا بھی یزید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ کیا اس قتل سے بڑھ کر کوئی فساد ہو گا؟[2]

میرا باپ نالائق تھا:

یزید کا بیٹا مُعاویہ بڑا نیک و صالح تھا، قتلِ حُسَین کی وجہ سے اپنے باپ یزید غدّار و مکّار سے سخت نفرت کرتا تھا۔ یہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت

---

1 ... فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۶۰۳، ملخصاً

2 ... الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ..... الخ، ص ۲۲۲ ملخصاً

دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسۂ رسول سے لڑا، اُس کی عُمر کم اور نسل تباہ کر دی گئی، وہ اپنی قبر میں گُناہوں کے سبب گروی رکھ دِیا گیا(یعنی تاقیامت مُبتلائے عذاب ہو گیا)، پھر روتے ہوئے کہا: ہم پر سب سے زِیادہ گراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانا ہے، اُس بدبخت نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد کو قتل کِیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔[1]

یزید کو ”شہزادہ“ کہنے والا مُستحقِ نار ہے:

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعَاذَ اللہ اُس سے اور رِیحانَۂ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعامَلہ میں کیا دَخْل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) بھی شہزادے، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے۔ ایسا بکنے والا مَرْدُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بُغض و کینہ رکھنے والا اور) مُسْتَحِقِّ جہنّم ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقِعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبْر و تَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جَفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کِیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ

1... الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ و.....الخ، ص ۲۲۴، ملخصًا

2... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۶۱

اور بچّے یتیم ہوگئے، امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل واَولادِ عقیل، فرزندانِ علی وشہزادگانِ حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن یزیدی لشکر کے زہریلے تِیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہوکر وَقفے وَقفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرَوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا نَنّھا علی اَصغر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تِیر کا شِکار ہوکر شہادت سے سرفراز ہوا، اَلْغَرَض گُمراہیّت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تَہَس نَہَس (تباہ و برباد) کرکے رکھ دِیا، مگر قربان جائیے میدانِ کارزار (میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اہلِ بَیْتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر واِسْتِقْلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب وآلام میں مُسلسل تین دن بھوک وپیاس برداشت کرکے بھی صبر واِسْتِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبْر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر وبرداشت سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ

شہزادۂ حسین کا صبر واستقلال:

عبدُالملک بن مَروان کے زمانے میں جب حضرت سیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کیا گیا، بیڑیاں اور ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں، پہرے دار کھڑے کردیئے گئے، تو امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر رو پڑے اور کہا: کاش! آپ کی جگہ مجھے قید کردیا جاتا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اس قید وبندش سے مجھے کرب وبے چینی ہے۔ حقیقت

یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ اَسیرانِ وشہیدانِ کربلا کا یہ صَبْر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پاجائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہوجائے، سردی، گرمی یا لوڈشیڈنگ ومہنگائی شِدَّت اختیار کر جائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، اَلْغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہوجائے، اُس وَقْت مَظلومِینِ کربلا کے مَصائب وآلام کو یاد کرکے صَبْر واِسْتِقْلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبْر صَبْر اور صرف صَبْر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بےشُمار اِنْعام واِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔ چنانچہ

مصائب وآلام پر صبر کی فضیلت:

حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَوْلاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبْرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِسْتِقْبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے میزان رکھوں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔ (2)

1 ...المنتظم، سنۃ اربع وتسعین، ۵۳۰-علی بن الحسین...الخ، ۶/ ۳۳۰، ملخصاً

2 ...نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائۃ، ۲/ ۷۰۰، حدیث: ۹۶۳

اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلاوجہِ شرعی کسی پر اِظہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کرڈالی تو یادرکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہوجائے گا۔ چنانچہ

بے صبری کا نقصان:

مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کردیتا ہے۔[1]

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کے لئے نیزہ اُٹھالیا۔[2]

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسیرانِ وشُہدائے کربلا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدْقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ و شکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی دنیا اور مال دولت سے محبّت ہی کی وجہ سے یہ سانحہ ہوا، اس ظالم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ تو اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، ہیں

1. ...مسند فردوس، ۲/ ۴۲، حدیث: ۳۷۱۷
2. ...الکبائر للذھبی، الکبیرۃ التاسعۃ والاربعون، ص ۲۲۶

اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس بدبخت نے مال و دولت کی ہوس کے نشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی، واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے۔ چنانچہ

مال و دولت اور دنیا کی محبت کا وبال:

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے روایت ہے: حُبُّ الدُّنۡیَا رَأۡسُ کُلِّ خَطِیۡئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔[1]

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے دُنیا کی مَحَبَّت کا شربت پلایا گیا، وہ تین تکلیف دِہ و پریشان کُن چیزوں میں ضرور مبتلا ہو گا: (۱)...ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہو گی، (۲)... ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہو گا (۳)...ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ کیونکہ دُنیا طالِبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لِہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی تو دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزق حاصل کر لے۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔[3]

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۳۸، حدیث: ۱۰۵۰۱

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸

3 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی اخذ المال، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

یاد رہے! جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہتا ہے، وہ دُنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دُنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر ایمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر مَعَاذَاللہ گُناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہ ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "سوانحِ کربلا" کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کی مزید تفصیل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب "سوانحِ کربلا" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس کتاب میں اَہْلِ بَیْت اور خُلفائے راشدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل کے ساتھ ساتھ معرکۂ کربلا کے واقعات کے مُختلف پہلوؤں کو کافی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دِلائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المَدِیْنَہ کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَہْلِ بَیْت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا فَیض پانے

اور دیگر نیک کاموں میں اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہیے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی خِدمت میں مَصروفِ عمل ہے،انہی میں سے ایک شُعبہ جامعۃُ الْمَدِیْنَہ بھی ہے۔دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء باب المدینہ (کراچی) میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی میں کھولی گئی اور اب تک پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً ہِند، جُنوبی اَفریقہ، اِنگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن اور جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بجھا رہے ہیں، بلکہ دُوسروں کو بھی نورِ علم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔دعوت اسلامی کے جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی نمایاں خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ طَلَبہ کو نہ صرف دِینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے بلکہ اُن کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت کی طرف بھی بھرپُور تَوجُّہ دی جاتی ہے۔

امیر اہلسنت کی طلبہ سے محبت:

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ طلبہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ الْمَدِیْنَہ کے طلبۂ کرام سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدقے سے اپنے لئے دُعائے مَغْفِرت کیا کرتا ہوں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جامعۃُ الْمَدِیْنَہ

کے طلبہ نَمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نَوافِل بھی پڑھتے ہیں اور مُتَعَدَّد طلبہ مل کر صلوٰۃُ التَّوبہ، تَہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہتِمام بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیاو آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ۔۔۔ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے یزید پلید اور اس کی ناپاک فوج کی فِتْنہ پَروَری، ظُلم وزِیادَتی اور ذِلَّت آمیز اَنْجام کے بارے میں سُنا۔

…نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے فتنہ و فَساد اور ظُلم وزِیادَتی کے بارے میں پہلے ہی واضح طور پر اِرشاد فرمادیا تھا کہ ''سب سے پہلے میری سُنَّت کا بدلنے والا بنو اُمَیَّہ کا یزید نامی شخص ہو گا'' نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''میری اُمَّت میں عَدل واِنصاف قائم رہے گا پھر بنو اُمیہ کا یزید نامی ایک شخص آکر اس عدل واِنصاف میں رَخْنہ اَندازی کرے گا'' اور پھر یہی ہوا کہ اس بدبَخْت نے عَدل واِنْصاف کی بُنیادیں کھود کر تاریخ کے صفحات پر ظُلم و زِیادَتی کی وہ داستان لکھی کہ جسے پڑھ سُن کر بدن لَرزِیدہ اور آنکھیں آبدیدہ ہو جاتی ہیں۔

…مصائب وآلام پر صبر کی فضیلت اور اس پر مُرَتَّب ہونے والے دنیاوی واُخروی فوائد اور بے صبری کے نقصانات کے بارے میں سنا۔

…اولیاءُ اللہ کے ساتھ بُغض وعداوت رکھنے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلان جنگ فرمایا ہے، اسی طرح اہل بیت کے مقام ومرتبے کو واضح کرتے ہوئے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ

[1] …وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہل بیت کا دوست میرا دوست اور اہلبیت کا دشمن میرا دشمن ہے۔ دنیا کی محبت اور مال و دولت کی حرص و لالچ ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

…یزید پلید، اِبنِ زیادہ اوران کے حمایتیوں کے بارے میں سنا کہ کس طرح چن چن کرانہیں عبرت ناک سزادی گئی۔

…یقیناً یزید اور یزیدیوں کے ان ناپاک کاموں کی وجہ سے تا قیامت دُنیا انہیں بُرے القاب سے یاد کرے گی، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بھی یزید کو پلید کہنے کی شرعی اِجازت اوراس کے بارے میں اچھے اَلفاظ استعمال کرنے مثلاً اس پلید کو امیرُ المؤمنین کہنے لکھنے یا اس کے ساتھ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہنے لکھنے کی مُمانعت فرمائی نیز یزید پلید کے لئے اچھے الفاظ استعمال کرنے والوں کی مَذمَّت بیان کرتے ہوئے انہیں اَہلِ بَیْت سے دُشمنی رکھنے والوں میں شُمار فرمایا۔ بلکہ خلیفہ راشد حضرت سیّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے تو یزید کو اَمیرُ الْمُومنین کہنے والے ایک شخص کو کوڑے بھی لگوائے۔

دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام و اَہلِ بَیْت عظام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت پر جینا مرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام و اَہلِ بَیْت اَطہار عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت و اُلفت کا جام پینے پلانے، شُہدائے کربلا کی بے مِثْل قُربانیوں کی یادیں تازہ کرنے اور ان کے مدنی پیغام کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں

میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ''راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے'' اَحادیثِ مُبارکہ میں جابجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ

راہِ خدا میں سفر کی برکتیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَرصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ''جس کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جہنّم کو حرام فرمادیتا ہے۔''[1]

ایک روایت میں ہے کہ ''جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلود ہوں، اسے جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔''[2]

ترغیب و تَحریص کے لئے مَدنی قافلے کی ایک مَدنی بہار پیش خدمت ہے۔

اِسی ماحول نے اَدنیٰ کو اَعلیٰ کردیا دیکھو:

شاہدرہ (مرکزُ الاَولیا لاہور، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زِیادہ لاڈ پیار نے مجھے حَد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صُبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُنہیں جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اَوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام، جس لمحے مجھے دعوتِ اسلامی والے

1 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۲

2 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب من اغبرت قدماہ...الخ، ۲/ ۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱

ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سَعادت ملی اور اُس نے مَحبّت وپیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی وبدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے تیّار کیا۔ چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ نہ جانے عاشِقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پِلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا، مَوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چُومے۔ گھر والے حیران تھے کہ اسے کیا ہو گیا! کل تک جو کسی کی بات سننے کے لئے تیّار نہیں تھا، وہ آج اتنا بادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے یعنی صَدائے مدینہ[1] لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

کر سفر آئیں گے تو سُدھر جائیں گے　　اب نہ سستی کریں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[3]

1...دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔
2...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲
3...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

عِمامہ شریف کی سنتیں اور آداب:

پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ...جماعت اور عمامے کے ساتھ نَماز 10ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔[1] عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70جُمعوں کے برابر ہے۔[2] ...عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ...عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ...رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عِمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ...عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ...اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب

1... مسند فردوس، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

2... ابن عساکر، رقم ۴۳۹۹، ابو محمد عبدان بن زرین المقری، ۳۷/ ۳۵۵، حدیث: ۷۵۳۳

3... کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص ۳۸

4... فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

5... فتاوی رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6... فتاوی هندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس... الخ، ۵/ ۳۳۰

7... فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۱۴

"سُنّتیں اورآداب" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

کھڑا ہو کر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے دونوں بار **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔ (عالمگیری، ۱/ ۱۳۵)

سجدۂ تلاوت کے لئے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں **تَشَہُّد** ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، ۲/ ۵۸۰)

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بھائی حضرت سیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مُلاقات کے لیے گئے، وہ بہت خُوش دِکھائی دے رہے تھے، (خوشی کی وجہ پوچھی گئی تو) بتایا کہ آج رات میں خَواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے مشرف ہوا، آپ نے مجھے ایک ڈول (یعنی برتن) عَطا فرمایا، جس میں پانی تھا، میں نے پیٹ بھر کر پیا، جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پوچھا: آپ کو یہ مَقام کیسے حاصِل ہوا؟ فرمایا: حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے۔[1]

دِیدار کی بِھیک کب بٹے گی؟ منگتا ہیں اُمّید وار آقا![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک

1... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والثمانون، ص ۱۴۹

2... ذوقِ نعت، ص ۴۶

میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو! اُس شخص نے کہا: ایسی بات ہے تو قسم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) ''مقامِ ابراہیم'' کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے ''رُکنِ یمانی'' اور ''مقامِ ابراہیم'' کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: ''مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!'' یہ خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان حضرت سیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی، تو آپ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شخص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گِر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبْرت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ یاد رکھئے! جُھوٹ تمام گُناہوں کی جڑ اور تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذَمّت ہے۔

جھوٹ کسے کہتے ہیں؟

جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ ''حقیقت کے بر عکس کوئی بات کی جائے۔''[2] یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ

1... اخبار مکۃ للازرقی، باب ماجاء فی الحطیم واین موضعہ، ۲/۲۶

2... شرح مسلم للنووی، مقدمۃ، باب الکشف عن معایب رواۃ الحدیث، ۱/۹۴

شِرکت نہیں کی)۔ کیا آپ نے کھانا کھالیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا)۔ تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ واقع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، دِینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعنت بھی ہے۔ چنانچہ

قرآن میں جھوٹ کی مذمَّت:

﴿1﴾... پارہ 17، سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

﴿2﴾... پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جُھوٹے ہیں۔

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَوْلانا مُفْتی سیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفْتِرا کرنا (یعنی بُہتان لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے۔[1] حضرت سیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین محمد بن عُمَر رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُقَدَّسہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... خزائن العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵

کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا وہ جو غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مَذَمَّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تنبیہ ہے۔[1]

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین!
جُھوٹ سے بُغض و حَسد سے ہم بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حُسین![2]

ایمان کمزور کر دینے والا مَرَض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذَمَّت بیان فرمائی گئی ہے۔ بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا اور جھوٹے شَخْص کے باطِنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرَض ہے جو اِیمان کو کمزور و ناتواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرَض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کون سا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ بکثرت جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا اور جہنَّم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ آیئے جھوٹ کی مذمت پر مشتمل تین فرامین مصطفٰے سنتے ہیں۔

جھوٹ کی مَذَمَّت پر مشتمل تین فرامین مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسْق و فُجُور (گناہ) ہے اور یہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔[3]

1... تفسیر کبیر، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۷/ ۲۷۲ ملتقطاً

2... وسائل بخشش مرمم، ص۲۵۸

3... مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب... الخ، ص۱۰۷۷، حدیث: ۶۶۳۷

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق (یعنی بہت سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب (یعنی بہت بڑا جُھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

﴿3﴾... ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔[2]

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے پتا چلا! جُھوٹ کتنی ہَلاکت خیز بیماری ہے کہ مسلسل جھوٹ بولنے کی وجہ سے بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجْرِموں کے رَجسٹر میں دَرْج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکُون

1... بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی یاایھا الذین امنوا... الخ، ۴/۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۴

2... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۹، حدیث: ۶۶۵۲

3... وسائل بخشش مرمم، ص۴۷۸

برباد ہو جائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد وقَہّار عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسَلسَل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے، ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے، اس پر جانے سے جان ومال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف لے جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم تمام تر خطرات کو نظر اَنداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند ٹکوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت وشُہرت کی مَحبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہرگز ہرگز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جبڑے چیرنے کا عذاب:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: میں نے خَواب دیکھا کہ ایک شَخْص میرے پاس آیا اور کہا: میرے ساتھ چلئے۔ میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، یکا یک میں نے خود کو دو آدمیوں کے پاس پایا، ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، جو کھڑا

تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور تھا، جسے وہ بیٹھے ہوئے شخص کے جبڑے میں ڈال کر اسے گدّی تک چیر دیتا، پھر دوسرے جبڑے میں ڈال کر اسے بھی چیر دیتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے اپنے ساتھ والے سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے، اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔(1)

مشہور بُزرگ حضرت سیِّدُنا ابو عبدُ الرَّحمٰن حاتِم اَصَم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ "جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شکل میں "حسد کرنے والا" سُوَر کی شکل میں اور "غیبت کرنے والا" بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔(2)

خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی! مجھے نیک خصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ عطا ہو پئے مُصطَفٰے یاالٰہی!(3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مَذمُوم جذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرسِ عِبرت ہے، وہیں جُھوٹ بولنے والوں کے لئے بھی سبق مَوجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سماتا، لیکن قبر و آخِرت میں سِوائے کَفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ مَلنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرد نہ

❶...مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب...الخ، ص: ٧٦، حدیث: ١٣١ـ جھوٹا چور، ص ١٤

❷...تنبیہ المغترین، الباب الثالث فی جملۃ اخری من الاخلاق، ومنھا سد باب الغیبۃ...الخ، ص ١٩٤

❸...وسائل بخشش مرمم، ص ١٠٠، ١٠١

سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہوجانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ لہٰذا ہمیں تمام گناہوں کے ساتھ ساتھ جُھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے،تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہوجاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وُقعت پتھر بھی ''اَنْمول ہیرا'' بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ اگر ہم بھی جھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَرْبِیَت کے لئے راہِ خدا میں سفر اِخْتیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اوراپنی آخِرت سنوارنے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کرکے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی (اسلامی) ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع، ہفتہ وار اجتماعی

طور پر دیکھے جانے والے ''مدنی مذاکرے''میں خود بھی شرکت کرتے رہیں اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل ''مَدَنی چینل''خود بھی دیکھیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوگئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پختہ ہوگی، صحابہ و اولیا کا مُبارک فیضان جاری وساری ہوگا، گناہوں سے دِل بیزار ہوگا اور فِکرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہْن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دَم سدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر عَمل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہوگا اور اگر بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔ چُونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تَعَلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ بَسا اَوْقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ مَحسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخِر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبْر و آخِرت میں اِس کے سبب ضَرور پکڑ ہوسکتی ہے۔ آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ

---

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۷

جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نتائج:

...جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، تواس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہٹ جاتا ہے۔[1] ...جُھوٹ بولنا بہت بَڑی خِیانت ہے۔[2] ...جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔[3] ...لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔[4] ...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ جہنَّم کی گہرائی میں گِرتا ہے۔[5] ...جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہوجاتا ہے۔[6] ...جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔[7] ...جُھوٹ بولنا نفاق کی علامتوں اور مُنافِق کی نشانیوں میں سے ہے۔[8] ...جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔[9]

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الصدق والکذب، ۳/۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹

2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱

3 ...مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۲۲، حدیث: ۱۶

4 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک الناس، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲

5 ...شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۱۳، حدیث: ۴۸۳۲

6 ...شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۰۸، حدیث: ۴۸۱۳

7 ...معجم کبیر، ۱۸/۱۴۰، حدیث: ۲۹۳، ملخصاً

8 ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۳، حدیث: ۲۱۰

9 ...مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ذم النفاق والتعوذ باللہ منہ، ص۱۴۴، حدیث: ۲۹۹

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ جُھوٹ آخِرت کے لئے کس قَدَر نُقصان دِہ ہے۔ لہٰذا عَقْلمند وہی ہے جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالامال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے فوائد:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الامّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (سچ بولنے کے فوائد بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ...جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نیک کار بنا دے گا۔ ...اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔ ...اس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ ...بُرائیوں سے بچے گا۔ ...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ ...وہ ہر قسم کے عذاب سے مَحْفُوظ رہتا ہے۔ ...ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ ...دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ ...اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔[2] ...سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔[3]

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۵

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۲

3 ...روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۷/ ۱۷۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیمُ الشّان فضائل اور دُنیا و آخرت کے اِنْعامات سے سَرفراز ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فضائل کے حُصُول کے خواہشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر (عادی) بنانا ہوگا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخروی فضائل وبَرکات حاصِل ہوتے ہیں، وہیں بَسااَوقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے۔ چنانچہ

سچا چرواہا:

حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بعض اصحاب کے ساتھ سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْتَر خوان بچھایا، اِتنے میں ایک چَرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: آیئے، دَسْتَر خوان سے کچھ لے لیجئے۔ اس نے عَرض کی: میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک تو سخت گرمی اور دوسرا تم پہاڑوں میں بکریاں چَرا رہے ہو، پھر بھی (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں تاکہ گزرے دنوں کی تلافی کر سکوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ ہم اس کی قیمت ادا کریں گے اور روزہ افطار کرنے کے لئے تمہیں گوشت بھی دیں گے۔ اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں، میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا، ان میں سے ایک کو لے گیا ہے۔ غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)؟ حضرت سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُمَا مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنْقول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کِیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے (لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر) کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں، جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کِیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: "میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔" حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیونکہ "سانچ کو آنچ نہیں" یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَر اَسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِختیار کرتا جا رہا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَریب، وَزیر ہو یا اُس کا مُشِیر،

1. …شعب الایمان، باب فی الامانات ووجوب ادائھا الی اھلھا، ۴/ ۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱، ملخصاً
2. …وفیات الاعیان، رقم ۱۴۹، ابو محمد الحجاج بن یوسف، ۲/ ۲۸

افسر ہو یا کوئی چوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کی غالب اکثریت اِس مَرَض کا شکار نَظَر آتی ہے۔ بدقسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں کوئی دُنیوی نُقصان بھی نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کے لئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کے لئے یہ کہنا کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے (جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا)۔ اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخْت گنہگار ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَربِیَت پر بھی گہرا اَثَر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَرْوَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے، بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عامِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے بُلایا کہ اِدھر آؤ! تمہیں کچھ دیتی ہوں۔ ''تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ عرض

کی: کھجور دوں گی۔ اِرشاد فرمایا: اگر کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ تمہارے ذِمّے جھوٹ لکھا جاتا۔[1]

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے بناتے یہ ہیں[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فَوراً سچّی توبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے "جُھوٹا چور" کا خُود بھی مُطالعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغیب دلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے اَلقابات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگری (Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکا، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب، اِن اِصطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِستِعْمال کرتے نظر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب، ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۴۸۱، ۴۸۲

بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصطِلاحات کو اِستِعمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔ عُموماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسپِنْسر (Dispenser)، یا کسی کلینک (Clinic) میں بطور ہیلپر (Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر (Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے "ڈاکٹر" کا لَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ "ڈاکٹر" کا لَفْظ ایک خاص ڈِگری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِستِعمال کر سکتا ہے جو اس کا اَہل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوہ کسی اور کا اسے اِستِعمال کرنا قانوناً جُرْم اور شَرْعاً جُھوٹ کہلائے گا۔ اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جَڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسخے پتا چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکا ہے۔ اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدَر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے (خالی) لوگ بھی عُلَما کی صَف میں گھسنے سے دَرِیغ نہیں کرتے، یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی اپنے لئے "**عَلّامَہ وفَہّامَہ**" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اِستِعمال کرنے میں ذرا نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطِنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔[1] اور یہ خواہش ہر فَساد کی جَڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے کہ دو بُھوکے بھیڑیے

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ... الخ، ۳/۳۴۰

بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دولت اور عزّت وشُہرت کی مَحبّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔[1] بیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفتوں کے سَبَب حضرت سیِّدُنا ابُونَصر بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔[2]

غیر سیّد کا سادات بننا:

اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت و عزّت کی خَواہش کرنا کیسا خَطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعْض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کے لئے جھوٹ کا سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ بَرِّ صغیر پاک و ہِند میں "سیّد" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنْور، شافِعِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ وحَشمت اور قَدر و مَنزِلَت کو پانے کے لئے بَعْض غَیر سیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقِیقت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حَقِیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اَحادیثِ مُبارکہ میں اس بارے میں بڑی سَخْت وعیدیں آئی ہیں۔ چُنانچہ

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

2 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان ذم الشھرۃ... الخ، ۳/ ۳۴۰

نَسَب تبدیل کرنے کا وبال:

حضرت عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شَخْص اپنے باپ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے وہ جنَّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جنَّت کی خُوشبُو 500 بَرَس کی راہ سے محسوس کی جائے گی۔[1]

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ بنانے کا دَعْویٰ کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔[2]

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کے لئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمْر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کے لئے دُعا کرنے تک سے مَحْرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حَقیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی

1... ابن ماجۃ، کتاب الحدود، باب من ادعی الی غیر ابیہ... الخ، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۲۶۱۱

2... بخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیہ، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶

نے سَگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حَق دار ہے۔[1]

شَیْخُ الحدیث، حضرت علامہ مولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی وفارُوقی و عُثمانی وسیِّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کرکے کتنے بڑے گناہ کے دَلدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو توبہ کی تَوفِیق عطا فرمائے۔[2] (آمین)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کے لئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کے لئے جھوٹے چٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے اَفواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کرکے پھیلانا تو گویا مَعیُوب ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیْطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُروَّجہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ میں جُھوٹی گواہی دینا سب میں خَطرناک ہے،

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۷۹

2 ... جہنم کے خطرات، ص ۱۸۲ ملخصاً

کیونکہ اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت وآبرو کو نُقصان پہنچتا اور مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقع ہوتا ہے۔

جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسمیں:

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔"(1) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری خصلت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھاکر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحمق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرَقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصَوُّر کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذْمُوم مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسم اُٹھانے سے بھی دَرِیغ نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کی مَذَمَّت پر مشتمل دو فَرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

جھوٹی قسموں کی مَذَمَّت:

﴿1﴾ ... ارشاد فرمایا: شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسم کھانا اور کسی کو قَتْل کرنا کبیرہ گُناہ ہیں۔(2)

﴿2﴾ ... ارشاد فرمایا: جو اپنی قَسم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم واجِب اور جنَّت حَرام کر دے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر وہ معمولی شَے ہو تو؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔(3)

---

1 ... ترمذی، کتاب الشھادات، باب ماجاء فی شھادۃ الزور، ۴/۱۳۳، حدیث: ۲۳۰۶

2 ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الیمین الغموس، ۴/۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵

3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم ... الخ، ص ۷۶، حدیث: ۳۵۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جھوٹی قسمیں کھانے، دوسروں کا مال دبانے والوں کے لیے جہنّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں کے عِلاوَہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعرِیفیں کرنا، جھوٹے خَواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلْغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ناختم ہونے والے زخم) کی طرح مُعاشَرے میں پھیلتا جارہا ہے۔ جھوٹ اوراس جیسی دیگر ظاہِری وباطِنی بیماریوں سے بچنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، زَبان کو غَیر ضَروری باتوں سے بچانے کے لئے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگالیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

جھوٹ بولنے کی جائز صورتیں:

یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز و گناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ ''جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی، تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے'' اور ''اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل ہوتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہو گا'' تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے:

﴿1﴾... کسی بے گناہ کو ظالِم شخص قتل کرنا چاہتا یا اِیذا دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے

چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں۔

﴿2﴾... کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی چھیننے کے لئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ تو یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔[1]

﴿3﴾... اسی طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔

﴿4﴾... نیز بیوی کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (تو بھی جھوٹ نہیں)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتعلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جَڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کر لے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہو گا ہی، بسا اوقات دُنیا میں بھی ایسا شَخْص ذَلیل و خَوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ ”جھوٹ“ کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں

---

1 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۷۰۵

2 ...فتاوی ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب السابع عشر فی الغناء...الخ، ۵/ ۳۵۲

سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس وُکلاو ججز کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وکالت ہمارے مُعاشرے کا اَہَم ترین شعبہ ہے، تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم وبیش 103 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، وہیں ”وکالت“ سے مُنسلک اَفراد کی اِصلاح کے لیے ”مَجْلِسِ وُکلاو ججز“ کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلارہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخرت کرنے کا مَدَنی ذِہن بھی بنارہی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین کے نَقْشِ قدم پر چلنے، سُنَّتوں پر عمل کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ ایک مَدَنی کام ”**مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان**“ بھی ہے۔ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید رَبُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُقَدَّس کلام ہے، اس کا پڑھنا

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵

پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا جبکہ دُرُسْت تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بَسا اوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔

امامِ اہلسُنَّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَص۔ ـِ حی۔ ـِح) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مطابق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غَلَط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔''[1]

قرآنِ مجید سیکھنے سکھانے کی فضیلت:

حضور نَبِیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دُنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان** قائم ہیں، ان تمام مدارِس میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ دُرُست تلفّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتی اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان** کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اِصلاح ہوئی ہے۔ ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

میری زِندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں

1... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۳

2... بخاری، کتاب فضائل القران، باب خیر کم من تعلم... الخ، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

گم، اپنی آخرت کے اَنجام سے غافل اَیّامِ حیات بسر کررہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) کی روحانی فضائیں تو کیا مُیَسَّر آئیں میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عِشقِ مُصطفٰے کے چراغ سے مُنوَّر کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! مَدَنی قافلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی سعادت حاصل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

آدابِ قراٰن کے حوالے سے مُتفرِّق مَدَنی پھول:

... قرانِ مجید کو جُزدان وغلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔[2] ... قرانِ مجید کے آداب

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۹۶

میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰنِ مجید نیچے ہو۔[1] ... بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چھُوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ... گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافِر ہو گیا ... اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلْف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلْف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔[2] ... اگر مسجِد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ہدیۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کے لئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔[3] ... قراٰنِ مجید پُرانا بوسیدہ ہو گیا اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتِیاط کی جگہ دَفْن کر دیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کے لئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانِبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تَخْتہ لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے، ... مُصْحَف شریف

1... بہار شریعت، ۳/۴۹۶

2... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۵۷۴، ۵۷۵

3... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۱۶۴

بوسیدہ ہوجائے تو اُسے جلایا نہ جائے۔[1]

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک **بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول　　دینے لینے چلیں، قافِلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...　...

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو 100 برس کھڑا رہنا ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (ابن ماجہ، ۱/ ۵۰۶، حدیث: ۹۴۶)

1...فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی اداب المسجد... الخ، ۵/ ۳۲۳

2...وسائل بخشش مرمم، ص۶۷۱

کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

سُوال: کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

جواب: ایسا نکاح جس میں اِیجاب کرنے والا کسی اور مقام پر ہو اور قبول کرنے والا دوسرے مقام پر تو یہ نکاح نہیں ہو گا۔ نکاح میں اِیجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے جیسا کہ فِقۂ حنفی کی مشہور و معروف کتاب دُرِّ مُختار میں ہے: اِیجاب تمام عُقود میں مجلس سے غائب کسی شخص کے قبول پر مَوقُوف نہیں ہو سکتا۔ وہ عقدِ نکاح ہو یا خرید و فروخت یا اِن کے علاوہ کوئی اور عقد۔ غائب والی صُورت میں اِیجاب باطِل ہو جائے گا اور بعد میں اُسے جائز قرار دینے سے بھی نکاح صحیح نہ ہو گا۔ (دُرِّمختار، کتاب النکاح، ۴/ ۲۱۲)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: نکاح کے لئے دو گواہوں کا ایک ساتھ اِیجاب و قبول کے اَلفاظ سُننا شرط ہے۔ (فتاوی ھندیة، کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ...الخ، ۱/ ۲۶۸) جبکہ ٹیلی فون پر دونوں گواہ ایک ساتھ نہیں سُن سکتے نیز ٹیلی فون پر بولنے والا فرد کون ہے؟ عموماً اس کی پہچان بھی مشکل ہوتی ہے کیونکہ ٹیلی فون پر ایک کی آواز دوسرے سے ملتی جلتی ہو سکتی ہے اس وجہ سے اس کے سننے والا گواہ نہیں بن سکتا جیسا کہ **فتاویٰ ہندیہ** میں ہے: اگر پردے کے اندر سے اِقرار سُنا تو رَوا (جائز) نہیں ہے کہ کسی شخص پر گواہی دے کیونکہ اس میں غیر کا اِحتمال ہے اس لئے کہ آواز، آواز کے مشابہ ہوا کرتی ہے۔ (فتاوی ھندیة، کتاب الشھادة، الباب الثانی فی بیان تحمل الشھادة....الخ، ۳/ ۴۵۲)

سُوال: کیا کوئی ایسی صورت نہیں جس سے ٹیلیفون پر نکاح کرنا دُرُست ہو جائے؟

جواب: ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہونے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ لڑکا کسی کو اپنا وکیل بناتے ہوئے یہ کہے کہ میں فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے بدلے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں یا لڑکی کہے کہ میں فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ اب وہ وکیل لڑکے یا لڑکی کی طرف سے دوسری جگہ دو گواہوں کے سامنے مجلِسِ نکاح میں اِیجاب و قبول کرے تو اس طرح نکاح ہو جائے گا۔

(تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ: قسط 18“ ص ۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قَبْر پر ایک فِرِشْتہ مقرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (1)

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع **"جوانی میں عبادت کے فضائل"** ہے۔ عام طور پر جوانی کے دنوں میں بے فکری برتی جاتی ہے اور اِن حَسین لمحات کی بے قدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان:

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں

(1)... مسند بزار، مسند عمار بن یاسر، ۴/۲۵۴، حدیث: ۱۴۲۵

(2)... حدائق بخشش، ص ۳۰۰

سے الگ تھلگ جنگل میں مصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی وِیران جگہ میں ہو، جہاں تمہارا کوئی مددگار ہے، نہ رفیق۔ اس نے کہا: کیوں نہیں، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: وہ مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزّت کے ساتھ میرے اوپر، اپنے عِلْم و حکمت سے میرے ساتھ، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے، اپنی نعمت کے ساتھ میرے دائیں اور اپنی عظمت کے ساتھ میرے بائیں ہے۔ ایسی باتیں سُن کر میں نے عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صحبت اِختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا اور مشرق تا مغرب زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وَحشَت نہیں ہوتی؟ اس نے مجھے جواب دیا: جس کا حبیب وانیس، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہو اُسے کیونکر وَحشَت ہو گی؟ میں نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب اُس نے اپنے لُطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی تو کیا اب وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لئے اس کے پاس مُقرَّر رِزق ہے اور اس کا وَقْت بھی لکھا ہوا ہے۔

پھر میں نے اُس سے دُعا کی دَرخواست کی تو اس نے مجھے یُوں دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں میں سے نہ بنائے جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: اے میرے بھائی! آپ سے دوبارہ مُلاقات کب ہو گی؟ تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے مُلاقات نہ ہو گی۔ ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو

دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔ میں نے پُوچھا: آپ نے یہ کہاں سے جان لیا؟ جواب دیا: اُس کی عزّت کی قسم! اُسی کی طرف سے، کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے بازرکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لئے تنہائی اِختیار کی پس اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہوگیا، اس کے بعد کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔(1)

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں　　پِلا جام ایسا پِلا یا اِلٰہی(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا کی رنگینیوں سے ناطہ توڑ کر عبادت ورِیاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ اَشیاء دیکھنے سے باز رہا اور اکیلے اس جنگل میں رہنے سے بھی گُریز نہ کیا۔ اس حکایت میں خاص طور پر ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے بے شُمار مَدَنی پُھول ہیں جو اپنی جوانی کے نَشے میں مَدہوش رہتے، نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوَّث رہتے اور رَبّ تَعَالٰی کی ناراضی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہَمِّیَّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادتِ الٰہی میں گُزاریں کہ زِندگی میں یہ نعمت صرف ایک بار ملتی ہے۔

جوانی ایک بار ہی ملتی ہے:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

(1)... الروض الفائق، المجلس الحادی و الثلاثون، ص۱۶۶

(2)... وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵

صحّت، جوانی، مالداری اور زِنْدَگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) جَوانی کھیل کُود میں گنوا کر بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہوجائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو (عمل) کرنا ہے جَوانی میں کرلو کہ جَوان نیک آدمی کا بَہُت بڑا دَرجہ ہے۔[1]

ریاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نُوری جَواں تم ہو[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کَھربوں روپے خَرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وعِبادت میں بَسر کی ہوگی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت حسرت ونَدامت سے بچ سکیں گے، وَرْنہ اس نعمت کی ناقَدری کے سبب شَدید ذِلَّت وخَواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے مُتَعلِّق بھی سوال کِیا جائے گا۔ چُنانچہ

پانچ سُوالات:

حضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اُس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: (۱)... عُمر کن کاموں میں گُزاری؟ (۲)... جَوانی کن کاموں میں صَرف کی؟ (۳)... مال

1... مراۃ المناجیح، ۷/۱۶، ملخصًا

2... سامانِ بخشش، ص ۱۴۳

کہاں سے کمایا؟(۴)...کہاں خَرچ کیا؟اور(۵)...اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا؟[1]

جوخُوش نصیب اپنی جوانی کی قَدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر خالصتًا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے اپنے شب وروز عِبادت ورِیاضت میں بَسر کرتا ہے وہ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتا ہے۔ آیئے!اِس ضِمْن میں چار فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

عبادت گزار نوجوان کامقام:

﴿1﴾...ارشاد فرمایا:جوانی میں عبادت کرنے والے کو بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی مُرسَلِین عَلَیْہِمُ السَّلَام کو تمام نبیوں پر ہے۔[2]

72صِدِّیقین کے ثواب کاحقدار:

﴿2﴾...ارشاد فرمایا:جس نوجوان نے لذّتِ دُنیااوراس کے عیش وعِشْرت کو چھوڑ دیااور جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی جانب پیش قدمی کی تواللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو 72صِدِّیقین کے برابر ثواب عطافرمائے گا۔[3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ:

﴿3﴾...ارشاد فرمایا:بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کوزِیادہ پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اور حُسن وجمال کوعبادت میں صَرف کیااوراللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخْر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ ”یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔“[4]

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة...الخ، باب فی القیامة، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

2... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادة الشاب...الخ، ص۷۸، حدیث: ۲۲۸

3... حلیة الاولیاء، شریح بن الحارث الکندی، ۴/۱۵۱، حدیث: ۵۰۸۳

4... الترغیب فی فضائل الاعمال، باب فضل عبادة الشاب...الخ، ص۷۸، حدیث: ۲۲۹

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ:

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے مَحبّت فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی کو اِطاعتِ خُداوندی میں فنا کر دیا ہو۔[1]

محبت میں اپنی گُما یا اِلٰہی　　　　نہ پاؤں میں اپنا پتا یا اِلٰہی

تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے　　　　مِرے غَوث کا واسِطہ یااِلٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جوانی کے قَدر دانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کیسا خاص فَضْل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لہٰذا نوجوانوں کی خِدمت میں عرض ہے کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون واِطْمینان والی زِندگی گُزارنے کے خواہش مند ہیں تو نعمتِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس فانی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت و رِیاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بڑا دُشوار ہے کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشیں عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے عِبادت و رِیاضت سے سجی آپ کی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذوقِ عبادت:

مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر، حضرت سیِّدُنا عطا اور حضرت سیِّدُنا عُبَید بن عُمَر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ عالیہ

1... حلیۃ الاولیاء، عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز، ۵/ ۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵

میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیِّدُنا اِبنِ عُمَر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کوئی تعجب خیز بات بتائیے۔ تو آپ رو پڑیں اور فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ہاں تشریف لائے اور ابھی میرے پاس بیٹھے ہی تھے کہ فرمانے لگے: عائشہ! مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے مقابلے میں آپ کا رَبّ تعالٰی کے قریب ہونا زِیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر اَشک باری فرمانے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کرکے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ رونا شروع کر دیا حتّٰی کہ چشمانِ مُبارک سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں حضرت بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتا دیکھ کر عرض کی: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا۔ تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی مَحبّت میں — وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے — غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
قبضے میں دو عالَم ہیں پَر ہاتھ کا تکیہ ہے — سوتا ہے چٹائی پر سَردار مدینے کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم عاصِیوں کو

1... دُرّۃُ النّاصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص ۲۵۳

2... وسائِلِ بخشش مرمم، ص ۱۸۰

بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معصوم بلکہ معصوموں (یعنی فرشتوں) اور عبادت گزاروں کے سردار ہونے کے باوُجُود کس قَدَر گریہ و زاری کے ساتھ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیا کرتے حالانکہ آپ کی شان و عظمت اس قَدَر بُلند وبالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مالک و مُختار بنایا اور ایسا کہ آپ بِاذنِ الٰہی اپنے اِختیار سے روزِ محشر گناہ گاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ چنانچہ

مقامِ مصطفٰے:

حضور سیِّدُ الانبیاء والمرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے اپنی شانِ رِفعت نشان یوں بیان فرمائی کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے باہر آؤں گا، جب لوگ گروہ کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا، جب لوگ خاموش ہوں گے (کوئی بارگاہِ الٰہی میں بات نہ کرے گا) تو میں ہی ان کا خطیب (یعنی اُن کی طرف سے عرض و معروض کرنے اور رب تعالٰی کا پیغام انہیں سنانے والا) ہوں گا، جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارشی ہوں گا، جب وہ نااُمید و مایوس ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔ بُزرگی اور (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے) خزانوں کی چابیاں اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں ساری اولادِ آدم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور ایک ہزار خدمت گار میرے اِرْدگرد گھومیں گے گویا وہ بکھرے ہوئے موتی یا پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قُربان جایئے! اوَّلین و آخرین کے سردار اور رب تعالٰی کی عطا سے

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/۳۵۲، حدیث: ۳۶۳۰

دارمی، المقدمہ، باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل، ۱/۳۹، حدیث: ۸۳

مالک و مختار ہونے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب مُبارَک قدموں پر وَرَم (سُوجن) کے آثار نُمایاں ہوجاتے اورآپ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کے لیے آہ وزاری فرمایا کرتے۔اس میں بِالْخُصُوص ان نوجوانوں کے لئے نصیحت کے مدنی پُھول ہیں جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتااوروہ ساری ساری رات فُضُولیات ولَغْویات میں برباد کردیتے ہیں،لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا!مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک آنسوؤں کو یاد کیجئے،دُنیاوآخرت میں کامیابی پانے کے لئے اَحکامِ خُداوندی کی بجاآوری،سُنّتوں کی پیروی اوراُخْروی اِنْعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

یادرکھئے!جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہونا کسی نعمتِ عُظمیٰ (بہت بڑی نعمت) سے کم نہیں کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان شیطان کی خطرناک چالوں،نَفْس کی ناجائز خواہشوں،بُرے دوستوں کی صحبتوں،فانی دُنیا کی رنگینیوں اوردُنیوی مُستقبل بہتر بنانے کی فکروں میں مبتلا ہوکر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہوں کی اندھیریوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور عبادت ورِیاضت کی طرف مائل نہیں ہوپاتا۔یادرکھئے!ہمیں بہُت ہی مُختصر وقت کے لئے دُنیامیں بھیجا گیاہے اوراس وَقفے میں قبر وحشر کے طویل ترین مُعاملات کے لئے تیاری بھی کرنی ہے،لہٰذا سمجھدار وہی ہے جواس مختصر وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر وحشر کی تیاری میں مشغول ہوجائے اور لمحہ بھر بھی اپنا قیمتی وَقْت فُضُول کاموں میں برباد نہ کرے کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گایاموت اسے ایک لمبے عرصے کے لیے گہری نیند سُلادے گی۔لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہوجائیے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو:

حدیثِ پاک میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو:(۱)...بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو(۲)...بیماری سے پہلے تَندُرُستی کو(۳)...فقیری سے پہلے اَمیری کو(۴)...مَصروفیّت سے پہلے فُرصَت کو اور (۵)...موت سے پہلے زِندَگی کو۔[1]

اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفلت میں گنوانے کے بجائے قبر وآخرت کی تیاری میں لگائیں گے تو اس کی برکت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہوگی بلکہ قَبْر میں بھی رَبّ تعالیٰ کی نَوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آیئے! اس ضِمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

حکایت: صالح نوجوان کے لیے دو جنتیں

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں ایک صالح نوجوان ہر وقت مسجد میں مَشْغُولِ عبادت رہتا تھا، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اس پر رشک فرماتے تھے، وہ رات کی نماز پڑھ کر اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کے لئے چلا جاتا، اُس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑتا تھا جو اُسے فتنہ میں ڈالنا چاہتی تھی، وہ روزانہ اُس کی راہ میں بیٹھتی تھی، ایک رات جب وہ نوجوان اُس کے پاس سے گزرا تو وہ اُسے بہکانے لگی حتّٰی کہ نوجوان اُس کے پیچھے ہولیا، جب وہ دروازے پر پہنچا تو وہ عورت گھر میں داخل ہوگئی، نوجوان نے جیسے ہی دروازے میں داخل ہونا چاہا تو اُسے قرآنِ کریم کی یہ آیت یاد آگئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب

[1] ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/ ۱۲۷، حدیث: ۱۸

مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱) (پ۹، الاعراف: ۲۰۱) انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

آیت یاد آتے ہی وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، عورت نے اپنی لونڈی کے ساتھ مل کر نوجوان کو اٹھایا اور اُس کے گھر کے باہر ڈال کر چلی گئی، دوسری طرف والد صاحب پریشان ہو کر تلاش میں گھر سے نکلے تو کیا دیکھا کہ بیٹا دروازے پر بیہوش پڑا ہے، اہل خانہ کی مدد سے اٹھا کر گھر لائے، کافی رات گزرنے کے بعد نوجوان کو ہوش آیا تو والد صاحب نے پوچھا: بیٹا تمہیں کیا ہوا تھا؟ اُس نے عرض کی: سب خیریت ہے۔ والد نے کہا: میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تو اُس نے پورا حال کہہ سنایا، والد نے پوچھا: بیٹا! تمہیں کون سی آیت یاد آئی تھی تو اُس نے جیسے ہی وہ آیتِ طَیِّبہ دوہرائی تو پھر سے بیہوش ہو کر گر پڑا، جب اُسے ہلا کر دیکھا تو اُس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ انہوں نے اُسے غسل و کفن دیا اور رات ہی میں لے جا کر دفنا دیا۔ صبح جب یہ خبر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی تو آپ نے اس کے والد کے پاس آکر تعزیت کی اور فرمایا: تم نے مجھے رات ہی کو خبر کیوں نہ دی؟ والد نے عرض کی: اَمِیْرُ الْمُؤمنین! اِس لیے کہ رات کا وقت تھا۔ فرمایا: ہمیں اُس نوجوان کی قَبْر پر لے چلو۔ پس آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس کی قبر پر تشریف لائے تو اُسے پکارا: اے فلاں! ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ(۴۶) (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

اس صالح نوجوان نے قبر کے اندر سے دو مرتبہ جواب دیا: امیر المؤمنین! میرے

رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرمادی ہیں۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اس نوجوان نے خوفِ خدا کے سبب اپنی ساری زِندگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں بسر کی لہٰذا جب اُسے شیطانی خیال کی ٹھیس پہنچی تو خوفِ خدا کی وجہ سے خبردار ہو گیا اور ایک بڑے گناہ سے محفوظ رہا پس مرنے کے بعد یہ عبادت اور خوف و خشیت اس کی بخشش و مغفرت کا ذریعے بن گئے اور جنّت کی اَعلیٰ نعمتیں نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ حُسن و جوانی دولَتِ فانی ہے اور اس پر غُرور وتَکَبُّر حماقت و نادانی ہے۔

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَنْدُرُستی وجَوانی پر اِتْرانے اور شب و روز گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخلاص واِسْتِقامت کے ساتھ عبادات کا معمول بنائے رکھئے، ایسے میں اگر بُڑھاپا آ گیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت وہِمَّت نہ ہونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس لاچاری کے عالَم میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چُنانچہ

مفت کا ثواب:

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مسلمان اَرذَلُ الْعُمُر (سب سے ناقص عُمر) کو پہنچ جائے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور نہ سمجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لیے اُسی جیسی نیکیاں لکھتا رہتا ہے جو وہ اپنی صحت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔(2)

1... ابن عساکر، رقم ۵۳۲۰، ابو الحسن عمرو بن جامع الکوفی، ۴۵/ ۴۵۰

2... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۳۶۶۶

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کر سکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے مَعْذور قَرار دے کر اُس کے نامۂ اَعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔''(1)

اِلٰہی ہوں بہُت کمزور بندہ نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑھاپے میں بھی جوانی:

حضرت سیِّدُنا علامہ عبدُالرَّحمٰن اِبْنِ رَجَب حَنْبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات فرماتے ہیں: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وَقْت یاد رکھا جب وہ جوان اور تَندرُسْت تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا اُس وَقْت خیال رکھے گا جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت، بَصارت، طاقت اور ذہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سیِّدُنا ابُو الطَّیِّب طَبَرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 100سال سے زِیادہ عُمْر پائی، آپ ذِہنی وجسمانی لحاظ سے تَنْدرُسْت اور توانا تھے، کسی نے آپ سے صِحَّت کا راز پُوچھا تو فرمایا: میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ اس کے بَرعکس حضرت سیِّدُنا

1... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۸۹

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶

جُنَید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس شخص نے جوانی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرما دیا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گُلشن کو عبادت وریاضت کے پانی سے سیراب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت وتِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِستعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی وبے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک حصّہ، وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے وہیں اس کا غلط اِستعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول وکالج کے وہ طلبہ وطالبات جنہیں ہم مُستقبل کے معمار کہتے ہیں وہ اس آفتِ بد کا شکار ہو چکے ہیں، کوئی وڈیو گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا مَیموری کارڈ حیاسوز وڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات بیہودہ اور فُحْش گُفتگو میں گزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہم اور مُفید اِیجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں مگر اس کے ذَریعے بھی نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

---

(1)... مجموع رسائل ابن رجب، نور الاقتباس فی مشکاۃ... الخ، ۳/ ۱۰۰

انٹرنیٹ چُھری کی مانند ہے:

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے، انٹرنیٹ پر موجود فُحش مضامین اور کہانیوں، گندی تصویروں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ فِلموں اور ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار اور عادات واطوار کو تباہ وبرباد کردیا ہے۔ ساری ساری رات اِنٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ، قیمتی وقت ضائع کرنے، جھوٹ بولنے، دھوکا دینے اور بَلَیک مَیل کرنے جیسی برائیاں ہمارے مُعاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں۔ پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا مگر جب سے یہ سہولت موبائل فون پر آئی ہے تو چھوٹی عُمر کے بچے خاص طور پر اس وبا کے شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کررہے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے اَخلاق و تمیز کھو کر ذلیل وخوار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ خدارا! غفلت سے بیدار ہو جائیے! اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَولاد کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنائیے۔ اگر ہمیں اپنے بچوں کو اس جدید ٹیکنالوجی سے مُتعارف کروانا ہی ہے تو اس کا صحیح اِستعمال بھی سکھائیں اور ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں۔ اِنٹرنیٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنا اور اپنی اَولاد کا قیمتی وَقت صحیح جگہ استعمال کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس ویب سائٹ پر قرآنِ پاک، ترجمۂ کنزالایمان، تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت اور تصوُّف وغیرہ موضوعات پر مشتمل اردو، انگلش، عربی، ہندی، گجراتی اور دنیا

کی مختلف زبانوں میں کُتُب ورسائل کانہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ فری ڈاؤن لوڈاور پرنٹ آوٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔اس کے علاوہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مَدَنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت، منقبت اوراصلاح آموز شارٹ کلپس(Short clips) بھی مَوجُود ہیں، جنہیں آپ ڈاؤن لوڈ(Download) کرکے سوشل(Social Media)کا صحیح استعمال کرتے ہوئے دُوسرے اسلامی بھائیوں کو شئیر (Share) بھی کرسکتے ہیں۔

شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آن لائن دارُ الافتااہلسنت اور دُکھی انسانیت کی غمخواری اورروحانی علاج کے لیے تعویذاتِ عطاریہ کے ساتھ ساتھ آن لائن کاٹ اوراستخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔نیز دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات کاتعارُف بھی موجود ہے، کم وبیش 103 شعبہ جات اوردعوتِ اسلامی کے دِیگر کئی مدنی کاموں میں ہونے والے لاکھوں روپے کے اخراجات میں بذریعہ انٹر نیٹ مالی معاونت کا مکمل طریقہ کار بھی دیاگیا ہے جس کے ذریعے آپ صدقاتِ واجبہ (مثلاً زکوۃ، فطرہ، عُشر، روزوں کافِدیہ اور قَسَم کا کفّارہ وغیرہ)اور نفلی صدقات وخیرات سے نیکی کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔اِس ویب سائٹ پر سافٹ ویئر کی صورت میں المدینہ لائبریری بھی دستیاب ہے جسے کمپیوٹر میں اِنسٹال(Install)کرکے سرچنگ آپشن(Searching Option)کی مدد سے200 سے زائد کُتُب ورسائل سے اِستِفادہ کرسکتے ہیں، نیز اوقاتُ الصلوٰۃ سافٹ ویئر کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں سحر وافطاراور نماز کے اوقات معلوم کرسکتے ہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان اِیجادات کا صحیح اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوران کے غلط استعمال

سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کیجئے کیونکہ ایک گُناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

ایک گُناہ کے ساتھ 10 بُرائیاں:

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو مگر اپنے ساتھ 10 بُرائیاں لے کر آتا ہے: (۱)... جب بندہ گناہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرتا ہے جبکہ وہ اس گناہ پر بندے کی گرفت کر سکتا ہے۔ (۲)... گناہ کرنے والا اِبلیس لَعِین کو خوش کرتا ہے۔ (۳)... جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔ (۴)... جہنّم کے قریب آ جاتا ہے۔ (۵)... وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶)... وہ خود کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک تھا۔ (۷)... وہ اعمال لکھنے والے فِرِشتوں کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸)... وہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی قبر انور میں رَنجِیدہ کرتا ہے۔ (۹)... وہ اپنی نافرمانی پر زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنے خلاف گواہ بنا لیتا ہے۔ (۱۰)... وہ تمام انسانوں سے خیانت اور تمام جہانوں کے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گُناہوں کے اَمراض سے شِفا یارَبّ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی قابلِ غور مقام ہے کہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے مگر اس کی وجہ سے انسان 10 بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت

1... بحر الدموع، الفصل الثانی: عواقب المعصیۃ، ص ۳۰، ۳۱

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۶

کوئی گُناہ سَرزد ہو جائے تو فوراً رَبّ تعالٰی کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے۔ اَفسوس صد افسوس! بعض نادان جوانی کے نَشے اور فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھتے اور غَفلت کی چادر تانے سوئے رہتے، شرعی اَحکام کو پسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے اور خُود کو اس طرح دِلاسے دیتے ہیں کہ ''ابھی تو میرے کھیلنے کُودنے کے دن ہیں۔''، ''فُلاں کو دیکھو وہ تو اتنا بُوڑھا ہو چکا ہے مگر ابھی تک زندہ ہے جبکہ میں تو ابھی تَنْدُرُست اور جوان ہوں۔''یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتے ہیں۔ پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے تب کہیں جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عبادات بَجالانے کا پختہ اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جَلاتے اور اَشک بہاتے ہیں کہ ''اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت و رِیاضت میں بسر کرلیتا۔'' مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے ''کل'' کی طرح جا چکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

توبہ میں تاخیر مت کیجئے:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ میں تاخیر کرنے والوں کو نصیحت کے مدنی پُھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں: جہاں تک توبہ میں تاخیر اور ٹال مٹول کی بات ہے تو اس بات پر غور کرے کہ اَکثر دوزخی توبہ میں تاخیر کی وجہ سے چِلّاتے ہوں گے کیونکہ ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بُنیاد آئندہ زندگی کو

بناتا ہے جو کہ اس کے اختیار میں نہیں۔ ممکن ہے وہ **"کل"** تک زِندہ نہ رہے اور اگر باقی رہ بھی جائے تو جس طرح **"آج"** گُناہ کو نہیں چھوڑ سکتا ممکن ہے **"کل"** بھی اس کے تَرْک پر قُدرت نہ پائے۔ کاش! وہ جانتا کہ **"آج"** اس کی توبہ میں رُکاوٹ شَہْوَت کا غَلَبہ ہے اور شَہْوَت تو **"کل"** بھی اس سے دُور نہ ہوگی بلکہ بڑھ جائے گی کیونکہ عادت کی وجہ سے یہ مزید پختہ ہوجاتی ہے اور جس شَہْوَت کو اِنسان عادت کے ذریعے پختہ کرلیتا ہے وہ اس کی طرح نہیں جسے اس نے پختہ نہ کیا۔ اسی سبب سے توبہ میں ٹال مٹول کرنے والے ہلاک ہوئے کیونکہ وہ دو ہم شکل چیزوں میں تو فرق سمجھتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ شہوات سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اور اس مُعاملے میں تمام ایام یکساں ہیں۔ توبہ میں تاخیر کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے ایک درخت کو اُکھاڑنا ہو مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرَخْت مضبوط ہے اور اسے سخت مَشقّت کے بغیر نہیں اُکھاڑا جاسکتا تو کہتا ہے کہ "میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا۔" حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک قائم رہتا ہے، اس کی جَڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جاتی ہیں اور خود اس (توبہ میں تاخیر کرنے والے) کی عُمر جُوں جُوں بڑھتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے پس دُنیا میں اس سے بڑھ کر اَحمق کوئی نہیں کہ اس نے قُوّت کے باوُجُود کمزور کا مُقابلہ نہ کیا اور اس بات کا منتظر رہا کہ جب یہ خود کمزور ہو جائے گا اور کمزور شے مضبوط ہو جائے گی تو اس پر غَلَبہ پائے گا۔ [1]

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نُمونے   مگر تجھ کو اَندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، الرکن الرابع فی دواء التوبۃ... الخ، ۴/۷۲

مِلے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوانی میں شرعی اَحکام اوراِطاعتِ الٰہی کی بجاآوری میں سستی کرنے اور گناہوں بھری زندگی سے توبہ میں تاخیر کرنے والے نوجوانوں کو خوابِ غفلت سے جگانے کے لئے امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ نصیحت کافی ہے۔ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گناہوں سے توبہ کرلے اوراپنی باقی ماندہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں بَسر کرے، بِالخُصُوص نوجوانوں کوتوبہ میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کونوجوان کی توبہ بہت پسند ہے۔ چنانچہ

﴿1﴾... رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ** یعنی بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے نوجوان سے محبت فرماتا ہے۔[1]

﴿2﴾... ایک جگہ ارشاد فرمایا: **مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زِیادہ پسندیدہ کوئی نہیں۔[2]

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں قرآن وسُنَّت سے دُور، جوانی کی مَستی میں مَخمور، حرِص وہوَسِ دُنیا کے نَشے میں چُور اور نفس وشیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر

1... المقاصد الحسنۃ، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۴۱

2... مسند فردوس، ۴/ ۴۸، حدیث: ۶۱۵۳

گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والے نوجوانوں کی اِصلاح اور اَخلاقی تربِیَت کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت 63روزہ مدنی تَربیَتی کورس بھی ہوتا ہے۔اس کورس کی اِفادِیَّت و اَہمیّت کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل صفحہ 510'' پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالامال 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس آخِرت کے لیے اِس قَدَر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حسرت کرے گا کہ کاش! مجھے بھی 63روزہ (مدنی) تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دِیگر شہروں میں بھی (مدنی) تربیتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل، بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (مدنی) تربیتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غُسلِ میّت، تجہیز و تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تَربِیَت ہوتی ہے۔ مدنی قاعدہ کے ذَرِیعے دُرُست مَخارِج کے ساتھ قرآنی حُروف کی اَدائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سُورَتیں زَبانی حِفظ اور سُورَۃُ الْمُلک کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی تربیتی کورس کی بر کت سے بہت سے نوجوان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں اور اُن کی بے رونق زندگیوں میں مَدَنی بہاریں آ گئیں اور وہ اپنی جوانی کے پُر بہار اَیّام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر وَقْف کر کے اِس مَدَنی مقصد کہ ''**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' کو عام کرنے والے بن گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ — تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا — قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبّت میں رونے کا انداز — چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ الله — تم اپنائے رکّھو سدا مَدَنی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ ”جوانی کیسے گزاریں؟“ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نوجوانوں میں عبادت کا ذَوق پیدا کرنے اور سُنّتوں پر عمل کا شوق بڑھانے کے لیے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ۱۸ ربیعُ الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق 26 ستمبر 1991ء ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں دعوتِ اسلامی کے اوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اوکاڑوی باب المدینہ کراچی) میں **”جوانی کی عبادت کے فضائل“** کے عُنوان سے بیان فرمایا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ نے اس کی مدد سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ **”جوانی کیسے گزاریں؟“** کے نام سے ایک رسالہ مُرتّب کیا ہے۔ اس رسالے میں قرآنی آیات، نصیحت آموز احادیث پاک اور مختلف بزرگوں کے حکمت سے بھرپُور واقعات کے ذریعے نوجوان طبقے کو عبادت کی جانب راغب کرنے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سچا غلام بنانے اور انہیں قبر و آخرت کی فکر پیدا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آپ بھی اس رسالے کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ہدیۃً طلب فرما کر اوّل تا آخر مُطالَعہ فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ رسالہ

[1] ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶

جوانی کے مَقْصد کو سمجھنے اور عبادت میں دل لگانے میں کافی حد تک مُعاوِن ثابت ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاوَن لوڈ (Download) اور پرنٹ آوٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جوانی میں عبادت کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔ جو لوگ اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت و رِیاضت کے خُوش نُما مہکتے پھولوں سے سجاتے ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت محبوب ہوتے ہیں، ان کی پیشانیوں سے عبادت کا نُور جھلکتا ہے اور وہ بُڑھاپے میں بھی صحت مند و تَندُرُست رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی پنج وَقتہ نمازِ باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے والے پکّے نمازی، تہجد، اِشراق وچاشت کے نوافل کے عادی اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی اِنعامات پر عَمَل"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دَعوت کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنّتوں کی خِدمت

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسبہ کرتے ہوئے **"مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنا"**، روزانہ فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنا اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروادینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی کتّانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ بظاہر تو تم دُنیا میں رہو لیکن دل آخِرت (کی تیاری) میں مَشغُول رہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اس پُر فِتَن دور میں آخِرت کی تَیاری کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتَمِل مَدَنی اِنْعامات بصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا مَعمُول بَنالینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 **"اِنفرادی کوشش"** والے مدنی اِنعام کی برکتوں سے مالامال ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

[1] ...طبقات الصوفية للسلمي، الطبقة الرابعة، ص ۲۸۳

مدنی بہار: میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ میں بَحرِ عِصیاں (گناہوں کے سمندر) میں مُستَغرِق (ڈوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلت کی نذر کئے جارہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔18رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق19 ستمبر 2008ء کو حَسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے اور اس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوارے اُبَل رہے تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشِقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، اُنہوں نے ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پُھولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مدنی انداز سے ہمیں اتنا سُرور ملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیے! اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمَّت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اس عاشِقِ رسول کی پُر تاثیر اِنفرادی کوشش نے ہمارے دِلوں پر گہرے اثرات چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کردار وگُفتار کو دیکھ کر کم اَزْ کم میں تو انکار نہ کرسکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔خوفِ خدا وعِشقِ مصطفٰے کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل میں

مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشِقِ رسول کی ''**اِنفرادی کوشش**'' کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''[1]

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ... ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے(99) رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''[2]

''جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ... معجم اوسط، ۵/ ۳۷۹، حدیث: ۷۶۷۲

گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"[1] ...دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ...رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ...ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)۔ ...دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ...آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ...جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ...سنّت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔[3] ...بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ...اگر اَمرَد (یعنی خُوبصُورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[4] مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت" حصّہ 16** اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب

---

1 ...شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدين، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

2 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

3 ...درمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

4 ...درمختار، کتاب الصلاة، ۲/ ۹۸

5 ...درمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

"سُنّتیں اورآداب"ہَدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَرد گار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث (تَ۔ثْ۔لِیْ۔ث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (الدرالمختار معہ ردالمحتار، ۱/ ۳۲۰) وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہو گا۔

(نماز کے احکام، غسل کا طریقہ، ص۱۱۳)

1...وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صُبح وشام 10، 10 بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔[1]

سب نے صَفِ مَحشر میں للکار دِیا ہم کو
اے بے کَسوں کے آقا اب تیری دُہائی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صابر وشاکر نوجوان:

شام کا وَقْت تھا، رات کی تاریکی آہِستہ آہِستہ ہر شَے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، خُراسان میں ایک بے سازوسامان مسافر ہاتھ میں عصا (لاٹھی) لئے ہر چیز سے بے نیاز، بوسیدہ، موٹا اور کُھر دراٹاٹ کا لباس پہنے چلا جارہا تھا، جب آبادی کے قریب پہنچا تو رات گُزارنے کے اِرادے سے ایک ایسے مَقام پر ٹھہرا جہاں بَظاہِر دِین دار نَظر آنے والے کچھ اَفْراد بھی مَوجُود تھے، جن کے چہرے خُوشحالی وبے فِکری سے دَمک رہے تھے، جیسے ہی ان

1... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲

2... حدائق بخشش، ص ۱۹۲

کی نظر اِس مَفْلُوْکُ الْحال (خستہ حال) شَخْص پر پڑی، تو اُن میں سے ایک نے سَخْت لَہجے میں سُوال کِیا: "تم کون ہو؟" اُس نے نَرْمی سے جواب دیا: مُسافِر ہوں، یہاں رات بَسَر کرنے کے لیے ٹھہرنا چاہتا ہوں۔ وہ سب قَہقَہہ لگا کر ہنس پڑے اور اُسے حقارَت سے دیکھتے ہوئے کہا: یہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مُسافِر اُن کی یہ بات سُن کر خُوشی سے کِھل اُٹھا اور جواب میں کہا: واقعی میں تم میں سے نہیں ہوں۔ رات ہوئی تو اُن میں سے ایک نے اُس کے آگے سُوکھی روٹی لا کر رکھ دی اور خود اپنے دوستوں کی اُس مَحْفِل میں شریک ہو گیا، جس میں وہ اَنواع واَقسام کی عُمدہ اور لَذِیذ غِذاؤں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دُوسرے سے ہَنسی مَذاق میں بھی مَشْغُول تھے۔ وہ مُسافِر کو سوکھی روٹی کھاتا دیکھ کر ہنستے، خربوزے کھا کر چھلکے اُس پر پھینکتے اور طَعْن و تَشْنِیع کے تیر بَرساتے رہے یعنی بُرا بھلا کہتے رہے مگر وہ صابِر وشاکِر نَوجوان خُوش دِلی سے اُن کے سِتَم بَرداشت کرتا رہا اور کوئی جوابی کاروائی نہ کی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برائی کو بھلائی سے ٹالنے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں اپنے ساتھ ناروا و ناپسندیدہ سُلوک پر صَبْر کرنے والے وہ بُزرگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزِیدہ وَلی، حضور داتا گَنْج بَخْش عَلی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب اور بَرگُزِیدہ بندوں کا یہ مَعْمُول ہوتا ہے کہ وہ آنے والی ہر مُصِیبَت پر صَبْر و شُکْر سے کام لیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح اپنے بندوں پر بے شُمار نعمتیں نِچھاوَر فرما کر اِحسانِ عَظِیم فرماتا ہے اسی طرح بَعْض اَوقات اُنہیں مَصائِب

(1)...ماخوذ از کشف المحجوب، باب الملامۃ، ص ٦٦

و آلام کے اِمتحان میں ڈالتاہے اور کامیابی کی صُورت میں بُلندیِ درجات اور بے شُمار دُنیوی واُخْرَوِی اِنْعامات کے ساتھ اَیسوں کو یہ مُژدَۂ جاں فِزا بھی سُناتا ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴿۱۵۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللّٰہ صابِروں کے ساتھ ہے۔(پ۲، البقرۃ:۱۵۳) '' یاد رکھئے! ذاتِ باری تعالیٰ کا قُرب وہ عَظیم نِعمَت ہے جس کے حُصُول کی خاطر اَنبیائے کِرام اور اَولیائے عُظام عَلَیۡہِمُ السَّلَام نے ایسی ایسی تکالیف پر صَبْر کِیا جن کے تَصَوُّر سے ہی لَرزہ طارِی ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ نِیَّت کرنی چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت آئی، کسی نے ہمارا دل دُکھایا یا بد سُلوکی سے پیش آیا تو اِینٹ کا جَواب پتّھر سے دینے کے بَجائے صَبْر سے کام لیں گے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مصائب و آلام پر صبر و رضا کی فضیلت:

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بَندے کے بدَن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت و تکلیف ڈالوں اور وہ صبر و رضا کے ساتھ اُسے قبول کرے تو اب مُجھے حَیا آتی ہے کہ میں قِیامت کے دِن اُس کے لیے مِیزان قائِم کروں یا اُس کا نامۂ اَعمال کھولوں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ دُنیا میں بَظاہر کَڑوے مَحسُوس ہونے والے صَبْر کے چَنْد گُھونٹ آخِرت میں کیسی مِٹھاس کا سَبَب بنیں گے۔ حضرت سیِّدُنا داتا گَنْج بَخْش علی ہجویری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَلِی نے اپنے ساتھ پیش آنے والی بد سُلوکی پر کَمال صَبْر کا مُظاہرہ کِیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عَظیم مَقامِ وِلایَت عطا فرمایا کہ آپ کو اِس دُنیا سے پَردَہ کیے کم و بیش 973 سال کا عَرصہ بیت چُکا ہے مگر آج بھی کروڑوں مُسلمانوں کے دِلوں میں آپ کی

---

1 ...نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائۃ، ۲/ ۷۰۰، حدیث: ۹۶۳

مَحبَّت وعَظَمت قائم ودائم ہے، لوگ جَوق دَر جَوق آپ کے مَزارِ پُر انوار پر حاضِری کی سَعادَت پاتے اور اپنی خالی جھولیاں مُرادوں سے بھرتے ہیں۔

آیئے! اِس عظیم ہستی کی شان میں، اَمِیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی منقبت کے کچھ اشعار سُنتے ہیں:

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا
آپ کو خواجہ پِیا کا واسِطہ داتا پیا

دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکٹ
میں پکارے جاؤں گا داتا پِیا داتا پیا

دولَتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش میں رویا کروں عِشقِ رسولِ پاک میں
سوز دو ایسا بپئے احمد رضا داتا پیا

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو
فیض کا دریا بہادو سرورا داتا پیا

مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض
میں پکارے جاؤں گا داتا پِیا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا[1]

1...وسائل بخشش مرمم، ص۵۳۳

آپ کا تعارُف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "عَلِی" والِد ماجد کا نام "عُثمان" ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسب چھ واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّہَدا حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جاملتا ہے۔ آپ کی کُنیت "اَبُوالْحَسَن" ہے۔[1] جبکہ مَشْہور و مَعرُوف لَقَب "گَنج بَخْش" ہے۔ اِس لَقَب کی وَجہِ تَسْمِیَہ (نام رکھنے کی وجہ) کچھ یُوں ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان، سیِّدُنا مُعینُ الدِّین چِشتی اَجْمیری سَنْجَری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو کچھ عَرصے تک آپ کے مَزارِ فائضُ الْاَنْوار پر ٹھہرے رہے اور حضرت داتا گَنج بَخْش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوضِ باطنی سے مالامال ہو کر جب اَلْوَداعی فاتحہ کے لیے حاضِر ہُوئے تو زَبانِ مُبارک پر بے ساختہ یہ شِعْر آگیا:

گَنج بَخْشِ فَیضِ عالَم، مَظْہَرِ نُورِ خُدا ناقِصاں را پِیرِ کامِل، کامِلاں را رَہْنُما[2]

سُلطانُ الہِند خواجہ غَریب نَواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبانِ مُبارک سے نِکلا ہوا لَقَب "گَنج بَخْش" آج پورے بَرِّ صَغیر میں گُونج رہا ہے۔ یہاں تک کہ بَعْض لوگ تو آپ کے اِسْمِ مُبارَک (نام) سے بھی ناواقِف ہوتے ہیں اور مَحض "داتا گَنج بَخْش" کے لَقَب سے ہی یاد کرتے ہیں۔[3]

داتا گَنج بَخْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت کم و بیش 400ھ میں غَزنی شہر میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان مَحلّہ ہَجْویر مُنْتَقِل ہو گیا، اِسی نِسبت سے ہَجْویری کہلاتے ہیں۔

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...ماخوذ از بزرگانِ لاہور، ص ۲۲۲۔ سفینۃ الاولیاء، حضرت شیخ پیر علی ہجویری، ص ۱۶۴

2 ...ماخوذ از محفل اولیاء، ص ۳۸۸

3 ...معارف ہجویریہ، ۲/ ۵۰

4 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۳

راہِ خُدا میں سفر:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے زمانے کے کئی عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت (یعنی بُلند رُتبہ) ائمۂ طَرِیقت و شَرِیعت سے عِلم و مَعرِفَت کے جام پیے اور عُمْر کا ایک بڑا حِصّہ سَفَر میں گُزارا، جس کا مَقْصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مِلنا، اُن سے فَیض یاب ہونا اور اپنے نَفْس کو مشقتوں اور تکلیفوں کا عادی بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشْنُودی پانا تھا۔ آپ نے کِرْمان، سِیُسْتان، تُرکستان، ماوَراءَ النَّھر، خُوزِسْتان، طَبَرِسْتان، آذربیجان، فارس، عِراق، شام، فلسطین اور حجازِ مُقَدَّس سمیت کئی مُلکوں کا سَفَر کیا۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جَواں عُمری ہی میں عُلومِ ظاہِری کی تکمیل کر چکے تھے، آپ کے عِلْمی مَقام کا اندازہ اِس واقِعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مَرتَبہ سُلطان محمود غزنوی کی مَوجُودگی میں حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غَیر مُسلِم فَلسَفی سے مُکالَمہ ہوا تو آپ نے اپنی عِلْمی قابِلیَّت سے زَبَردَست جوابات کے ذَرِیعے اُسے خاموش کر دیا حالانکہ اُس وَقْت آپ کی عُمْر زِیادہ نہ تھی۔ اِس مُکالَمے کو سُلطان محمود غزنوی کی زِندگی کے آخِری سال میں بھی فَرْض کِیا جائے تو اُس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عُمْرِ مُبارَک تقریباً 20 سال بنتی ہے۔[2]

میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... ماخوذ از اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، داتا گنج بخش، ۹/ ۹۴

2... کشف المحجوب مترجم (ضیاء القرآن)، پیش لفظ، ص ۱۲، ملخصاً

3... وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۴

علمِ دِین کے حُصُول کا شوق:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علمِ دین حاصِل کرنے کا کس قَدر شوق تھا؟ علمِ دین کے حُصُول کی خاطِر آپ نے عِراق، شام اور حجازِ مُقدّس سَمیت 10 سے زائد مَمالِک کا سَفر کیا اور اِس راہِ پُرخار میں کئی ناخُوشگوار واقِعات سے بھی ہمکنار ہوئے مگر صَبْر و رِضا کے پیکر اور رَبّ تعالیٰ کے شُکْر گُزار رہے۔ اب ذرا غَور کیجئے کہ ایک طرف تو ہمارے اَسلاف کا یہ حال تھا کہ حُصُولِ علمِ دِین کے ذَرائع اِنتہائی دُشوار ہونے کے باوُجود یہ مُبارَک ہستیاں تَن دَہی (محنت و لگن) سے علمِ دین حاصِل کرتے رہے اور لوگوں میں نیکی کی دَعوَت عام کرتے رہے، اس کے برعکس ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آج اِس تَرَقّی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصِل کرنا اِنتہائی آسان ہو چکا ہے، تمام تر سُہُولَتوں اور آسائشوں کے باوُجود بھی ہم علمِ دین سے دُور ہیں حتّٰی کہ فَرض عُلوم سیکھنے کی بھی فُرصَت نہیں۔ ہم خُود کو اور اپنی اَولاد کو دُنیوی فَوائِد دلوانے کے لیے عُلُوم و فُنُون تو سکھاتے ہیں تاکہ اَعلیٰ ڈِگری حاصِل کر کے ہمارا نام رَوشَن ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد کا عارضی مُستقبل بھی روشن ہو مگر اَفسوس! ہمیں اپنی آخِرت سَنوارنے کی بالکل فِکْر نہیں۔ یاد رکھئے! علمِ دین سیکھنا ہر مُسلمان مَرد و عَورت پر فَرض ہے۔

کتنا علم سیکھنا فَرض ہے؟

حَدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مُسلمان پر فَرض ہے۔ [1]

1... ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** **صفحہ 342** پر تحریر فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا اُس کا آسان لفظوں میں مختصر اُخلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلین واَہم ترِین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائِد کا عِلم حاصِل کرے، جس سے آدمی صَحیحُ العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مسائِلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض وشَرائِط ومُفسِدات (نَماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صَحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائِلِ حَج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُوری مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل وبالغ مرد وعورت پر اُس کی مَوجُودَہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کے لئے مَسائِلِ حَلال وحَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائِلِ قَلْب (باطنی مسائل) یعنی فرائِضِ قَلْبِیَّہ (باطنی فَرائِض) مَثَلاً عاجِزی واِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اوران کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہم فَرائِض سے ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ دِین کا بُنیادِی عِلْم نہ سیکھنا آخرت کی تَباہی

---

1 ...ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۶۲۳

وبَربادی کا سبَب بن سکتا ہے کیونکہ جب نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، تِجارت، مَزدوری اور دیگر مُعامَلات کے بارے میں دِینی مَعلُومات نہ ہوں گی تو یقیناً ان کاموں میں شَرْعی غَلَطیاں بھی سرزد ہو جائیں گی جن کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کی اِن اَنمول ساعَتوں کو غَنِیمت جانتے ہوئے حُصُولِ عِلمِ دین کے لئے کوشاں رہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے بچنے اور آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

گو ذلیل و خوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں
آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرکز الاولیاء میں تشریف آوری:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا یہ وہ عظیم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وقتاً فوقتاً انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اِس دُنیا میں مَبعُوث فَرمایا۔ حتّٰی کہ تاجدارِ ختمِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِسی مقصد کے لیے اِس دُنیا میں تَشرِیف لائے۔ آپ کے بعد اُمَّت کو نیکی کی دَعوَت دینے اور ان کی ترتِیت کا یہی کام بارگاہِ نُبُوَّت کے براہِ راست تَربِیَت یافتہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنبھال لیا۔ ان کے بعد بھی ہر دور میں بُزرگانِ دین نے اسلامی تعلیمات کے نُور سے لوگوں کے دِلوں کو مُنوَّر کیا۔ حضرت سیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اسی مَقْصد کو اپنا شِعار بنایا اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فَرِیضے کو نبھانے کے لیے مرکز الاولیاء (لاہور) پہنچے۔ آپ نے لاہور میں عِلم و حِکمت

[1] ...وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۴

کے ایسے دَریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کُفر اور شِرک کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا اب قَلعۂ اِسلام بن گیا، آپ کے حُسنِ اَخلاق، حُسنِ کِردار اور نَرم گُفتار سے کئی دلوں میں آپ کی مَحَبَّت راسِخ ہو گئی۔ مرکزُ الاولیاء (لاہور) میں آپ کے قیام کی مُدَّت تقریباً 30 سال ہے۔[1]

اس سارے عَرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شب و روز دِین کی تبلیغ میں مَشغُول رہے، آپ کی بے داغ سیرت، دِلکش گُفتگو، پُرنُور شَخصِیَّت اور دِلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالِیہ لوگوں کو کفر و ضَلالَت (گمراہی) کی دَلدَل سے نِکال کر ہِدایت کی راہ پر گامزَن کرتے رہے۔ لاہور میں آپ نے اپنی قِیام گاہ کے پاس ہی ایک جگہ مَسجِد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس مسجد کی تعمیر کے وَقت آپ نے خود مزدوروں کی طرح کام کیا اور بڑی مَحَبَّت اور جَذبے سے اس کی تعمیر میں پیش پیش رہے، شہرِ لاہور کی یہ پہلی مسجد تھی جو ایک وَلِیُّ اللہ کے ہاتھوں تعمیر ہوئی۔[2]

حضرت سیِّدُنا داتا گنج بَخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوری زندگی خُوب مَحَبَّت و لگن سے خِدمَتِ دین کا کام سرانجام دیا، دُکھی اِنسانِیَّت کو اَمن و سُکُون کا پیغام دیا اور اپنے مُرِیدین و مُحِبِّین کی دِینی و دُنیاوی حاجتوں کو پُورا فرمایا۔ آج بھی آپ اپنے مَزارِ فائضُ الاَنوار سے اپنے عقیدت مندوں کی حاجَت رَوائی فرماتے، ان کی پریشانیاں حل فرماتے اور اپنے رُوحانی فیضان سے جسے چاہتے ہیں مالامال کرتے ہیں۔

میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصِیاں
ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ماخوذ از اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۸

2 ... ماخوذ از اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۹

3 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۴

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیاءُ اللہ کے مَزارات پر حاضِری کی بَرکت سے دُعائیں قَبول ہوتی ہیں، مُشکِلات و مَصائِب سے نَجات ملتی ہے، خاص اِس نَظریے سے اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مَزارات پر جانا بھی ہمارے اَسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا داتا گَنج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی یہ مَعمُول تھا کہ آپ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے مَزارات پر حاضِری دیتے تھے اور مَزارات پر حاضِری کے سلسلے میں آپ نے اپنے کئی واقعات اپنی مَشہور و مَعرُوف کِتاب "کَشْفُ الْمَحْجُوب" میں دَرْج کیے ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند واقعات سنتے ہیں:

داتا صاحب اور حاضریِ مزارات:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا داتا گَنج بَخْش علی ہَجْوِیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملکِ شام میں مُؤذِنِ رسول حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خود کو مَکَّۂ مُعظّمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحبَّت سے بے قرار ہو کر آپ کی طرف دوڑا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قوتِ باطنی اور عِلمِ غیب کے ذریعے میری حیرت و اِستِعْجاب (تعجب) کی کیفیت جان گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔[1]

1... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتھم من... الخ، ص ۱۰۱

﴿2﴾... آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک مُشکل در پیش ہوئی، میں نے اُس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اِس سے قَبْل بھی مجھ پر ایسی ہی مُشکِل آئی تھی تو میں نے حضرت شیخ ابو یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار شَریف پر حاضِری دی تھی اور میری وہ مُشکِل آسان ہو گئی تھی۔ اس مرتبہ بھی میں نے اِرادہ کیا کہ وہاں حاضِری دُوں۔ چنانچہ اپنی مشکل کے حل کے لیے تین ماہ تک اُن کے مَزارِ مُبارَک پر چِلّہ کَشی کی۔(1)

﴿3﴾... حُضُور داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا اَبُو العباس قاسم بن مَہْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آج تک ان کا مَزار "مَرْو" (تُرکمانستان) میں مَوْجُود ہے اور بہت مَشْہور و مَعْروف ہے، لوگ وہاں مُرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مُشکِلات حَل کرنے کے لیے ان سے طالِبِ اِمداد ہوتے ہیں تو اُن کی اِمداد کی جاتی ہے، یہ بات بہت مُجرَّب (یعنی کئی بار کی آزمائی ہوئی) ہے۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَوْلیائے کِرام حَیات ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ صرف مَزارات پر جانا باعِثِ بَرَکت ہے بلکہ وہاں مُشکِلات بھی حَل ہوتی ہیں اور یہ سب صاحِبِ مَزار ہی کا فَیضان ہوتا ہے۔ مُمکِن ہے کسی کو یہ وَسْوَسہ آئے کہ اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا فَیض کیسے مِل سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو وَفات پا چکے ہوتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عِنایات سے مَزارات میں نہ صرف حَیات

---

(1)... کشف المحجوب، باب الملامۃ، ص ۶۵

(2)... کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتھم من... الخ، ص ۱۶۵

ہوتے ہیں بلکہ زائِرین (اپنے مزارات کی زِیارت کرنے والوں) کی ہِدایت و مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیا، اَولیا اور شُہَدا کے اَجسام قَبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے جِسموں کو اِس خَرابی سے جو گوشت کے گَلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، مَحْفُوظ رکھا ہے۔[1]

شَیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا اِس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَرْوَرْدگار کے پاس زِندہ ہیں اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اس کا شُعُور نہیں۔[2]

حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (زِندگی و مَوت) میں اَصلاً (کوئی) فَرق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔[3]

کون کہتا ہے ولی سَب مَر گئے؟ قَید سے چُھوٹے وہ اپنے گھر گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان جَلِیْلُ الْقَدْر ائمۂ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی تَصْرِیحات سے یہ مَعلُوم ہوا کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، شُہَدائے عُظام اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سب اپنے اپنے مَزارات میں زِندہ ہوتے ہیں اور تَصرُّف بھی فرماتے ہیں۔ اسی لیے صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عُلَما و اکابرین کا یہ مَعمُول رہا ہے کہ وہ اپنی مُشکِلات کے حَل کے لیے مَزاراتِ مُقدَّسہ پر حاضِری دِیا کرتے تھے۔ آیئے اِس بارے میں تین

---

1 ... روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/ ۴۳۹

2 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، ۳/ ۴۲۳

3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۴۵۹، تحت الحدیث: ۱۳۶۶

اقوالِ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سنتے ہیں۔ چنانچہ

حاضریِ مزارات، برکت کا سبب:

﴿1﴾... مشہور حَنْبَلی مُحدِّث حضرت سیِّدُنا امام خَلَّال ابو بکر احمد بن محمد بَغْدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی مُعاملہ دَرپیش ہوتا ہے میں اِمام مُوسیٰ کاظِم بن جَعْفَر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مَزار پر حاضِر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری مُشْکِل آسان کر کے مجھے میری مُراد عَطا فرما دیتا ہے۔(1)

﴿2﴾... کروڑوں شافعیّوں کے پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجَت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نَماز ادا کر کے امامِ اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُراَنْوار پر جا کر دُعا مانگتا ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری حاجت پوری فرما دیتا ہے۔(2)

﴿3﴾... حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجَت تھی اور میں کافی تَنگدَست بھی تھا۔ میں نے سیِّدُنا مَعروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضِری دی، تین بار سورۂ اِخلاص پڑھی اور اس کا ثَواب آپ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بَیان کی۔ جُوں ہی میں وہاں سے واپس آیا تو میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... تاریخ بغداد، مقدمۃ المصنف، باب ما ذکر فی مقابر بغداد... الخ، ۱/۱۳۳

2... الخیرات الحسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴

3... الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون فی مناقب معروف الکرخی، ص ۱۸۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے مَعلُوم ہوا کہ اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مَزارات پر دُعائیں قبُول ہوتی ہیں، نیز بُزرگانِ دین اور اَوْلیائے کرام کو ایصالِ ثَواب کرنے کی اَہَمِیَّت بھی پتا چلی، لہٰذا ہمارا بھی یہ معمول ہونا چاہئے کہ جب بھی کسی بُزرگ کے مَزار شریف پر حاضِری کا شَرَف حاصِل ہو تو صاحِبِ مَزار کو ایصالِ ثواب بھی ضرور کیا کریں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بڑی بَرَکتیں ملیں گی۔

ایصالِ ثواب کی اہمیت:

حضرت سَیِّدُنا ابو القاسم قُشَیرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ایک بُزرگ کا بَیان ہے کہ میں حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصَریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے حَق میں دُعا کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: ''تمہارے تحائِف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثَواب) نُور کے تھالوں میں نورانی رومالوں سے ڈھانپے ہوئے ہمارے پاس آتے ہیں۔''(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے برکتیں حاصِل کرنے کے لیے ان کے مَزارات پر حاضِری کے بھی کچھ آداب ہیں۔ حاضِری سے پہلے کیا کیا اچھی نیتیں ہونی چاہییں؟ مَزارات پر جا کر کیا دُعائیں مانگنی چاہئیں؟ مَزارات پر حاضِری کے کیا کیا فَوائد ہیں؟ وغیرہ وغیرہ یہ سب جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا مطبوعہ 48 صَفْحات پر مُشْتَمِل رسالہ **''مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات''** ھَدِیَّۃً حاصِل کر کے مُطالَعہ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں کافی اضافہ ہوگا۔ آیئے اِسی رسالے کے صفحہ 6 اور 16 سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سنتے ہیں:

1... رسالہ قشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۴

مزارات پر حاضری کے آداب:

(اگر کوئی شَخْص ولیُّ اللہ کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قبْر کی زِیارت کو جانا چاہے تو مُستحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غیر مکروہ وَقْت میں) دو رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحِبِ قبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فوت شُدہ بندے کی قبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔[1] پھر اچھی اچھی نیّتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے) مَزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ءِن۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرْض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، پھر "دُرُودِ غَوْثِیہ" تین بار، اَلْحَمْد شریف ایک بار، اٰیَۃُ الْکُرْسِی ایک بار، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص سات بار، پھر "دُرُودِ غَوْثِیہ" سات بار اور وَقْت فُرصت دے تو سُوْرَۃُ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز (اور) شرعی ہو اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحِبِ مَزار کی رُوح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کرکے واپَس آئے۔[2]

1... فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور... الخ، ۵/ ۳۵۰

2... ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۹/ ۵۲۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ مَزاراتِ اَوْلیا پر نیاز بھی تقسیم کی جاتی ہے، یہ بھی صاحِبِ مَزار کو ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے نیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فَضیلت ہے۔ چنانچہ

لنگر وغیرہ بانٹنا باعث اجر ہے:

اَعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا، لنگر بانٹنا بھی مَنْدُوب (یعنی اچھا عمل) و باعِثِ اَجْر ہے، حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللہَ یُبَاھِیْ مَلٰٓئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، فِرِشتوں پر مُباہات (یعنی فَخْر) فرماتا ہے۔[1]

نیاز تقسیم کرنے کی اِحتیاطیں:

لیکن لنگر تقسیم کرتے ہوئے اِس بات کا خَیال ضَرور رکھئے کہ کسی بھی طرح لنگر کی بے حُرمَتی و بے ادبی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مَزار شریف کا فَرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قطار بنا کر لنگر تقسیم کِیا جائے، آنے والے زائرین کے حُقُوق کا خَیال رکھا جائے کہ لنگر تقسیم کرنے کی وجہ سے انہیں حاضری دینے میں کسی قِسْم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مَزار شریف کی تعظیم کا مکمل اِہتمام کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک طرف تو لنگر تقسیم کر کے اَجْر و ثَواب کے مُستَحِق بنیں اور دوسری طرف مَزار شریف کی بے اَدَبی کے مُرتَکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نِیاز کے ساتھ ساتھ مَکْتَبَۃُ

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، الترغیب فی اطعام الطعام ... الخ، ۱/۴۴۷، حدیث: ۱۴۱۶

اَلْمَدِیْنَہ کی مَطْبُوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرکے بھی بے شُمار ثواب جارِیہ صاحِبِ مَزار کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔[1]

کھانا گِر جائے تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نہ صرف مَزار شریف میں لنگر تقسیم کرتے ہوئے بلکہ ہر جگہ کھانا کھاتے اور کھلاتے ہوئے اِحتیاط کرنی چاہیے کہ کہیں کھانے کے دانے وغیرہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اگر کہیں کوئی لُقمہ گِر جائے اور تنفیرِ عوام (لوگوں کی نفرت) کا اندیشہ بھی نہ ہو اور لقمہ ایسا ہو جس کا صاف کرنا ممکن ہو تو لوگوں کی پرواکئے بِغیر بلا جھجک اُٹھا کر (صاف کرکے) کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بر کتیں نصیب ہوں گی۔

روٹی وغیرہ کا احترام کرو:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کَون ومَکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھالیا اور ارشاد فرمایا: عائِشہ! اچھّی چیز کا اِحتِرام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[2]

کھانا ضائع مت کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحتِرام نہ کرنے کی یہ سَزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مُسلمان ایسا ہو جو روٹی

1... مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۱۷

2... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن القاء الطعام، ۴/ ۴۹، حدیث: ۳۳۵۳

ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِل سوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی نیاز کے تبرُّکات۔ افسوس صد کروڑ افسوس! دَسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مسالا برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرم مَسالے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بہُت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، برائے مہربانی! اُس سے تَوبہ کر لیجئے، آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قَطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْم! قِیامت میں ذرّے ذرّے کا حِساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حِساب کی تاب نہیں رکھتا لہٰذا سچّی توبہ کر لیجئے۔ دُرُودِ پاک پڑھ کر عَرض کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا، اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عَطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِّ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری توبہ قَبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔[1] اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضور داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کے مُتَعَلِّق بیان سنا۔ آپ پانچویں صدی ہجری کے وہ عظیمُ الشان بُزرگ

[1] ... فیضانِ سنت، ص ۲۵۴

ہیں جن کو اِس دُنیا سے پَردہ کیے کم وبیش 973 سال کا عَرصہ بیت چُکا ہے مگر آپ کی علمی و رُوحانی چمک دَمک میں آج بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ لاکھوں مُسلمانوں میں آپ کا فیضان جاری وساری ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اَصل وطن اَفغانِستان کا شہر غزنی ہے، لیکن لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کے لیے آپ نے اپنا وطن چھوڑ کر ایک اَنجان شہر میں اِقامت اِختیار فرمائی۔ اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ہر ماہ کم اَزْ کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے اوراس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خَنْدہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے خوب خوب سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ ہر شُعْبے سے مُنْسلک اَفراد پر اَحسن اَنداز میں اِنْفرادی کوشش کرنی چاہیے۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں مُختلف شعبہ جات میں خِدمتِ دین کا کام سر اَنجام دے رہی ہے وہیں کھلاڑیوں کی اِصلاح وتَربِیَت کے لیے بھی ایک شعبہ بنام **"مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان"** قائم کیا ہے، جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں سے مُنْسلک افراد میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی کھلاڑیوں اوران کے گھر والوں کو اِس مدنی مقصد کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ‏ ‏ ‏ اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

1...وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنتوں کی خدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنَّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں قرآن و سُنّت کا پیغام پہنچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شِرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع کا آغاز بعد نمازِ مَغرِب سورۂ مُلک کی تِلاوت سے ہوتا ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! قرآن کریم کی ایک آیت سننے کا اجر ثَبِیر پہاڑ کے برابر صدقہ کرنے سے زیادہ ہے۔ (1)

غور کیجئے! جب ایک آیت سننے کا اتنا فائدہ ہے تو مکمل سُورت کا سننا کس قَدَر اَجر و ثواب کا باعث ہو گا۔ اجتماع میں تلِاوت کے بعد نعت شریف پڑھی جاتی ہے۔ نَعت پڑھنے اور سننے کے بھی کیا کہنے؟ سرکارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعت پڑھنا حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخصوص حضرت سیِّدُنا حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سنّت اور نَعت سُننا خود پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ کریمہ ہے۔ اس کے بعد سُنَّتوں بھرے بَیان کی ترکیب ہوتی ہے جس میں عِلمِ دین کے بیش قیمت موتی چننے کو ملتے ہیں۔ عِلمِ دین حاصِل کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: سب سے

---

1 ... مسند فردوس، ۴ / ۳۶۷، حدیث: ۷۰۶۱

افضل صَدَقہ یہ ہے کہ مُسلمان علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔[1]

پھر ذِکرودُعا اور صَلوٰۃ وسَلام ہوتا ہے۔ اس کے بعد نمازِ عشاء اور نماز کے بعد حلقے لگتے ہیں، جس میں مختلف موضوعات پر سُنّتیں اور آداب بتائے جاتے ہیں، کوئی ایک دُعا یاد کروائی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کا مدنی حلقہ ہوتا ہے۔ پھر وقفۂ آرام، خوش نصیب عاشقانِ رسول رات اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد نمازِ تہجد کی برکات لُوٹتے ہیں، اذانِ فجر کے بعد صدائے مدینہ، نمازِ فجر باجماعت، نماز کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور پھر مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے اِشراق وچاشت کی سعادت پانے کے بعد صلوٰۃ وسلام پر اجتماع کا اِختِتام ہوجاتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر کثیر عاشقانِ رسول سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شِرکت ہمارے لئے کس قَدَر باعِثِ اَجر وثَواب ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی التجا ہے کہ سُستی اُڑائیے اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اَوّل تا آخِر شِرکت کو اپنا معمول بنائیے اور ڈھیروں ثَواب کے حَق دار بن جائیے۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی برکت کا اندازہ اِس مَدَنی بہار سے لگائیے۔

سنتوں بھرے اجتماع کی مَدَنی بہار:

مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاقے ملتان روڈ کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کی تحریر بھیجی کہ میں لااُبالی (بے فکر) اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور قوّالوں کی نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بھر میں مشہور تھا۔ شادی و دیگر تقریبات

[1] ...ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، ۱ / ۱۵۸، حدیث: ۲۴۳

میں مزاحیہ چُٹکلے اور فِلمی غَزلیں سُنانا، گانے گانا، بے ڈھنگے انداز میں ناچ دکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا میرا مَحبُوب مَشغلہ تھا۔ اسکول کا زمانہ تھا، ایک باعمامہ اسلامی بھائی اکثر بڑے بھائی جان سے ملنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بھائی جان نے میرا تعارُف کروایا تو اُنہوں نے مجھے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اُن کی دعوت پر جُمعرات کو سنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچا، مجھے بہُت اچّھا لگا۔ یوں میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا اور دیگر کلاس فیلوز کو بھی دعوت پیش کی جس پر وہ بھی آنے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ آہِستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض افراد نے سختی کے ساتھ مخالَفت کی حتّٰی کہ بَسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دیا جاتا۔ درس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوا دیں، داڑھی ابھی نکلی نہیں تھی، مگر سجانے کی نیّت کر لی تھی۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارس بندھی اور حوصلہ ملتا چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آہِستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا، وہ گھر والے جو سنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی قافِلے میں سَفَر کی اِجازَت نہیں دیتے تھے، انہوں نے مجھے یکمشت 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی اِجازَت دے دی۔ گھر میں اسلامی بہنوں کا اِجتماع شُروع ہو گیا اور والِد صاحب نے بھی داڑھی سجالی۔[1]

گرچہ فنکار ہو، قافِلے میں چلو گو گلوکار ہو، قافِلے میں چلو
خُلد درکار ہو، قافِلے میں چلو فضلِ غفّار ہو، قافِلے میں چلو

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۰۷، ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"[1]

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب:

...سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنّت ہے[2] (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے)۔ ...چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔[3] ...جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[4] ...قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[5] ...سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واُستاذ کی نشست پر ان کی غَیبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[6] ...جب

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۸

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس متربعا، ۴/ ۳۴۵، حدیث: ۴۸۵۰

4 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/ ۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

5 ...ابو داود، کتاب الجنائز، باب الجلوس عند القبر، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۲۱۲

6 ...فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۴۲۴

کبھی اِجتماع یا مَجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔[1] ...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتارلیں آپ کے قَدَم آرام پائیں گے۔[2] ...مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ مُعاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بھائی مَجلِسِ خَیر و مَجلِسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کے لئے اُس خَیر پر مہر لگادی جائے گی۔ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآاِلٰهَ اِلَّآاَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خُوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تَوبہ کرتا ہوں۔[3] ...جب کوئی عالمِ باعَمَل یا مُتَّقی شَخْص یا سیِّد صاحِب یا والِدَین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثَواب (کا کام) ہے۔ منقول ہے کہ "بُزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قِیام اور اِستِقبال جائز بلکہ سنّتِ صحابہ ہے۔"[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَةُ الْمَدِيْنَه** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 **صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصہ 16 اور (۲)...120 **صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول　　　　دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[5]

...

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، ۴/ ۳۳۹، حدیث: ۴۸۲۵، بتغیر قلیل

2... مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۴/ ۹۰، حدیث: ۷۵۶۸

3... ابو داود، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، ۴/ ۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

4... مراٰة المناجیح، ۶/ ۳۷۰

5... وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

شہد کی مکھی کے کاٹے کا علاج

شہد کی مکھی اور دیگر کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کے پانچ(5) علاج:

(1)... شہد کی مکھی جب کاٹ لے تو فوراً اپنا یا کسی مسلمان کا تھوک لگالیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ درد میں کمی آجائے گی بلکہ ہر قسم کے کیڑے مکوڑے حتّٰی کہ سانپ اور بچھو کے کاٹے پر بھی انسانی تُھوک لگانا مفید ہے۔

(2)... سانپ، بچھو، شہد کی مکھی یا کوئی سا بھی زَہریلا جانور کاٹ لے، تو پانی میں نمک ملا کر ڈنک کی جگہ پر لگایئے بلکہ ممکن ہو تو وہ جگہ اُس نمک والے پانی میں ڈبو دیجیے اور مُعَوِّذَتَین یعنی سورۃُ الفلق اور سورۃُ النّاس پڑھ کر دَم کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زَہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔

(3)... اگر آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں شہد کی مکھیاں یا بچھو ہوتے ہیں تو پیاز کا رس 3 تولہ (تقریباً 35 گرام)، اَن بجھا چونا 4 گرام، نوشادر ایک تولہ (تقریباً 12 گرام) باہم ملا کر نتھار (چھان) کر اپنے پاس محفوظ کر لیجیے اور بوقتِ ضَرورت بچھو اور شہد کی مکھی کے کاٹنے کے مقام پر لگایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

(4)... اگر شہد کی مکھی کاٹ لے تو اس پر پیاز کا ٹکڑا باندھ لیجیے۔ گرم پانی یا آگ سے جل جانے کی صورت میں بھی یہی طریقہ اختیار کیجیے۔

(5)... اگر بچھو یا شہد کی مکھی وغیرہ کاٹ لے تو اس پر پیاز کاٹ کر یا مسل کر لگایئے اور نمک لگا کر پیاز کھلایئے۔

یاد رہے! پیاز یا لہسن کھانے یا لگانے کی صورت میں جب تک بدبو ختم نہ ہو مسجد میں جانا منع ہے لہٰذا ایسے علاج بغیر شدید حاجت کے جماعت قائم ہونے کا وقت قریب ہو تو نہ کیے جائیں اور جب ایسا علاج کریں تو بدبو ختم ہونے تک مسجد نہ جائیں۔ مزید تفصیلات جاننے کے لئے شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**مسجدیں خوشبودار رکھیے**" کا مطالعہ کیجیے۔

(تجدید ایمان و تجدید نکاح کا آسان طریقہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ: قسط 18"، ص ۱۵ تا ۱۶)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شَبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود بار بار اور بے شُمار دُرود

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جب دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینہ منورہ میں حضور نبیِّ رحمت، شَفِیۡعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامَنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

---

1 ...مسند فردوس، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۱۸۵

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں[1]

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گلزار تشریف لا رہے ہیں۔

مَقطع یعنی آخری شعر میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مایگی (بے۔ما۔یہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں[2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقطع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمالِ انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرض کر کے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی بااَدَب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرَّف ہوئے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... حدائق بخشش، ص۹۹

2 ... حدائق بخشش، ص۱۰۰

3 ... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۹۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِشْقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذِکرِ رسول کو گویا اپنا مقصد بنا رکھا تھا، ساری عُمر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عِشْقِ رسول میں گرماتے رہے اوراُن کے دِل میں عِشْقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے۔ نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت وناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاشِقِ صادِق تھے لٰہذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عِشْقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے اَشعار اُس پاک بارگاہ میں پیش کردیئے۔ رِقّت وسوز سے بھرپور اَشعار کو دَرَجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کو جوش آیا اور آپ نے اپنے دِیدار کا شربت پِلا کر گویا اعلیٰ حضرت کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگادی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک　　　عاشِقِ صادِقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور محبّت کسے کہتے ہیں؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "محبّت" کہلاتا ہے اور

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶

جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت شدید) ہو جائے تو اُسے "عشق" کہتے ہیں۔[1]

یعنی کسی پسندیدہ چیز سے تعلُّق قائم ہو جانا مَحبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔

اللہ و رسول سے عشق و محبت کا مطلب:

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت و عشق کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔

محبت کی علامت:

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبَّت کی علامت قرآن سے مَحبَّت کرنا ہے اور مَحبَّتِ قرآن کی علامت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرنا ہے اور مَحبَّتِ رسول کی علامت ان کی سُنّت سے مَحبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحبَّت کی علامت آخرت سے مَحبَّت کرنا ہے اور آخرت سے مَحبَّت کی علامت اپنے آپ سے مَحبَّت کرنا ہے اور خود سے مَحبَّت کی علامت دنیا سے بغض رکھنا ہے اور دنیا سے بغض کی علامت اس سے بقدرِ ضرورت کے علاوہ کچھ نہ لینا ہے۔[2]

عشقِ رسول کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سچا عاشقِ رسول وہی ہے جو دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں زندگی

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان حقیقۃ المحبۃ...الخ، ۵/ ۶

2 ... تفسیر قرطبی، پ۳، ال عمران، تحت الآیۃ: ۳۱، ۴/ ۴۷

گزارتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دنیا کے پیچھے نہیں جاتا۔ جو لوگ عشقِ مُصْطَفٰے کو دُنیا کی مرغوب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں انہیں یہ عظیمُ الشان اِنعامات حاصل ہوتے ہیں:

...اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کے دِلوں میں ایمان راسخ فرمادیتا ہے۔ ...ان کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے۔ ...اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔ ...اِنہیں ہمیشہ رہنے والی جنّتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ...ایسے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔ ...منہ مانگی مرادیں پاتے ہیں بلکہ امید وخیال سے بھی بڑھ کر نعمتیں پاتے ہیں۔ ...سب سے بڑی خوشخبری یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہوجاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا تعارُف:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت، بریلی شریف کے محلے جسولی میں ۱۰ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ ہجری بمطابق 14 جون 1856 عیسوی ہفتہ کے دن ظہر کے وقت ہوئی۔[2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیۂ کریمہ سے اپنا سنِ ولادت نکالا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُؕ

(پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی۔

---

1 ...پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲

2 ...حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۵۸

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے اعتبار سے حَنَفِی اور طریقت میں قادِری تھے۔ آپ کے والدِ ماجِد، استاذُ العُلَماء مولانا نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور داداجان مولانا رضا علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے، والِدہ ماجِدہ محبّت میں "اَمَّن میاں" فرمایا کرتی تھیں، والدِ ماجد اور دوسرے رشتے دار "احمد میاں" کے نام سے پُکارا کرتے تھے، داداجان نے آپ کا نام "احمد رضا" رکھا، آپ کا تاریخی نام "اَلْمُخْتَار" ہے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود اپنے نام سے پہلے "عبدُ المصطفٰی" لکھا کرتے تھے۔[2] جس سے آپ کے عِشْقِ رسول کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چُنانچہ اپنے نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

خَوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تُو تو ہے "عبدِ مُصْطَفٰے"

تیرے لئے اَمان ہے، تیرے لئے اَمان ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے القابات:

امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلْقابات میں سے مشہور ترین لَقَب "اعلیٰ حضرت" ہے۔ یہ لَقَب آپ کی ذات کے ساتھ اِس طرح خاص ہے کہ جب بھی اعلیٰ حضرت کہا، سُنا جاتا ہے ذِہن فوراً آپ کی طرف ہی جاتا ہے۔ عُلمائے اَہلِ سُنَّت آپ کو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے القابات سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ

1... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ ملخصاً

2... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۷ ملخصاً

3... حدائقِ بخشش، ص۱۷۹

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے "**تذکرۂ امام احمد رضا**" میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر اِن القابات واَلفاظ کے ساتھ فرمایا ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین و ملّت، حامیِ سُنَّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت۔

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنَّتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالمِ دِین صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت، آپ کے فتاویٰ، ملفوظات اور نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر ہر ذی شُعُور یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عِشقِ رسول آپ کی نَس نَس میں سمایا ہوا تھا۔ آپ نے عُمر بھر محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف وتَوصِیف بیان کی، آپ کی ذاتِ سَتُودہ صفات (یعنی قابلِ تعریف خوبیوں کی مالک ہستی) پر اِعتِراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشقِ مُصطفےٰ کی شمع لوگوں کے دلوں میں روشن کرنا آپ کا بُنیادی مقصد تھا۔ آپ کے نَعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش شریف**" کا ہر شعر آپ کے عِشقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔ آپ کے عِشقِ رسول کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ آپ نے نہ صرف اپنے دونوں بیٹوں کے نام بلکہ اپنے بھتیجوں تک کے نام، نامِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رکھے۔[2]

1 ...وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۶

2 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص۳۷ ملخصًا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارکہ سُنَّتِ مُصْطَفٰے کی حقیقی معنٰی میں آئینہ دار تھی، آپ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا اور بات چیت کرنا سب سنّت کے مُطابق ہوتا تھا۔ سنّتوں سے مَحَبَّت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ کہیں مَدْعُو (دعوت پر بلائے گئے) تھے، کھانا لگا دِیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کھانا شُروع فرمانے کا اِنتِظار تھا، آپ نے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تَناوُل فرمائی، پھر دوسری، پھر تیسری، اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے، مگر آپ نے سب کو روک دِیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو بہت کم غِذا اِستِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفْسار پر فرمایا: میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی، لِہٰذا میں نے دوسروں کو روک دِیا کہ ہو سکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں، چُونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے، اِس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔ (1)

مجھ کو میٹھے مُصْطَفٰے کی سُنَّتوں سے پیار ہے　　　اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عشق نے کڑوی ککڑی کھانا گوارا کر لیا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی شخص مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ چیز ککڑی کھا کر مُنہ بگاڑے یا کسی طرح کی ناپسندیدگی کا اِظْہار کرے، یقیناً یہ آپ

(1)... فیضان سنت، ص ۴۵۷

کی حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی سُنّت سے سچی مَحَبَّت کا مُنہ بولتا ثُبُوت تھا کیونکہ جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت سے مَحَبَّت کرتا ہے در حقیقت وہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے مَحَبَّت کرتا ہے جیسا کہ

سنَّت سے محبت کی فضیلت:

مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتباعِ سُنّت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قُرب نصیب ہوتا، دونوں جہاں میں سرفرازی و سُرخروئی ملتی، عِشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

حدیث شریف کا ادب واحترام:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی مَحَبَّت کی وجہ سے حدیثِ پاک کا بے اِنتہا اَدَب فرماتے تھے۔ ہمیشہ دَرسِ حدیث اَدَب کے ساتھ دو زانوں بیٹھ کر دِیا کرتے۔ احادیثِ کریمہ بغیر وُضو نہ چُھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ کُتُبِ احادیث پر کوئی دوسری کتاب نہ رکھتے۔ حدیث کی شَرح و وضاحت کے دوران اگر کوئی شَخص بات کاٹنے کی کوشش کرتا تو سخت ناراض ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ مُبارک غُصّے کی وجہ سے سُرخ ہو جاتا۔ حدیثِ پاک پڑھاتے وقت پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھنے کو ناپسند فرماتے۔(2)

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۶ ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے اَدَب و اِحترام کا خاص خیال رکھا کریں نیز قرآن و حدیث اور سُنّتوں بھرے بیانات سُنتے ہوئے بھرپُور توجّہ اور تمام تر آداب کا خیال رکھیں اور بے اَدَبی اور غفلت و لاپروائی سے بچا کریں۔ یاد رکھئے کہ اَدَب انسان کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور بے اَدَبی ناکامیوں اور مَحرومیوں کی دَلدَل میں دھنسا دیتی ہے۔ افسوس! آج کل تو ہر طرف بے اَدَبی کا دَور دَورہ ہے بالخُصُوص مُبارک اَسماء اور مُقدّس اَوراق کا اَدَب و اِحترام تو اب تقریباً ختم ہوتا جا رہا ہے۔ بسا اوقات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَسمائے مبارَکہ اور آیاتِ قرآنیہ والے اَوراق سرِ راہ بلکہ مَعَاذَ اللہ گندی نالیوں تک میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، یونہی بعض لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت نشان میں جان بُوجھ کر یا بے توجُّہی کے سبب ایسے ایسے الفاظ بول جاتے یا لکھ ڈالتے ہیں جو آپ کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں با اَدَب بنائے اور بے اَدَبوں کی صحبت اور اُن کی تحریریں پڑھنے سے محفوظ رکھے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے ... اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[1]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص کرم تھا کہ آپ کی تحریر کا انداز اس قدر دلکش ہے کہ خُود اَدَب کو بھی اس پر ناز رہے گا، یوں تو آپ تمام مُبارک ہستیوں کا دل و جان سے اَدَب بجالاتے مگر پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعاملے میں تو بہت زیادہ اَدَب کا لحاظ رکھا

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

کرتے تھے، اگر کسی کی تحریر یا گفتگو سے مَعَاذَ اللّٰہ شانِ رسالت میں بے اَدَبی کا پہلو نکلتا یا کسی لفظ سے شانِ اَقْدس میں کمی کی بُو بھی محسوس ہوتی تو فوراً تنبیہ فرماتے نیز اپنی تحریروں اور نعتیہ شاعری میں بھی اس قِسم کے الفاظ استعمال کرنے سے بچتے۔ آیئے! اِس ضمن میں دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

اَسمائے مقدَّسہ کا اَدَب:

ایک روز سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے مولانا حَسَنَیْن رضا خان صاحب، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتویٰ طلب کرنے والوں کی طرف سے پُوچھے گئے کچھ سوالات سُنا رہے تھے اور جوابات لکھ رہے تھے۔ ایک کارڈ پر لفظ ''**اللّٰہ**'' لکھا گیا۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا: (۱)...اِسْمِ جلالت یعنی **اللّٰہ** (۲)... **محمد** اور **احمد** اور (۳)...نہ کوئی آیتِ کریمہ، مثلاً اگر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنا ہے تو یوں لکھتا ہوں: حُضورِ اَقْدس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام یا اِسْمِ جلالت یعنی **اللّٰہ** لکھنا ہو تو اس کی جگہ مولیٰ تعالیٰ لکھتا ہوں۔[1]

خلافِ اَدَب الفاظ نہ لکھے:

ایک بار حضرت مولانا سیّد شاہ اِسماعیل حَسَن میاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے ایک دُرودِ پاک لکھوایا، جس میں حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صِفَت کے طور پر لفظ **حُسَیْن** اور **زاہد** بھی تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُرودِ پاک تو لکھ دِیا مگر یہ دو لفظ تحریر نہ فرمائے اور فرمایا کہ لفظ **حُسَیْن** میں چھوٹا ہونے کے معنیٰ پائے جاتے ہیں اور **زاہد**

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۷۳، ملخصاً

اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔(حالانکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام توبِاِذْنِ الله ہر چیز کے مالک و مُختار ہیں لہٰذا) حضورِ اَقْدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اِن اَلفاظ کا لکھنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات میں اَدَب و تعظیم کا کیسا جذبہ تھا، آپ فَنافِی الله اور فنافِی الرَّسول کے اعلیٰ مَنْصَب پر فائز تھے، الله عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت آپ کے دل پر نَقْش ہوچکی تھی، جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر خُود فرمایا: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا الله اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله لکھا ہوا پائے گا۔(2)

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں(3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناموسِ رسالت پر اپنی ناموس قربان:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کرسکتے تھے، لیکن بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ کونین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اَقْدس میں ادنٰی سی بے اَدَبی و گُستاخی بھی برداشت نہیں کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ پیشہ وَر گُستاخوں کی گُستاخانہ عبارتوں کو دیکھتے ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دُشمنانِ

❶... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفٰے، ص۲۹۳ ملخصاً

❷... سوانح امام احمد رضا، ص۹۶

❸... سامانِ بخشش، ص۱۰۳

مُصْطَفٰے کی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں کسی کی ملامت کو خاطر میں نہ لاتے، اپنے محبوبِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرنے میں مشغول رہتے۔ نیز ساری زندگی گُستاخوں کی طرف سے پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و عظمت پر کئے جانے والے حملوں کا سختی سے دِفاع کرتے رہے تاکہ وہ غُصّے میں جَل بُھن کر آپ کو بُرا بھلا کہنا اور لکھنا شُروع کر دیں۔ جیسا کہ آپ کی تحریر کا خُلاصہ ہے:

اِنْ شَآءَ اللہُ الْعَزِیْز اپنی ذات پر کئے جانے والے حملوں اور تنقید بھرے جملوں کی طرف کوئی توجّہ نہ دوں گا، سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے مجھے یہ خدمت سپُرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حِمایت (یعنی دِفاع) کروں نہ کہ اپنی، میں توخُوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، بُرا کہتے اور مجھ پر بُہتان لگاتے ہیں، اِتنی دیر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (شان میں) بدگوئی اور عیب جُوئی سے غافل رہتے ہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اِس میں ہے کہ میری اور میرے باپ دادا کی عزّت وآبرُو عزّتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ڈھال بنی رہے۔[1]

ایک اور مقام پر فرمایا: جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں اَدنیٰ سی بھی توہین کرتا پاؤ اگرچہ وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گُستاخی کرتا دیکھو اگرچہ وہ کیسا ہی عظیم بُزرگ کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔[2]

وُہی دُھوم اُن کی ہے ما شَآءَ اللہ ۔۔۔ مِٹ گئے آپ مٹانے والے

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/۸۸، ملخصًا

2... وصایا شریف، ص ۱۰

خلق تو کیا کہ ہیں خالق کو عزیز　　　کچھ عجب بھاتے ہیں بھانے والے

کیوں رضاؔ آج گلی سُونی ہے　　　اُٹھ مِرے دُھوم مچانے والے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سِیرت و کردار کا باریک بِینی کے ساتھ مُطالَعہ کرنے والے اِس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ ایک زبردست عاشِقِ رسول تھے، آپ کی شَخْصِیّت بے شُمار خُوبیوں کی جامع تھی اور ایک ولِیِ کامل ہونے کے لحاظ سے آپ اِنتہائی نَرْم طبیعت اور منکسر المزاج تھے، البتہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شان میں گُستاخی یا شَرعی اَحکام کی ہَٹ دھرمی سے خلاف وَرْزِی کرنے والوں کے حق میں بہت سَخْت تھے، مگر اس کے باوُجود آپ کی سختی کبھی بھی بے محل اور نامُناسب نہ ہوتی بلکہ بڑی محتاط اور اِنتہائی سنجیدگی کے دائرے میں رہتی۔ آپ نے قابلِ اعتراض تحریروں پر سختی کے ساتھ گرِفت فرمائی اور ایسی باتیں لکھنے والوں کے ساتھ ذرّہ برابر بھی نرمی نہ برتی، لیکن کسی بھی مقام پر تہذِیب و شائستگی کا دامن نہ چھوڑا۔

یہی وجہ ہے کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے بُغْض و عداوت رکھنے کے سبب کُفْر و گمراہی کی تنگ و تاریک وادِیوں میں بھٹکنے والے بہت سے اَفراد آپ کی تحریروں کی برکت سے اپنے بُرے عقائد سے تائب ہو کر سچے پکے عاشِقِ رسول بن گئے۔ آپ نے ساری عُمْر وہی راستہ اپنائے رکھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اِختیار فرمایا تھا کہ یہ حضراتِ قُدسِیّہ بھی مؤمنوں کے

---

[1] ... حدائقِ بخشش، ص۱۶۱، ۱۶۲

مُعاملے میں اِنتہائی شفیق ومہربان جبکہ دشمنانِ دین کے حق میں سخت تھے۔

محمد کی محبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریروں کا بغور مطالعہ کرنے پر یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ بُرے عقیدے رکھنے والوں کا سختی کے ساتھ ردّ کرنے میں ہرگز آپ کا اپنا کوئی ذاتی مفاد نہ تھا بلکہ فقط اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت نے آپ کو یہ انداز اختیار کرنے پر اُبھارا، ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہ لیا اور یہی ایک مومن کے ایمانِ کامل کی علامت ہے۔

ایمانِ کامل کی علامت:

حدیثِ پاک میں ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ** یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبّت کی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی بغض رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی کسی کو کچھ دِیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ہی دینے سے رُکا تو یقیناً اس نے اِیمان مکمل کرلیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سختیاں اور نرمیاں سب رِضائے الٰہی کے لئے تھیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے حق میں آپ نہ صرف خُود نرم مزاج تھے بلکہ وقتاً فوقتاً دوسروں کو بھی نرمی اِختیار کرنے کی تاکید فرمایا کرتے۔ چُنانچہ آپ اپنے متعلّقین کو نصیحت کے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نرمی کے جو فوائد ہیں، وہ سختی سے

1... ابو داود، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان، ۴/۲۹۰، حديث: ۴۶۸۱

ہرگز حاصل نہیں ہوسکتے، لہٰذا جو لوگ عقائد کے مُعاملے میں تذبذب اور شُکوک و شُبہات کا شِکار ہوں اُن سے نرمی کی جائے تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔[1]

ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفٰے　　حکمتِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

ساداتِ کرام سے عقیدت کی وجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ ایک سچّے عاشق کے نزدیک محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز قابلِ عقیدت و محبّت اور لائقِ اِحترام و عزّت ہوتی ہے، لہٰذا سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ سیّد زادوں سے خاص عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ

مَلِکُ الْعُلَماء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ساداتِ کرام، جُزءِ رسول (یعنی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مُنوّر کا ٹکڑا) ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے حق دار ہیں اور اِس پر پُورا عمل کرنے والا میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پایا۔ اس لئے کہ کسی سیّد صاحِب کو وہ اُس کی ذاتی جان پہچان یا قابلیت کے اعتبار سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ اِس حیثیّت سے مُلاحَظہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ”جُزء“ ہیں، پھر اِس عقیدت و نظریے کے بعد جو کچھ اِن (ساداتِ کرام) کی تعظیم و توقیر کی جائے، سب دُرُست و بَجا ہے۔ اعلیٰ

1... امام احمد رضا اور عشقِ مصطفٰے، ص۲۷۸ ملخصاً

حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے قصیدۂ نور میں عرض کرتے ہیں۔[1]

تیری نَسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا　　　تُو ہے عَینِ نور تیرا سب گھرانا نُور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ساداتِ کرام کی مَحبّت واُلفت سے بھرپُور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی ساداتِ کرام کی مَحبّت وعظمت کا جذبہ پیدا ہو۔ چُنانچہ

نام لینے والے کی اِصلاح فرمائی:

مَلِکُ الْعُلَمَاء، حضرت علّامہ مولانا ظَفَرُ الدّین قادری رَضَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا سیِّد قناعَت علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی یہ دونوں حضرات مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبَتِ بابرکت میں رہ کر عِلمِ دین حاصل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نُور محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَیّد صاحب کا نام لے کر اِس طرح پُکارا: قناعت علی، قناعت علی! جب حُضور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشِقِ صادِق، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندانِ رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پُکارا جائے۔ فوراً مولانا نُور محمد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوایا اور اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا سیِّد زادوں کو اِس طرح پُکارتے ہیں؟ کبھی مجھے بھی اِس طرح پُکارتے ہوئے سُنا؟ (یعنی میں تو اُستاد ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اِختیار نہیں کیا) یہ سُن کر مولانا نُور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت

---

1 ...حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۷۹

2 ...حدائق بخشش، ص ۲۴۶

سے نِگاہیں جُھکالیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جایئے! آئندہ خیال رکھئے گا۔[1]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّد زادے کی انوکھی تعظیم:

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "بریلی سے مدینہ" صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: مدینۃُ الْمرشِد بریلی شریف کے کسی محلے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدعو (یعنی دعوت پر بُلائے گئے) تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لئے پالکی کا اِہتمام کِیا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار ہوگئے اور چار مزدور، پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یَکایَک، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پالکی میں سے آواز دی: "پالکی روک دیجئے۔" پالکی رُک گئی۔ آپ فوراً باہَر تشریف لائے اور بَھرّائی ہوئی آواز میں مزدُوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے! آپ میں سیِّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذوقِ ایمان سرورِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مزدُور نے آگے بڑھ کر عرض کی: حُضور! میں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے پیشوا اور اپنے وقت کے عظیم مجدِّد نے اپنا عمامہ شریف اُس سیِّد زادے کے قدموں میں رکھ دِیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھوں سے ٹَپ ٹَپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کر رہے ہیں: مُعزَّز شہزادے! میری گُستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خَیالی میں مُجھ سے

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۸۳ ملخصاً

2... حدائقِ بخشش، ص ۲۴۶

بُھول ہوگئی، ہائے غَضَب ہوگیا! جن کی نَعْلِ پاک میرے سَر کا تاجِ عزّت ہے، اُن کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پُوچھ لِیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنیں (یعنی نازُک کندھا) اِس لئے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے ؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ محشر میں میرے ناموسِ عِشق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بارزَبان سے مُعاف کر دینے کا اِقْرار کروالینے کے بعد امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آخری اِلْتِجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خطا کا کَفّارہ جبھی اَدا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا دُوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار اِنْکار کے بعد آخِر کار مزدُور شہزادے کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنْظر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القَدر امام مزدُوروں میں شامِل ہوکر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز خُوشنُودیِ محبوب کی خاطر ایک گُمنام مزدور شہزادے کے قدموں پر نِثار کر رہا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سچّے عِشْقِ رسول کے صدقے ایک مخصوص خُوشبو کے ذریعے معلوم ہوگیا کہ پالکی اُٹھانے والے مزدوروں میں کوئی سَیِّد زادے بھی ہیں اور پھر وہاں موجود بہت سے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے عشق کا یہ نِرالا انداز دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا مقام اِتنا بلند ہے کہ عَرَب و عَجَم کے نامی گرامی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام اُن سے شرفِ بیعت حاصل کریں، آپ

1... انوارِ رضا، ص۴۱۵

کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فَخر سمجھیں، آپ سے حدیث روایت کرنے کی اجازت طَلَب کریں، آپ کے مجدِّدِ وقت، ولیِ کامل اورعاشِقِ رسول ہونے کی گواہی دیں، جنہیں50 سے زائد علوم وفُنُون میں کامل مہارت حاصل ہے، جنہوں نے اُمت کو لُغوی، معنوی، اَدَبی اور علمی کمالات پر مُشْتَمِل ذاتِ خُدا جلَّ جَلالُہٗ، عظمتِ مُصْطَفٰے اور مُقدَّس ہستیوں کے اَدَب واِحْتِرام کا پاسبان ترجمۂ قرآن "**کنزُالایمان**" دیا، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس(6847) سُوالات وجوابات اور206رسائل سے مُزَیَّن30جلدوں پر مُحیط اکیس ہزار چھ سو چھپن(21,656) صفحات پر مُشْتَمِل **فتاویٰ رضویہ** جن کے علمی مقام و مرتبے کا ثُبُوت ہے۔ جن کی وُسعَتِ علمی اور فَصاحت و بلاغت کے ہر طرف چرچے ہو رہے ہیں، جنہوں نے حرمین شریفین میں دودن کے مختصر عرصے اوروہ بھی بیماری کی حالت میں "اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ" جیسا تحقیقی رسالہ عربی میں لکھ کر محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے عِلْمِ غیب کے ثُبُوت پر دلائل کے اَنبار لگائے اور دُشمنانِ رسول کے دانت کھٹّے کئے نیز عُلمائے حَرَمَیْن سے دادِ تحسین وصول کی، آج وہی امامِ عشق و محبّت عاجزی و اِنکساری کی تصویر بنے، سرِعام ایک سیِّد زادے کے حُضور گڑگڑا کر مُعافی مانگ رہے ہیں اور خُود پالکی میں بیٹھنے کے بجائے سیِّد زادے کو پالکی میں بٹھاکر پالکی کا بوجھ اپنے کندھے پر اُٹھا رہے ہیں۔ سادات کرام سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبت وعقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے متعلقین میں سے اگر کوئی سادات کرام کے معاملے میں بے احتیاطی اور بے تہذیبی کر بیٹھتا تو ناراضی کا اظہار فرماتے اور آئندہ ان کے ادب واحترام کی تلقین فرماتے۔

غور کیجئے کہ جسے ساداتِ کرام کی عقیدت و محبّت اور اُن کے اِحْتِرام کا اِس قدر لحاظ ہو اُسے سیِّدوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر والہانہ عشق ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے کیونکہ اَشعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بھی اپنے عشق کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری بھی فرمائی۔ چُنانچہ عشق و مستی میں ڈُوب کر لکھے گئے کلاموں پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بنام "حدائقِ بخشش" آپ کی شاعری کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ کے اِس مجموعے کے تقریباً ہر ہر کلام کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "حدائقِ بخشش" اور "سلامِ رضا" کی خُوبیوں پر مختلف اِعتبار سے کُتُب و رَسائل تَصنِیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی مَحافِل وغیرہ میں اس سلام کو عِشقِ رسول میں بے ساختہ جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس سلام میں آقا و مولیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ جسمِ اقدس کے نورانی اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں آپ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ کے تاجِ نبوت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ کے گوش مبارک ایسے کہ مِیلوں دُور کی آواز بھی سن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حَیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا ہو کر رہا۔ آپ

کی حکومت جہانوں میں نافذ ہے، آپ کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرہ انور کی مسکراہٹ دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالَم تھا کہ مالکِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناوُل فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشْعار سُنئے اور عشق و محبت میں جُھومئے:

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ مَمْدُودِ رافت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سَرْوَراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفْعَت پہ لاکھوں سلام

لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی اُن بھَوؤں کی لَطافت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شَرم و حَیا پر دُرود اُونچی بِینی کی رِفْعَت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں اُس کی نافِذ حُکومت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اُس تَبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شِیر و شَکَر کی رَواں اُس گلے کی نَضارَت پہ لاکھوں سلام

حَجَرِ اَسْوَدِ کعبۂ جان و دل یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نعت شریف لکھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں،

1 ... حدائقِ بخشش، ص۲۹۹ تا ۳۰۴

نہ ہی ہر کسی کو اس کی اجازت ہے، نعتیہ شاعری کے لئے فَنِّ شاعری کے اُصولوں کے ساتھ ساتھ عِلمِ دین کی دولت اور عُلمائے حق کی صحبت وغیرہ کئی چیزیں ضروری ہیں۔ بہت سے ایسے شاعر جن کا دنیوی شاعری میں کوئی ثانی نہیں، مگر جب انہوں نے نعتیہ شاعری کے میدان میں قسمت آزمائی تو عِلمِ دین اور علمائے دِین کی صحبت سے مَحْرُوم ہونے کی وجہ سے ایسی ایسی ٹھوکریں کھائیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کمالِ احتیاط پر کہ نعت لکھنے کے کامل اَہل ہونے اور فَنِّ شاعری کے اُصولوں میں مہارت حاصل ہونے کے باوُجود نعت شریف لکھنے کو ایک مُشکل کام کہا کرتے تھے۔ چُنانچہ خُود ہی فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مُشکل ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔[1]

شَیْخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ 232 پر نعتیہ شاعری کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں: یہ سُنَّتِ صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہے یعنی بعض صحابہ مَثَلًا حسّان بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وَغَیرُہُما سے نعتیہ اَشْعار لکھنا ثابت ہے۔ تاہم یہ ذِہن میں رہے کہ نعت شریف لکھنا نہایت مُشکِل فن ہے، اِس کے لئے ماہِرِ فن، عالِمِ دین ہونا چاہئے ورنہ عالِم نہ ہونے کی صورت میں رَدیف، قافِیہ اور بَحر (یعنی شعر کے وَزن) وغیرہ کو نِبھانے کے لیے خلافِ شان اَلفاظ ترتیب پا جانے کا خَدشہ رہتا ہے۔ عوامُ النّاس (عام لوگوں) کو شاعری کا شوق چرانا مناسِب نہیں کہ نَثر کے مُقابلے میں نَظْم میں کُفرِیّات کے صُدُور (یعنی وُقوع) کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ اگر شرعی اَغلاط سے کلام محفوظ رہ بھی گیا تو فُضولیات سے بچنے کا ذِہن

[1]... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۲۲۷

بہت کم لوگوں کا ہوتا ہے۔ جی ہاں! آج کل جس طرح عام گفتگو میں فُضول اَلفاظ کی بھرمار پائی جاتی ہے، اِسی طرح بیان اور نعتیہ کلام میں بھی ہوتا ہے۔ لِہٰذا اَدَب کا تقاضا تو یہی ہے کہ فَنِّ نعت سے ناواقِف اَفراد خُود سے نعتیں لکھنے کا شوق ہرگز نہ پالیں کہ اِسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب تک زندہ رہے عِشْقِ رسول کے طُفیل بارگاہِ مُصْطَفٰے سے حاصل ہونے والے اَنوار وتَجلِّیات سے خُود بھی فیضیاب ہوتے رہے اور مخلوقِ خُدا کو بھی فیضیاب کرتے رہے نیز رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایتوں کا سلسلہ صرف آپ کی حیات تک ہی مَحْدُود نہ رہا بلکہ بعدِ وِصال بھی آپ پر لُطف ورِضوان کی بارشیں ہوتی رہیں۔ چُنانچہ

دربارِ رسالت میں انتظار:

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو بَیْتُ المقدّس میں ایک شامی بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں خود کو دربارِ رسالت میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے عِظام، دربار میں حاضِر تھے لیکن مجلس میں خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزرگ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: حُضور، میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں! کس کا اِنتظار ہے؟ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"ہمیں اَحمد رضا کا اِنتظار ہے۔"** شامی بُزرگ نے عرض کی: حُضور! اَحمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں "**بریلی**" کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مولانا احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ

بریلی شریف آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ اُس عاشقِ رسول کا اُسی روز (یعنی 25 صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو) وِصال ہو چکا تھا جس روز اُنہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔''

یا الٰہی جب رَضا خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مُصطفٰے کا ساتھ ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی محبّت دل میں پیدا کرنے، آپ کے عِشقِ رسول میں سے حِصّہ پانے اور اِرشادات سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت''** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ یہ کتاب شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضور مُفتیِ اَعْظم ہِند مولانا مُصْطَفٰی رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تالیف کی ہوئی ہے جس میں آپ نے اعلیٰ حضرت کے عِلم و حِکمت اور عِشقِ رسول سے بھرپُور اِرشادات کو جمع فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کتاب میں شریعت کے اَحکام، طریقت کے آداب، حضور نَبیِّ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل و مناقِب، سَلاطینِ اِسلام کے تذکرے، عُلُوم و فُنُون سے لگاؤ رکھنے والوں کے ذہن میں پیدا ہونے والی اُلجھنوں کے جوابات، حَرام و حلال کے ضروری مسائل، بُزرگوں کی اِیمان اَفروز حکایات اور اِس کے علاوہ بہت سی مُفید معلومات کا خزانہ موجود ہے۔ لٰہذا آج

[1]... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵

ہی اِس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ فرمایئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا بھی جاسکتا ہے، نیز ڈاوٴن لوڈ(Download) اور پرنٹ آوٴٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدائقِ بخشش کا تعارُف:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" ہے۔ وَلیِ کامل اور امامِ عشق و محبت کے نوکِ قلم سے نکلا ہوا ہر ایک شعر قرآن و حدیث کا سچا تَرجُمان اور ناموسِ مصطفٰے، صحابہ واَہْلِ بیت اور اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عظمتوں کا سچا محافظ اور ان کے فیوض وبرکات کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اردو کے علاوہ دیگر کئی زبانوں پر بھی عُبُور تھا اس لئے آپ نے اُردو کے علاوہ عربی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں بھی نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں فصاحت وبلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے نامی گرامی شاعر وادیب حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ دادِ تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کو حدائقِ بخشش سے اس قدر لگاوٴ ہے کہ آپ اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے ہیں اور اپنے مریدین و مُتَعَلِّقِیْن کو بھی حدائقِ بخشش پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ الغرض حدائقِ بخشش اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کا وہ بلند پایہ کارنامہ ہے کہ جس

کی بدولت عاشقانِ رسول کے سینوں میں عشقِ مُصطَفٰے کی شمع فروزاں ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کی علمی و تحقیقی مجلس ''**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ**'' نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ''حدائقِ بخشش'' کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، آپ اِسے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے خرید کر پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عشقِ رسول میں اضافہ ہوگا۔

مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا قیام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کی شمع اپنے دل میں جلانے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** بھی ہے۔ دورِ حاضر میں پیغامات کی تَرسِیل اور کتب و رسائل کی اِشاعت کے لئے جدید ذرائع اور وسائل کا اِستِعمال بڑی تیزی کے ساتھ عام ہوتا جارہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان جدید ذرائع کو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے یا دِیگر جائز مقاصد کے لئے ہی استعمال کیا جاتا مگر افسوس کہ باطل قوّتوں نےاِن ذرائعِ اِبلاغ کو اپنے مَفادات کی تکمیل کا ہتھیار بنالیا جس کی مدد سے وہ شب و روز اپنے گُمراہ کُن عقائد، باطل نظریات اور خُرافات و فُضُولیات کی تَروِیج واِشاعت کرکے بَھولے بھالے مسلمانوں کو راہِ حق سے ہٹانے اور صراطِ مستقیم سے دور کرنے میں مَصروف ہیں۔

لٰہذا شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِن پُرفِتَن حالات میں بدعقیدگی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کی اَنتھک کوششیں فرمائیں بالآخر آپ کی مُخلِصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کا شاندار آغاز ہوگیا۔

دعوتِ اسلامی کے اس شُعبے سے، اوّلاً صِرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کی گئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی تَرَقّی نصیب ہوئی کہ آڈیو کیسٹوں سے اپنے کام کا آغاز کرنے والے اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کے تَحت وی سی ڈیز (VCDs) مکتب قائم ہیں، جو اس شُعبے سے مُتَعَلِّق ہر قسم کی جَدید سَہولیات وضَروریات سے آراستہ ہیں۔ اس مختصر عرصے میں **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** سے جہاں سُنَّتوں بھرے بیانات اور مدنی مُذاکَروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچیں اور پہنچ رہی ہیں، وہیں اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر عُلَمائے اہلسُنَّت کَثَّرَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی کتابیں بھی شائع ہو کر کثیر تَعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنَّتوں کو زِندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شُعبہ جات بَشمول **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کو دن گیارھویں رات بارھویں تَرَقّی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے اِس بیان کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

... اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سینہ عِشْقِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گنجینہ تھا، آپ کے ملفوظات، فتاویٰ جات اور نعتیہ اَشعار سے عِشْقِ مصطفٰے کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔

... آپ پر حُضُور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بہت زیادہ فَضْل و کرم تھا حتّٰی کہ

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

دُوسری بار سفرِ مدینہ کے موقع پر سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حالتِ بیداری میں اپنے دِیدار کا جام بھی پلایا۔

…اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقیدتوں کا مرکز مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل تھا اور آپ فَنافِی الرَّسُول کے اَعْلیٰ مَرتبے پر فائز تھے۔خُود ہی فرمادِیا کہ اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا پائے گا۔

…آپ حُضُور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ اَقْدس اور آپ سے تَعَلُّق و نِسبت رکھنے والی ہر شے کا بے حد اَدَب بَجالاتے نیز ساداتِ کرام کے ساتھ بھی ایسا اَدَب و تعظیم والا سُلوک فرماتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جاتے۔

…آپ نے قلمی، زَبانی اور عملی ہر طریقے سے لوگوں کی شَرعی رَہنُمائی فرمائی، خُود بھی اَسْلاف کے نَقْشِ قدم پر چلے اور لوگوں کو بھی ان کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے رہے۔

…آپ نامُوسِ رسالت کے سچے پاسبان تھے، عام مُسلمانوں کے لئے اِنتہائی رَحم دِل جبکہ بدمذہبوں اور گُستاخانِ رسول و دُشمنانِ صحابہ و اَوْلیا کے لئے شمشیرِ بے نِیام کی مانند تھے، ساری زِندگی بدمِذہبوں کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہے۔

…ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" اور نعتیہ دیوان "حدائِقِ بخشش" آپ کے وہ شاندار کارنامے ہیں کہ انہیں پڑھتے یا سُنتے وَقت سینے میں مَوْجُود دل عِشْقِ رسول میں جُھومنے لگتا ہے، اَلْغرض اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِشْقِ رسول ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدقے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”چوک درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فُیُوض وبَرکات سے حِصّہ پانے کے لئے آپ بھی مَسلکِ اَعلیٰ حضرت کی ترجُمانی کرنے والی، تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، نیز ذیلی حلقے کے 12مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”چوک درس“ بھی ہے۔ یاد رہے کہ دَرس وبیان کے ذَریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چُنانچہ

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر کی فضیلت:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا، بُرائی سے مَنْع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بُلایا تو وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔[1]

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دِین کا قُطبِ اعظم ہے (یعنی جس رُکن سے دِین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہَم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[2]

مدنی بہار:

دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے آخری عشرے کے

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶

2 ...احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۳۷۷

اِجتماعی اعتکاف میں شریک ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ ایک رات میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خواب میں اِمامِ اَہلسُنَّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دِیدار کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں اور آپ کے پیچھے وَجِیہ (خوبصورت) چہروں والے کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں جن کے سروں پر سبز سبز عمامے اور بدن پر سنّت کے مطابق سفید لباس تھے، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ سبز سبز عمامہ دعوتِ اسلامی والے سجاتے ہیں اور ان کے امیر شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری** مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی ہیں۔ پھر مجھے امیرِ اہلسنّت کا رسالہ ''**تذکرۂ امام احمد رضا**'' پڑھنے کا موقع ملا، دل تو پہلے ہی مطمئن تھا، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اعلیٰ حضرت سے مَحَبَّت دیکھ کر میں اور بھی متأثر ہوا اور اَمیرِ اہلسنّت کے ہاتھوں بیعت ہو کر عطّاری بن گیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہونے کی سعادت پا رہا ہوں اور سبز سبز عمامہ سجانے اور سُنَّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔''(1)

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الاخذ بالسنۃ... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

مسواک کی سُنّتیں اور آداب:

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ﴿1﴾... دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[1] ﴿2﴾... مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ... حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور شیطان کو غضبناک کرتی ہے۔[3] ... حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[4] ... مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ... مسواک جب ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۴۱، حدیث: ۲۶۴۰۰

2 ... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ۲/ ۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3 ... دارقطنی، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/ ۸۴، حدیث: ۱۵۷

4 ... احیاء العلوم، کتاب اداب الاکل، فصل یجمع ادابا و مناھی... الخ، ۲/ ۲۷

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)…**312 صفحات** پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲)…**120 صفحات** کی کتاب ''**سُنَّتیں اورآداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار
مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

……

جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: ''اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۹/ ۱۸۸)

(نماز کے احکام، نمازِ جنازہ کا طریقہ، ص ۳۸۵)

[1] …وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

چھوٹے ناسمجھ بچّوں کو مسجد میں لانا

سُوال: چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟

جواب: چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانے کی حدیثِ پاک میں ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ دوعالَم کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: **مسجدوں کو بچّوں، پاگلوں، خرید وفروخت، جھگڑے، آواز بلند کرنے، حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دیا کرو۔**

(ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۷۵۰)

عموماً مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچّے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں، نمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے ہیں نیز دورانِ نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خَلَل آتا ہے اور مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب پاخانے تک کر دیتے ہیں تو ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا ہے جبکہ وہ لانے والا بالغ ہو لہٰذا چھوٹے بچّوں کو ہرگز مسجد میں نہ لایا جائے۔

یاد رکھیے! ایسا بچّہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اور اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکرُوہ ہے۔

(درمختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، ۲/ ۵۱۸)

اسی طرح بچّے یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو ان سب کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اگر کوئی پہلے یہ بھول کر چکا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کر کے آئندہ انہیں نہ لانے کا عہد کر لے۔ فِنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حُجرے میں انہیں دم کروانے کے لئے لے جانے میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے اندر سے گزر نا نہ پڑے۔ (مسجد کے آداب ''فیضان مدنی مذاکرہ: قسط 12'' ص ۱۱ تا ۱۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔[1]

پُوچھے گا مولیٰ ہے لایا کیا کیا میں یہ کہوں گا نامِ محمد

رکھو لحد میں جس دَم عزیزو مجھ کو سُنانا نامِ محمد[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ مصطفٰے کی تعظیم بخشش کا سبب بن گئی:

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنی زِندگی کے 200 سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اسے موت آگئی، بَنی اِسرائیل نے اس کے مُردہ جسم کو ٹانگ سے پکڑا اور گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرت سَیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا

1... معجم کبیر، ۵/ ۲۵، حدیث: ۴۴۸۰

2... قبالۂ بخشش، ص ۷۳، ۷۴

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ اسے وہاں سے اُٹھاؤاوراس کی تَجہِیزوتَکفِین کر کے اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتعلّق پُوچھاتواُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی۔ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! بَنی اِسرائیل تواِس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِندگی کے 200 سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وَحی فرمائی کہ یہ تھاتوبدکردار ہی مگراس کی عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف کھولتااورمیرے حبیب محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے اسمِ گرامی پر نظرپڑتی تواسے چُوم کراپنی آنکھوں سے لگالیتااوراُن پر دُرُود پڑھاکرتاتھا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قدر کی اوراس کے گُناہوں کو مُعاف فرماکراس کانکاح 70 حُوروں کے ساتھ کردیا۔[1]

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے تواَہلِ اِیمان کے دِل ودِماغ کومُعَطّر کردیا کہ وہ شخص جو طویل عرصے تک گُناہوں میں مُبتلارہااوراس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن صرف نامِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملاکہ حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بحکمِ خُداوندی اس کی تَجہِیزوتَکفِین کااِنْتِظام فرمایا، اس کے سابقہ تمام گُناہ مُعاف کردیئے گئے اوروہ رَحمتِ خُداوَندی کامُستَحِق ٹھہرا۔ غورکیجئے کہ جب حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کااُمَّتی نامِ مُصطفٰے

1... حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸

کی تعظیم کے سبب بخشش و مغفرت کا حقدار ہو سکتا ہے تو پھر اُمَّتِ مُحمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ کی ذات اور آپ سے نِسبت رکھنے والی ہر شے کی تعظیم و توقیر کو لازِم و ضروری جانے تو پھر اس پر رَحْمتِ خُداوندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔

قرآنِ کریم میں تعظیم مصطفےٰ کا حکم:

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارَک کو تعظیماً چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی مَطْلوب و مَقْصُود ہے اور اِسی پر ایمان کا مَدار ہے۔ دَعْویٰ اِیمان کے لیے تعظیم و توقیرِ مُصْطَفٰے کی اَہمیَّت و ضرورت پر کئی آیاتِ مُبارَکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26، سُوْرَةُ الْفَتْح، آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹) (پ٢٦، الفتح: ٨، ٩)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

ایمان، تعظیم اور عبادت:

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے اس آیتِ کریمہ کے ضمن میں جو اِرْشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

دِینِ اِسلام بھیجنے، قرآنِ مَجید اُتارنے کامَقصد تین باتیں اِرشاد فرمائی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ ورسول پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظِیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عِبادَت کرنا۔ ان تینوں باتوں کی بہترین تَرتیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظِیم کا حکم اِرشاد فرمایا کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضُور کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔ بہت سے غَیرمُسلِم ایسے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظِیم وتکرِیم اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر غیر مسلموں کی طرف سے کیے جانے والے اِعتراضات کے جوابات میں کتابیں لکھتے اور لیکچر دیتے ہیں، مگر چُونکہ ایمان نہ لائے تو اِن کا اِعتِراضات کے جواب دینا فائدہ مَند نہیں ہوگا کیونکہ یہ ظاہِری تعظِیم ہے۔ اگر دِل میں حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی عَظَمَت ہوتی تو ضَرور اِیمان لاتے کیونکہ جب تک نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعظیم نہ ہو تو اگرچہ ساری زِندگی عِبادَتِ اِلٰہی میں گُزرے سب بے کار ہے اور بارگاہِ اِلٰہی میں اَصلاً قابلِ قَبول نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کے بارے میں فرماتا ہے:

وَقَدِمۡنَاۤ اِلٰی مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰہُ ہَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۳﴾

(پ۱۹، الفرقان: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قَصد فرماکر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

اور یہ بھی اِرشاد فرماتا ہے:

عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ﴿۳﴾ تَصۡلٰی نَارًا حَامِیَۃً ﴿۴﴾

(پ۳۰، الغاشیۃ: ۳، ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کام کریں مَشَقَّت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں۔

یعنی عَمَل کریں، مَشَقَّتیں اُٹھائیں اور بدلہ کیا ہو گا؟ یہی کہ بَھڑکتی آگ میں جائیں گے۔[1]

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا[2]

ترکِ تعظیم کی تباہ کاریاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِرشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی اَصْلِ ایمان ہے پس اگر کوئی شَخْص اِس سے پہلو تہی (کنارہ کشی) کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی سَعی (کوشش) کرتا ہے تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہو گا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذَرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ **پارہ 26، سُوْرَۃُ الْحُجُرَات، آیت نمبر 2** میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ (پ۲۶، الحجرات:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور کی اَدنیٰ بے اَدَبی کُفر ہے کیونکہ کُفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں تو

1... فتاویٰ رضویہ: ۳۰/ ۳۰۷، ملخصاً

2... حدائقِ بخشش، ص۵۶

دُوسری بے اَدَبی کاذِکْر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور چِلّا کر بولو، نہ انہیں عام اَلْقاب سے پُکارو جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلُ الله، شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْن کہو۔[1]

بارگاہِ ناز میں آہستہ بول ہونہ سب کچھ رائیگاں آہستہ چل[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَللّٰہ رَحْمٰن عَزَّ وَجَلَّ کا پاک کلام سَیِّدُ الْاِنْس وَالْجان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان کو واضح طور پر بیان کر رہا ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دَربارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے دَرباری آداب انسانی ساخت (انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں مگر حُضُور کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) نے بنائے، رَبّ نے سِکھائے۔ نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ واِنْس و فرشتے سب پر جاری ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔[3]

تِرے رُتبہ میں جس نے چون وچرا کی نہ سمجھا وہ بدبخت رُتبہ خدا کا[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... نور العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الایہ:۲

2... راہِ مصطفٰے، ص۶۳

3... نور العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الایہ:۵

4... ذوق نعت، ص۳۸

تعظیم پر اِنعام واِکرام کا وعدہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام واجِبُ الْاِحْترام اور لائِقِ تعظیم ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مُختلف مَقامات پر اَنبیائے کرام کی تعظیم کا حکم اِرشاد فرمایااوراس حکم کی بَجا آوری کرنے والوں کو اِنعام واِکرام سے نوازنے کا وَعدہ بھی فرمایاہے۔ چُنانچہ

پارہ6، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ، آیت نمبر12 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ (پ۶، المائدۃ:۱۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤاوران کی تعظیم کرواور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتاردوں گااور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں۔

بالخُصُوص حُضُور خاتَمُ الْاَنبیاء والمُرسَلِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد آپ کی تعظیم کرنے والوں کو فلاح وکامرانی کی بِشارت عطا فرمائی ہے۔ چُنانچہ **پارہ9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر157** میں ارشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (۱۵۷) (پ۹، الاعراف:۱۵۷)	ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

نام لے کر پکارنے کی ممانعت:

یادرکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سیِّدُ الانبیا، محمدِ مُصطفٰےصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم وتوقیر کواپنے اِیمان کا حصّہ سمجھیں گے اوران کی اَدْنیٰ سے اَدْنیٰ توہین سے بھی بچیں گے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایاوہیں آپ کو عامیانہ اَنْداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔چُنانچہ

پارہ18،سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر63میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ (پ۱۸، النور: ٦٣) ترجمۂ کنزالایمان:رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسانہ ٹھہرالوجیساتم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

صَدْرُ الاَفاضِل، حضرت علامہ مولانامفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:(اس آیت کے)ایک معنٰی مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ(جب کوئی)رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِدا کرے(پُکارے)توادب و تکریم اور تَوْقِیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے مُعَظَّم اَلْقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعَانہ و مُنْکَسِرَانہ(عاجزی والے)لہجہ میں "یَانَبِیَّ الله! یَارَسُوْلَ الله! یَاحَبِیْبَ الله!" کہہ کر(پُکارے)۔[1]

اِمَامُ الْمُفَسِّرِیْن حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں:لوگ حُضُور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو"یَامُحَمَّدُ! یَااَبَاالْقَاسِم!"کہہ کرپکاراکرتے تھے پھراللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے اِس طرح

1... خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیہ:٦٣

پکارنے سے منع فرمادیا تو لوگ "یَانَبِیَّ الله! یَا رَسُوْلَ الله" کہنے لگے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُور نَبِیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا مُعامَلہ کس قَدر اَہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی اُس کے حبیبِ مُکَرَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لے مُخاطَب کرے۔ عُلَما تصریح (صاف لفظوں میں) فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔[2]

یادرہے! حُضُور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ کی تعظیم و توقیر کرنا فرض ہے۔

حضرت علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری حَیات اور وِصالِ ظاہری کے بعد غَرَض ہر حالت میں آپ کی تَعْظِیم و توقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں آپ کی تعظیم جتنی بڑھے گی اُتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوگا۔[3]

جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ الله کی خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا[4]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کا بے حد اَدب ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اسے یُوں سمجھئے کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کَٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جاتا ہے

1... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول فی ذکر ما انزل الله... الخ، ص۱۹

2... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۱۵۷

3... روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷، ۵۳/ ۲۱۶

4... حدائق بخشش، ص۱۵۳

اور اس پر لگے ہوئے پھل، پھول سب بے کار وضائع ہو جاتے ہیں، اِسی طرح تَعْظِیْمِ مُصطفٰے اِیمان کے درخت کے لیے جڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کے بغیر ایمان کا شجر بھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعْمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل، پھول برباد ہو جاتے ہیں۔ لٰہذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور شجرِ ایمان کو بڑھانے کے لیے اَدبِ رسول کو لازِم سمجھئے۔ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے تعظیمِ مُصطفٰے کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کی مِثالیں ملنا ممکن نہیں۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ مُصطفٰے کی چند روایات سُنتے ہیں:

تعظیمِ مصطفٰے کے بے مثال واقعات:

﴿1﴾... حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کمالِ اَدب واِحترام کی وجہ سے حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔[1]

﴿2﴾... صُلحِ حُدَیْبیہ کے سال قُریش نے حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قَدَر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بَطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جسم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی حکم دیتے تو فوراً تعمیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو سب خاموش رہتے اور اَزْراہِ تعظیم آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔جب حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَہْلِ مکہ کے پاس

1... المدخل للبیھقی، باب توقیر العالم والعلم، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۶۵۹

واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیصر وکِسریٰ اور نَجّاشی کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قدر و منزِلت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ان کے صحابہ میں دیکھی ہے۔[1]

﴿3﴾... ایک بار حُضُور نَبیِّ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پُوچھا گیا: اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللہ؟ یعنی عمر میں آپ بڑے ہیں یا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم؟ تو اُنہوں نے تعظیم و توقیر سے لبریز جواب دیا: ھُوَ اَکْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا کُنْتُ قَبْلَہٗ یعنی بڑے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہیں، پیدا میں پہلے ہوا ہوں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سرورِ انبیاء، محبوب کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی والہانہ مَحبَّت کرتے اور تعظیم بجالاتے تھے کہ عُمر میں بڑے ہونے کے باوُجود بھی بڑا ہونے کی نسبت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہی کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عِشقِ مُصطفٰے کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اَسْلاف کے عِشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دلوں میں مَحبَّتِ رسول کو راسخ کریں۔ اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "صحابۂ کرام کا عِشقِ رسول" کا مُطالعہ بے حد مُفید رہے گا۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہر ماہ کم اَز کم تین دن مدنی قافلے میں سفر، مدنی اِنعامات پر عمل، مدنی

1... الشفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ... الخ، فصل فی عادۃ الصحابۃ... الخ، ۲/ ۳۸

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی الرجل یسال... الخ، ۶/ ۲۰۵، حدیث: ۱

مُذاکروں اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عِشقِ رسول کی دولت نصیب ہوگی۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میلاد منانا بھی تعظیمِ مصطفٰے ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کے لیے تعظیمِ مُصْطَفٰے کس قدر اَہمیّت کی حامل ہے کہ اس کے بغیر دَعْویٰ ایمان ہی بے کار ہے۔ یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ اَنبیا، سرورِ ہر دو سَرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَقْدس کی تعظیم ضروری ہے، اِسی طرح آپ سے نسبت رکھنے والے اَصحاب واَزْواج، آل واَوْلاد اور تَبَرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ کے ذِکْرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔ یُوں تو تمام ہی دِینی مَحافل میں ذِکْرِ مُصْطَفٰے کیا جاتا ہے، لیکن اِجتماعِ میلاد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْرِ خَیْر خاص طور پر ہوتا ہے، آپ کی شان و عظمت کو بیان کیا جاتا اور سیرتِ مُبارَکہ کے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النّبی منانا بھی تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی کی ایک صُورت ہے۔[1]

حضرت سیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلادِ مُصْطَفٰے منانے میں حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرتبے کی تعظیم ہے۔[2]

اسی طرح حضرت سیِّدُنا محمد بن یُوسف صالحی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد منانے میں حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور تعظیم ہے نیز اِس سے دل میں آپ

1... روح البیان، پ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۲۹، ۹/ ۵۶

2... الحاوی للفتاوی، کتاب الصداق، حسن المقصد فی عمل المولد، ۱/ ۲۲۲

کی عظمت وبڑائی پیدا ہوتی ہے۔[1]

پوری کائنات میں خوشی کی لہر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارک مہینہ آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اوروہ جَشنِ عید میلادُ النّبی کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر تو پُوری کائنات مَسْرور ہوگئی، عرش خُوشی سے جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی و رُعب سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے **"اَھْلًا وَّ سَھْلًا مَّرْحَبًا"** کی صَدائیں آنے لگیں۔[2]

اَلْغَرَض! رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے۔ چُنانچہ اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ[3]، فارِس کے مجوسیوں کی ایک ہزار سال سے جَلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اوراس کے 14کنگروں کا مُنْہَدِم (زمین بوس) ہو جانا، "ہَمدان" اور "قُم" کے درمیان چھ میل لمبے چھ میل چوڑے "بُحَیْرَۂ ساوہ" کا یکایک بالکل خُشک ہو جانا[4]، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب مولدہ الشریف، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء... الخ، ۱/ ۳۶۵

2... الروض الفائق، المجلس الثالث والاربعون فی مولد رسول اللّٰہ، ص۲۴۳

3... شرح زرقانی، عام الفیل وقصۃ ابرھۃ، ۱/ ۱۵۶

4... شرح زرقانی، ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعجائب مارات، ۱/ ۲۲۷، ۲۲۸

کی والدہ ماجدہ کے بدنِ مُبارک سے ایسا نُور نکلا جس سے "بصریٰ" کے محل روشن ہوگئے(1)۔ یہ تمام واقعات اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو حضور تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے ہی "مُبَشِّرات" (خُوشخبری دینے والے) بن کر عالَمِ کائنات کو یہ خُوشخبری دینے لگے کہ

مُبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے(2)

میلاد منانے کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جشنِ عیدِ میلادُ النبی منانا ایک مُبارک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بے شُمار دِینی ودُنیاوی فائدے نصیب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امام قَسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "وِلادتِ باسعادت کے ایّام میں محفلِ میلاد کرنے کے خَواص (خُصُوصِیَّت) سے یہ اَمر مُجرَّب (یعنی تَجرِبہ شُدہ بات) ہے کہ اس سال اَمْن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے! جس نے ماہِ وِلادَت کی راتوں کو عید بنالیا۔"(3) جشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنَّت کی بشارت بھی ہے۔ شیخِ مُحقِّق حضرت شاہ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنے فَضل وکرم سے جَنَّاتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔

(1)... شرح زرقانی، ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعجائب مارات، ۱/ ۲۲۱

(2)... ذوق نعت، ص۱۵۰

(3)... مواھب اللدنیۃ، ذکر رضاعہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۱/ ۷۸

مُسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد مُنعقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتمام کرتے، اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (اچھے کاموں) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ کیا کہ رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قَدَر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عظیمُ الشّان اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے۔ لہٰذا جَشنِ وِلادت کی خُوشی میں مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلے میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چَراغاں کیجئے یا کم اَز کم 12 بَلب تو ضَرور روشن کیجئے۔ ربیعُ الاوّل کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر ونعت میں شرکت کیجئے اور صُبْحِ صادِق کے وَقْت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبْحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔

قرآن وسنت سے میلاد منانے کا ثبوت:

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہو سکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یَومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَریافت کیا گیا تو حضور نَبیِّ رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

(1)... ماثبت من السنة، ذکر شهر ربیع الاول، ص ۱۰۲

وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔"(1)

یاد رہے! حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ

پارہ 11، سُورۂ یُونُس، آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رَحمت اور اسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

آیت مبارکہ کی تفسیر:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان، خُصُوصاً شَبِ قَدْر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فَضْل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مُصْطَفٰے (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شَخْصی نہیں بلکہ قَومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا

(1)... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام... الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰

دونوں میں ہے۔ جِسمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثواب ہے۔[1]

گھر سجاتے رہیں اور مناتے رہیں — عیدِ میلاد ہم، تاجدارِ حرم

عید میلاد میں، گاڑیں گے یاد میں — سبز پیارا عَلَم، تاجدارِ حرم[2]

اَفضل ترین مستحب عمل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہلسنَّت کے مذہب میں مجلسِ میلادِ پاک اَفْضَل ترین مَنْدُوبات (مُسْتَحَبّات) اور اعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔[3]

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت عَلّامہ مَولانا مُفْتی محمد اَمْجَد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مِیلاد شَریف یعنی حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ اَقْدَس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمْن میں اس مَجْلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضَائِل و مُعْجِزَات و سِیَر (خَصْلتیں) وحالات وحَیات ورضاعَت وبِعْثَت کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحْفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحْفِل مُنْعَقِد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وَجہ نہیں۔ اس مَجْلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر کی طَرف بُلانا ہے، جس طرح وَعْظ اور جَلْسوں کے اِعْلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسیم کیے جاتے ہیں، اَخْبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعْظ اور جَلْسے ناجائز نہیں ہوجاتے، اسی طَرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے

1... تفسیرِ نعیمی، ۱۱/۳۶۹

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۵۱

3... الحق المبین، ص ۱۰۰، ملخصًا

سے اس مَجلِس کو ناجائز و بِدعَت نہیں کہا جاسکتا۔[1]

رَبِیعِ پاک تجھ پر اَہلسُنَّت کیوں نہ قُرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا[2]

عیدِ میلادُالنَّبی اور دعوتِ اسلامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کے لیے سُلطانِ مدینۂ منوَّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یَومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یَومِ اِنعام" ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اِنہی کے طُفیل تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدْقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام بھی پاکستان سمیت مختلف ممالک میں ہر سال عیدِ میلادُالنبی شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی 12ویں شب کو عظیمُ الشَّان اجتماعِ میلاد کا اِنْعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز یعنی 12ربیع الاول کے دن "**مرحبایامُصطفٰے**" کی دُھومیں مَچاتے ہوئے بے شُمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عید عیداں عیدِ میلادُ النَّبی[3]

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر اَہم کام کے کچھ ضروری آداب ہوتے ہیں، جشنِ

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۴۴

2 ... قبالۂ بخشش، ص۳۷

3 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۰

میلادُ النَّبی مَنانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ تَمام غیر شَرعی کاموں سے اِجتِناب کیا جائے، مثلاً گلی یا سڑک وغیرہ پر اِس طرح سَجاوٹ کرنا کہ جس سے گاڑی والوں اور پیدل چلنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے، ناجائز ہے۔ چَراغاں دیکھنے کے لیے عورتوں کا اَجنبی مَردوں کے درمیان بے پردہ نکلنا نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اِخْتِلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) اِنتِہائی اَفسوس ناک ہے۔ نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے، لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کرکے جائز ذرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنائیے۔ جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْاِمکان باوُضُو رہیے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جَشْنِ میلاد مَنانے کے بارے میں اپنے ایک مکتوب میں کچھ اَہم مدنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی اس مکتوبِ عطار کو توجُّہ کے ساتھ سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشنِ وِلادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا میٹھا مَدَنی سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاند رات کو ان اَلفاظ میں تین بار مَساجِد میں اِعلان کروایئے: ”تمام اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کو مُبارَک ہو کہ ربیعُ الاول شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔“

ربیعُ الاول اُمّیدوں کی دُنیا ساتھ لے آیا دُعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا[1]

مَرد کاداڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ الاول شریف کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کے لیے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! مَدَنی بُرقعہ پہننے کی نِیَّت کریں۔ (مَرد کاداڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا اور عورت کا بے پردَگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے ان گُناہوں سے باز آنا واجِب ہے۔)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گِرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا[2]

سُنَّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے پُر کرکے ہر ماہ (کی پہلی تاریخ کو) جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، ہاتھ اُٹھا کر کہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے[3]

تمام عاشقانِ رسول بَشُمول نگران و ذِمّہ داران، رَبیعُ الاول شریف میں خُصُوصِیَّت

1... شاہ نامہ اسلام، ص ١١١

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ١٤٧

3... قبالۂ بخشش، ص ١٨٤

کے ساتھ کم اَزْکم تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں اور اسلامی بہنیں 30دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سُنَّت جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　　سیکھنے سُنَّتیں قافلے میں چلو[1]

اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12عَدَد ورنہ کم اَزْکم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ الاوّل شریف کی چاندرات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں وغیرہ پر ضرورتاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگایئے۔ ہر طرف سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکُراتی نظر آئیں گی۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزُو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو، **مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے**۔ مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِلکر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لِیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ الاول شریف کا مہینہ تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرایئے۔ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی حتَّی الامکان اپنے مکانِ بے نشان بنام ''بیتُ الفنا'' پر سادہ جھنڈے لگواتا ہے)

نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ　　　نبی کا جھنڈا اَمن کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

---

[1]...وسائل بخشش مرمم، ص۶۶۹

اپنے گھر پر ۱۲ جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم اَزْ کم ۱۲ بلبوں سے نیز اپنی مسجِد و محلے میں بھی ۱۲ دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کے لئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے) سارے عَلاقے کو سبز سبز پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تلَف کئے بِغیر فضا میں مُعلَّق ۱۲ میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر پرچم مت گاڑیئے کہ اس سے ٹریفک کا نظام مُتأَثِّر ہوتا ہے۔ نیز گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے، جس سے مسلمانوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلَفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرِق و مَغرِب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک

نَصب پرچم ہوگیا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا[1]

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ توفیق زِیادہ، ورنہ کم اَزْ کم ۱۲ روپے کے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ، جُلُوسِ میلاد میں بانٹے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کا اِہتمام فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطر بھی ''تقسیمِ رسائل'' کیجئے! اور دیگر مُسلمانوں کو اس کی ترغیب دیجئے۔

سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ''جشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پُھول'' ممکن ہو تو 112 ورنہ کم اَزْ کم ۱۲ عدد نیز ہوسکے تو رسالہ ''صُبحِ بہاراں'' 12 عدد مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے ھَدِیّۃً حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ خُصوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچایئے جو جَشنِ وِلادت کی

---

1 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۴۶

دُھومیں مَچاتے ہیں۔ ربیعُ الاول شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہو سکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو ۱۲ روپے (بالغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔ اگر اپنی مسجد کے امام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نیّت کریں تو مدینہ مدینہ۔ جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتَّر (70) گُنا ثواب ملتا ہے۔ سُنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کی کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ایسی کیسٹیں اور V.C.D,S لوگوں تک پہنچانا، دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنتہا ثواب کا باعث ہے، تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 آڈیو یا وڈیو کیسٹیں سنّتوں بھرے بیان کی ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔ جشنِ وِلادت کی خُوشی میں بیان کی کیسٹیں اور V.C.D,S خوب تقسیم فرمایئے اور تبلیغِ دین میں حصّہ لیجئے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر "شادی کارڈ" کے ساتھ رِسالہ اور ہو سکے تو بیان کی کیسٹ یا V.C.D بھی منسلک فرمایئے۔ عید کارڈز کا رَواج ختم کر کے اِس کی جگہ بھی یہی رائج کیجئے تاکہ جو رقم خرچ ہو اُس سے دِین کا بھی فائدہ ہو۔ مجھے لوگ قیمتی عید کارڈز بھجواتے ہیں، اِس سے دِل خُوش ہونے کے بجائے جلتا ہے۔ کاش! عید کارڈ پر خَرچ ہونے والی رقم دین کے کام میں صَرف کی جاتی! نیز اس پر لگی ہوئی افشاں (یعنی چمکدار پاؤڈر) سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب — کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں) 12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اجتماعات مُنعَقِد کرے (ذِمّہ دار اسلامی بہنیں

گھروں میں اجتماعات فرمائیں) ربیعُ الاول شریف کے دوران ہونے والے تمام اجتماعات میں جن سے ہوسکے وہ سارا مہینہ سبز پرچم ساتھ لایا کریں۔

لب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نِیَّت سے سفید لباس، عمامہ، سربند، ٹوپی، سر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شَبِ وِلادت [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے سُنا کہ

...رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ایمان کا حصّہ ہے۔ بنی اِسرائیل کے 200 سالہ گنہگار وبدکردار شخص کی بخشش کا ذریعہ تعظیمِ مصطفٰے ہی بنی۔

...صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تعظیمِ مُصطفٰے کا بہت زِیادہ جذبہ تھا۔

...تعظیمِ مصطفٰے حیاتِ مبارک میں ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔

...مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق ومحبت اور ہر معاملے میں

1...ذوق نعت، ص٦٧

آپ کا بے حد اَدب نورِ ایمان میں اِضافے کا سبب اورِ ایمان کی جڑ ہے۔

... کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان و شوکت اور قدر و منزلت نہیں دیکھی گئی جیسی حضور تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ان کے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں دیکھی گئی۔

... آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والے آل و اَصحاب، اَزواج، اَولاد، تبرُّکات اور آپ کے ذِکرِ اَقدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

... تعظیمِ مُصطفٰے کا تقاضا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنْسُوب ہر مُبارَک چیز کی تعظیم کی جائے۔

... عاشقانِ رسول جشنِ عید میلادُ النَّبی بھی بڑی دُھوم دھام سے مَناتے ہیں کیونکہ یہ دن حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کی وجہ سے عظمت والا ہے۔

... ہمیں بھی چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشن مناکر ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شُمار رحمتیں اور ڈھیروں برکتیں حاصل ہوں گی۔

مجلسِ تراجم:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** ساری دُنیا میں عشقِ رسول کی شمعیں روشن کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے مختلف شُعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی شُعبوں میں سے ایک شعبہ "**مجلسِ تراجِم**" بھی ہے جو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا مُختلف زَبانوں میں تَرجمہ کرنے کی خِدمت سَراَنجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ

بھی فیض یاب ہو سکیں اور ان کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے،** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِنْتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تَصانیف اور مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہوچکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اور اپنے دوست واَحباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہوسکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہم کرتا ہے، اس کی بَرَکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ان مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات سن کر عِلْمِ دِین حاصل ہوتا ہے اور

[1]... وسائل بخشش مرمم، ص ٣١٥

عِلمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو تمہارے لئے 100 رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، یہ تمہارے لئے ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی برکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

میں نے گُناہوں سے توبہ کرلی:

واہ کینٹ (پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی مُتعدَّد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا میرا محبوب مَشْغَلہ تھا۔ گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی سَعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پچھلے گُناہوں سے تائب ہوکر فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لیے کوشاں ہوں، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی شریف

(1)... ابن ماجہ، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/ ۱۴۲، حدیث: ۲۱۹

سجالی ہے اور مدنی حُلیہ بھی اَپنالیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید کرم یہ ہوا ہے کہ والِدَین نے بخوشی مجھے "وقفِ مدینہ" کر دیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

سلام کے چند مدنی پھول:

... مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا ایک کا دوسرے پر حق ہے۔ ... دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے، حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اُسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر اسی طرح اُسے سلام کرے۔[2] ... سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ... سَلام میں پہل کرنے والا رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔[3] ... سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔[4]

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... ابو داود، کتاب السلام، باب فی الرجل یفارق الرجل ... الخ، ۴/ ۴۵۰، حدیث: ۵۲۰۰

3... ابو داود، کتاب السلام، باب فی فضل من بدأ بالسلام، ۴/ ۴۴۹، حدیث: ۵۱۹۷

4... شعب الایمان، باب فی مقاربة و موادة اهل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

...سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[1] ...اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔[2] ...اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ...سَلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب "**سُنَّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَرْدگار
سُنَّتوں کی تربیَت کے قافلے میں بار بار[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 ...کیمیائے سعادت، رکنِ دوم، اصل پنجم، باب سیم، ۱/۳۹۴
2 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۵۸، ملخصاً، ملتقطا
3 ...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۴، ۴۶۰، ملخصاً، ملتقطا
4 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

شوقیہ کُتّا پالنے کا نقصان

سُوال: کیا شوقیہ کُتّا پال سکتے ہیں؟

جواب: شوقیہ طور پر کُتّا نہیں پال سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: **جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔** (بخاری، کتاب المغازی، باب ۱۲، ۳/ ۱۹، حدیث: ۴۰۰۲)

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **بعض بچّے کُتّوں کے بچّوں کو شوقیہ پالتے اور گھروں میں لاتے ہیں ماں باپ کو لازم ہے کہ بچّوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں حدیث میں جن کُتّوں کے گھر میں رہنے سے رحمت کے فرشتوں کے نہ آنے کا ذکر ہے ان کُتّوں سے مُراد وہی کُتّے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔** (جنتی زیور، ص ۴۴۱)

معلوم ہوا کہ شوقیہ طور پر کُتّا نہیں رکھ سکتے، اگر کسی نے رکھا تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم ہوگا، البتہ کھیتی اور بکریوں کی حفاظت اور شکار کرنے کے لئے رکھ سکتے ہیں جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ نجات ہے: **اگر کُتّے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا پس ہر سیاہ کُتّے کو مار دو اور جو لوگ گھروں میں کُتّا رکھتے ہیں ان کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے مگر شکار کا کُتّا، کھیتی کی حفاظت اور بکریوں کی حفاظت کے لئے کُتّا (رکھ سکتے ہیں کہ ان کے رکھنے سے ثواب میں کمی نہیں آتی)۔**

(ترمذی، کتاب الاحکام والفوائد، باب ماجاء من امسک... الخ، ۳/ ۱۵۹، حدیث: ۱۴۹۵)

فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب **فتح القدیر** میں ہے: **جانور، کھیتی، مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کُتّا پالنا جائز ہے مگر ان صورتوں میں بھی کُتّوں کو مکان کے اندر نہ رکھا جائے، ہاں! اگر چور یا دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں۔**

(فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورہ، ۶/ ۲۴۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ”مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔“[1]

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنَّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی تو نکال کر پھینک دی اور اشاد فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا اَنگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟“ جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس سے کہا: انگوٹھی اُٹھالو اور (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جسے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے ہاتھ سے

---

1 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، باب مختصر من الصلاۃ... الخ، ص ۱۴، حدیث: ۱۹

2 ...حدائق بخشش، ص ۱۸۶

اتار کر پھینکا ہے میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگایئے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیسے مُطیع وفرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لا سکتے تھے، مگر کامل محبت واطاعت نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ محبوب نے جس چیز کو ناپسند کرتے ہوئے پھینک دیا اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو چاہئے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت وفرمانبرداری میں زندگی گزارے، جن چیزوں سے آپ نے منع فرمایا ان سے بچیں اور جنہیں بجالانے کا حکم دیا پابندی کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہوں کیونکہ ہر مسلمان پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت وفرمانبرداری لازم ہے۔ چنانچہ

اللّٰہ ورسول کی اطاعت واجب ہے:

پارہ9، سُوْرَۃُ الْاَنْفَال، آیت نمبر1 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① (پ۹، الانفال:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللّٰہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ رَبّ تعالیٰ کی اِطاعت صِرف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں اِطاعت نہیں ہوسکتی،

1... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی طرح خاتم الذھب، ص۸۹۱، حدیث: ۵۴۷۲

لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین چیزوں میں کی جائے گی:(۱)...آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیے گئے کاموں میں،(۲)...بیان کردہ فرامین میں اور(۳)...آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہوگی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمادیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کرکے دکھایا اسے بھی مانو اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گُزارنے اور دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِختیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع و فرمانبردار بندے بن کر چاہیں تو جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہو کر جہنّم کے حقدار ٹھہریں۔ لہٰذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو ہونے کے لئے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں ہی عافیت ہے کیونکہ آپ کی مُبارک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمُونہ ہے۔ چُنانچہ

زندگی گزارنے کا بہترین نمونہ:

پارہ21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ

[1] ...ماخوذ از شانِ حبیب الرحمان، ص ٦٦

حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب:۲۱) کی پیروی بہتر ہے۔

تفسیر نور العرفان:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعَالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعَت صرف کردیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقْشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نَقْشِ قدم پر ہوجائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ [1]

میں مبلغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا

یا خُدا! درس دوں سنتوں کا، ہو کرم! بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حضور نَبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارَکہ ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، لہٰذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم ہے کہ تمام مُعاملات میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عَمَل پیرا ہوتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضِمن میں دو فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ فرمائیے:

1... نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الایۃ:۲۱

اِطاعَتِ مُصطفٰے میں ہی نجات ہے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی یعنی جس نے میرا حکم مانا وہ جنَّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وَقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق وعادات کا بغور مُطالَعہ کرکے اپنی زِندگی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اطاعَتِ مصطفٰے میں بسر کریں۔

سیرت بھی اچھی بناؤ اور صورت بھی:

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِطاعتِ خُدا و مُصطفٰے کی اَہمیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اِسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے، دل میں اللہ تعالیٰ اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو، اس میں ایمان کی شمع جل رہی ہو اور صُورت ایسی

1... بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰

2... نوادر الاصول، الاصل الثمانون والمائتان، ۲/۱۲۲۱، حدیث: ۱۵۱۸

ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھی یعنی مُسلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِطاعتِ مُصطفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے:

حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضرت سیِّدُنا ابُودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ اس عادت کو ترک فرما دیجئے، ورنہ لوگ آپ کو اَحمق سمجھنے لگیں گے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے جب بھی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا تو آپ کو مسکراتے ہی دیکھا (لہٰذا اسی سنت پر عمل کی نیت سے میں ایسا کرتا ہوں)۔''[2]

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں   اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں   اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام[3]

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند اپنی پسند:

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دَرزی نے

1... اسلامی زندگی، ص ۸۲

2... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۱۷۱، حدیث: ۲۱۷۹۱

3... حدائق بخشش، ص ۳۰۲، ۳۰۳

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، میں بھی آپ کے ساتھ شریک تھا۔ میزبان نے کھانے میں روٹی کے ساتھ کدُّو ملا گوشت کا سالن پیش کیا۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرماتے دیکھا، اس دن کے بعد سے میں کدُّو شریف کو بہت پسند کرتا ہوں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں پیروِیِ مصطفٰے کا کیسا جذبہ تھا کہ جس کام حکم نہیں بھی دیا اسے بھی شوق سے اپناتے تھے تو پھر جس کام کا حکم فرمایا کرتے تھے اس میں اطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اطاعتِ رسول سے مُتعلّق پیارے پیارے چند واقعات پیشِ خدمت ہیں۔ چنانچہ

اطاعتِ رسول پر مشتمل صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چند ایمان افروز واقعات

سیِّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور فرمانِ رسول:

اُمُّ الْمُومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس ایک سائل آیا، آپ نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرما دیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فَرق کی وجہ پُوچھی تو فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ”اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ“ یعنی ہر شخص سے اس کے دَرَجے و مرتبے کے مُطابق برتاؤ کرو۔ (2)

1... بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲

2... ابو داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ۴/۳۴۳، حدیث: ۴۸۴۲

مہمان نوازی کی اقسام اور ان کے تقاضے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے عمل سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی مہمان نَوازی، خاطِر تَواضُع اور تعظیم و توقیر کرنی چاہیے۔ ہر مہمان کے ساتھ اس کی حیثیّت کے مُطابق سُلُوک کرنا چاہیے، مہمانوں میں کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو گھنٹے دو گھنٹے کے لئے آتے ہیں اور چائے، پانی پینے کے بعد چلے جاتے ہیں اور بعض کے لئے کھانے پینے کا خاص اِہتمام ضروری ہوتا ہے، بعض وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم شادی بیاہ، عقیقے وغیرہ کسی تقریب میں دعوت دے کر بُلاتے ہیں، اس میں امیر و غریب کا اِمتیاز کیے بغیر کِھلانے پِلانے اور بٹھانے میں سب کے لئے یکساں اہتمام کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ امیر و کبیر لوگ تو شاہانہ اَنداز میں بیٹھے خُوب اَنْواع واَقْسام کے عُمدہ کھانوں سے لُطف اُٹھائیں، مگر مُفْلِس و مُتوَسِّط لوگوں کو عام کھانے کھلائے جائیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے مُسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ بعض مہمان بہن، بھائی یا قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں، جو کچھ دنوں کے لئے رہنے آتے ہیں، ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہیے کہ

حدیثِ پاک میں ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، حَسْبِ استطاعت اس کے لیے پُرتکلُّف کھانا تیار کروائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن بعد جو گھر میں مَوجُود ہو پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے۔“[1]

---

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف...الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۵

ہمیں چاہیے کہ مہمانوں کے مَراتب کے مُطابق ان کی تکریم میں کسی قسم کوتاہی نہ کریں اور ہر مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں کیونکہ حُسنِ سُلوک کی برکت سے جہاں آپس کی محبتوں کے چراغ روشن ہوتے ہیں، وہیں سُنَّت پر عمل کے ساتھ ساتھ دونوں جہاں کی بھلائیاں بھی نصیب ہوتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کو ہر ہر حُکمِ رسول کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحبّتِ مُصْطفٰے کے اَعلیٰ مَرتبے پر فائز تھے اسی لئے ان کا ہر عمل سُنّتِ مُصْطفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ زَبانِ اَقدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ چنانچہ

صحابیات اور اِطاعتِ رسول:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ شہنشاہِ مدینہ، صاحِبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ نے عورتوں سے مُخاطِب ہو کر ارشاد فرمایا: پیچھے رہو اور راستے کے درمیان میں نہیں بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد سے عورتیں اس قدر سڑک کے کنارے ہو کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے رگڑ کھا رہے ہوتے تھے۔[1]

موجودہ زمانے کی عورتوں کی حالتِ زار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرس ہے

---

[1]... ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/ ۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۲

کہ ان صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف ایک بار ارشاد فرمایا کہ ''پیچھے رہو! راستے کے درمیان سے نہ گزرا کرو'' تو اُنھوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اٹک جایا کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فی زَمانہ مُسلمانوں میں پائی جانے والی بے حَیائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آج کل اکثر مُسلمان عورَتوں نے مَردوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کی ناپاک دُھن میں حَیا کی چادر اُتار پھینکی ہے اور اب دِیدہ زَیب ساڑھیوں، نیم عُریاں غَراروں، مردانہ وَضع کے لباسوں، مرد جیسے بالوں کے ساتھ شادی ہالوں، ہوٹلوں، تفریح گاہوں اور سینما گھروں میں اپنی آخِرت برباد کرنے میں مشغول ہیں۔ آج کا نادان مُسلمان خود T.V.،V.C.R. اور INTER NET پر فلمیں ڈِرامے چلا کر، بے ہُودہ فلمی گیت گُنگنا کر، شادیوں میں ناچ رَنگ کی محفلیں جما کر، غیر مُسلموں کی نَقّالی میں مَعاذَ اللّٰہ داڑھی مُنڈا کر، بے شرمانہ لباس بدن پر چڑھا کر، اسکوٹر کے پیچھے بے پردہ بیگم کو بٹھا کر، میک اَپ کروا کر مَخلوط تفریح گاہ میں لے جا کر خُود اپنے ہاتھوں اپنے لیے جہنّم میں جانے کے اعمال کر رہا ہے۔

''حضرت علامہ مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اِس قدَر آہستہ رکھیں کہ ان کے زَیور کی جھنکار نہ سُنی جائے، اِسی لئے چاہئے کہ عورَتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔

حدیث شریف میں ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورَتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔''[1] اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قبولِ دُعا (یعنی دعا قبول نہ ہونے) کا سبب ہے تو خاص عورَت کی (اپنی) آواز (کا بلا اجازتِ شَرعی غیر مردوں تک

1... تفسیرات احمدیہ، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ص ۵۶۵

پہنچنا) اور اس کی بے پردَگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بے پردگی تباہی و بربادی کا سبَبِ عظیم ہے۔ مگر افسوس! ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ خُدارا! اپنی آخرت کی فکر کیجئے! اور اپنی عورتوں اور مَحارِم کو پردے کی ترغیب دیجئے! جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منْع نہ کریں وہ "دَیُّوث"[2] ہیں اور دیوث کے لئے جنت میں داخلے سے محرومی کی وعید ہے۔ چنانچہ

جنت میں داخلے سے محروم:

رَحمَتِ عالمیان، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے: (۱)... دَیُّوث، (۲)... مَردانی وَضْع بنانے والی عورت اور (۳)... شراب نوشی کا عادی۔"[3]

لِہٰذا اطاعَتِ مصطفٰے کرتے ہوئے خُود بھی بدنگاہی سے بچئے اور اپنے گھر والوں کو بھی پردے کی تلقین کیجئے! گھر میں شَرعی پردہ رائج کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھر والوں کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کیجئے! انہیں اپنے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بھیجا کریں۔

1... خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۳۱

2... "دَیُّوث" وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا مَحرمہ کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھے اور اسے اپنے حال پہ چھوڑ دے (اس پر غیرت نہ کھائے)۔ (درمختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ٦ / ١١٣)

3... مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۲۶۹، ۲۷۰، حدیث: ۶۰۵۰، ۶۰۵۱

مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ للبنات میں قارِیہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیْ سَبِیْلِ الله قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دیتی ہیں۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات** میں بڑی عُمر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیْ سَبِیْلِ الله قرآن پڑھاتیں، نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔ **مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ للبنات آن لائن** میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور سنّت کے مطابق ان کی مدنی تربیت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کم و بیش 72 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالِغان و بالِغات میں 12 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات دُرست مخارج کے ساتھ قرانِ مجید کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بھائی خُود بھی ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت فرمایا کریں۔ اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِطاعَتِ مُصْطَفٰے کرنے، گُناہوں سے بچنے اور شریعت کے اَحکامات پر عمل کرنے کا ذِہن بنے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا ربیعہ اور اطاعتِ رسول:

حضرت سیِّدُنا ربیعہ اَسْلَمی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رَسُوْلُ الله صَلَّی الله

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت گُزاری کا شَرَف حاصل تھا، ایک دن آپ نے مجھ سے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں شادی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال وَاَسباب نہیں کہ عورت کی ضروریات پُوری کر سکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کر دے۔ میرے اس جواب پر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ کچھ عرصے بعد پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کچھ نہ فرمایا۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ دنیا وآخرت میں میرے لئے بہتری کس میں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب کی بار اگر آپ نے شادی کے حوالے کچھ فرمایا تو میں کہہ دوں گا کہ ٹھیک ہے آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ جب تیسری بار آپ نے اِرْشاد فرمایا: ربیعہ! تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں! آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَنْصار کے ایک قبیلے کا نام لے کر ارشاد فرمایا: ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے نام یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تم اپنے قبیلے کی فُلاں عورت سے میرا نکاح کر دو۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام سُنایا تو انہوں نے بڑے پُرتپاک طریقے سے میرا اِستقبال کیا اور کہنے لگے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد کو خالی نہ لوٹایا جائے۔ لہٰذا انہوں نے شفقت ومہربانی سے پیش آتے ہوئے اس عورت سے میرا نکاح کر دیا۔ (1)

1... مسند احمد، مسند المدنیین، ۵ / ۵۶۹، حدیث: ۱۶۵۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسول کا کیسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے اہم مُعاملے میں بھی حیلہ بہانہ کئے بغیر پیغامِ مصطفٰے سنتے ہی اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دنیا و آخرت بہتر ہو تو ہمیں چاہئے کہ تمام تر معاملات میں اِطاعتِ مصطفٰے کو پیشِ نظر رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا درس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زمانۂ جاہلیت کی وہ تمام فضول رسمیں ختم فرمادیں جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔ کاش! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے ہمیں بھی اطاعتِ مصطفٰے کا جذبہ نصیب ہو جائے اور زبانی جمع خرچ سے نکل کر کاش! ہم عملی طور پر سچے پکے عاشقِ رسول بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی تعلیمات اور دورِ جاہلیت کی غلط رسمیں:

منقول ہے کہ دَورِ جاہِلیَّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک ٹوٹے پھوٹے مکان، بُرے لباس میں ملبوس تمام گھر والوں سے علیحدہ رہتی[1] یوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَروَرِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شوہر کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کے لئے تین دن جبکہ شوہر کے انتقال پر بیوی (غیر حاملہ بیوہ) کے لئے چار ماہ دس دن سوگ کی عدت مقرر فرمائی۔[2] دیگر رشتے داروں کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کی رَسم

1... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۱۵۱

2... ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/ ۲۲۳

زمانۂ جاہلیّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمادیا تو اس حکم پر صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کا عمل مثالی تھا۔ چُنانچہ

صحابیات اور حکمِ رسول پر عمل:

ام المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہوا تو چوتھے روز ہی انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا: بخدا! مجھے اس کی بالکل حاجت نہ تھی فقط حُکمِ رسول پر عمل مقصود تھا وہ یہ کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر شریف پر ارشاد فرماتے سنا: شوہر کے علاوہ کسی عزیز رشتے دار کے مرنے پر مسلمان عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔[1]

اسی طرح جب ام المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے بھی تین دن کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی صرف حکمِ رسول کی تعمیل مقصود تھی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوگ کی شرعی حیثیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اِطاعَتِ رسول کے جذبے سے سرشار اور دل وجاں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت گُزار تھیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں قریبی رشتے دار کے مرنے پر سوگ کی مُدّت تین دن اور شوہر کے انتقال پر عورت

1... ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، ۲/ ۲۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

2... ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، ۲/ ۲۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

کے لئے چارہ ماہ دس دن ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ آج اگر کسی گھر میں میّت ہو جائے تو افسوس صَد افسوس! عِلمِ دین سے دُوری کے سبب بہت سے غیر شرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے، جیسے نوحہ یعنی مِیّت کی خوبیاں خوب بڑھا چڑھا کر بیان کرکے آواز سے رویا جاتا ہے جسے بین کرنا بھی کہتے، یہ بالاجماع حرام ہے۔ یُوہیں واوَیلا، وَامُصِیْبَتَاہ (یعنی ہائے مُصیبت) کہہ کر چِلّانا، گرِیبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیَّت کے کام اور حرام ہیں۔(1) ہونا تو یہ چاہئے کہ ایسے موقعے پر صبر سے کام لیتے ہوئے رضائے الٰہی پر رضامندی کا اظہار کیا جائے۔ مگر افسوس! گھر والے اور آس پڑوس کے لوگ بالخصوص خواتین زور زور سے روتی چِلّاتی ہیں۔ اگر کوئی صَبْر و ضَبط سے کام لیتے ہوئے ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طَعْن و تَشْنِیْع کے تیر برساتے ہوئے اس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے کہ اسے دیکھو کیسی سخت دل ہے "جَوان" میّت پر بھی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں آیا۔ یُوں ایک مُسلمان کے بارے میں بدگمانی اوراس کی دِل آزاری کا گُناہ بھی سر لیتی ہیں۔

یاد رکھئے! بتقاضائے بَشرِیَّت وفات پر غمگین ہو جانا، چہرے سے غم کا ظاہر ہونا، اسی طرح بِلا آواز رونا وغیرہ منع نہیں ہے۔ ہاں! ایسے میں شرِیعَتِ مطہرہ کی خلاف وَرزی منع ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)... الجوهرة النيرة، كتاب الصلوة، باب الجنائز، ص ۱۳۹

فتاوی هندية، كتاب الصلوة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ۱/ ۱۶۷

کن کاموں میں اطاعت لازِم ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا اِطاعَتِ مُصْطَفٰے کہلاتا ہے۔ اطاعت میں ہر وہ کام شامل ہے جن سے بچنے کا اور جنہیں کرنے کا حکم ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا اور دیگر نیک کام ضروری ہیں، اسی طرح جھوٹ، غیبت، چُغلی، موسیقی وغیرہ گناہوں سے اِجْتناب بھی لازِم ہے۔ مگر افسوس! صد افسوس! آج مُسلمانوں نے دِین سے دُوری کے باعث **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کو چھوڑ دیا، شاید اسی وجہ سے مُعاشرے میں گُناہ عام ہوتے جارہے ہیں۔ جس طرف نظر اُٹھائیے بے عملی، بے راہ روی اور سُنَّتوں کی خِلاف وَرزی کے دل سَوز نَظارے ہیں۔ نمازیں چھوڑنا، گالیاں دینا، تہمتیں لگانا، بدگمانیاں کرنا، غیبتیں کرنا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، معلوم ہونے پر عیبوں کو اُچھالنا، بات بات پہ جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کے نشے میں مخمور رہنا، سرِعام سُود ورِشوت کا لَین دَین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، غُرور و تکبر، حَسَد و رِیاکاری اور بُغض و کِینہ جیسے بے شُمار گناہ عام ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن مَوْت ہمارا رشتۂ حَیات مُنْقَطع کر کے ہمیں آراستہ و پیراستہ کمروں کے نَرم و آرام دِہ گدیلوں سے اُٹھا کر قبر کی مَٹّی پر سُلا دے گی، پھر پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا ان ساعتوں کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچی تَوبہ کیجئے! اور نیکیوں میں وَقْت گُزاریئے۔ آیئے! اِطاعَتِ مُصطفٰے کا جَذبہ پیدا کرنے کی سچی نِیَّت سے چند فرامین مصطفٰے سنتے ہیں:

فضائل پر مشتمل آٹھ فرامین مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقت پر اَدا کرنا اور والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ کام کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[2]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھروہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔[3]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: کوئی اپنے مُسلمان بھائی کو اس سے اَفضل فائدہ نہیں پہنچا سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچادے۔[4]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔[5]

﴿6﴾... ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اہلِ خانہ کے ساتھ نرمی برتنے والا ہو۔[6]

﴿7﴾... ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کسی عیب پر مطلع ہوا پھر اس کی پردہ

1... بخاری، کتاب التوحید، باب وسمی النبی الصلاۃ عملا... الخ، ۴/۵۸۹، حدیث: ۷۵۳۴

2... معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

3... معجم کبیر، ۱۲/ ۲۹۶، حدیث: ۱۳۴۳۴

4... جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، ص ۶۲، حدیث: ۱۸۵

5... مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ۴۳۲، حدیث: ۹۹۶

6... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان... الخ، ۴/ ۲۷۸، حدیث: ۲۶۲۱

پوشی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی فرما کر اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔[1]

﴿8﴾... ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے[2]۔[3]

وعیدوں پر مشتمل سات فرامینِ مصطفےٰ:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ دو قسم کے لوگوں کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا: (۱)... قطع رحمی کرنے والا اور (۲)... بُرا پڑوسی۔[4]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: ظُلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو گا۔[5]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔[6]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: بُغض سے بچو کہ یہ دین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ و برباد کر دیتا) ہے۔[7]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔[8]

1... معجم کبیر، ۱۷/ ۲۸۸، حدیث: ۷۹۵

2... نیک اعمال کے فضائل سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب "**جنت میں لے جانے والے اعمال**" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

3... معجم اوسط، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۷۳۷

4... مسند فردوس، ۱/ ۲۳۷، حدیث: ۱۸۰

5... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۶

6... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶

7... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۶، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ۲۵۱۶

8... بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اثم من عاهد ثم غدر، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹

﴿6﴾ ... ارشاد فرمایا: جو کسی مومن کو ضَرر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکا بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔[1]

﴿7﴾ ... ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے[2]۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بیان کردہ فرامینِ مُصطفٰے پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے، یتیموں پر شفقت اور حسبِ اِستطاعت، اہل و عیال کی مدنی تَربِیَت کرنے، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے، ان کی پردہ پوشی کرنے، مُصیبت پر صَبْر کرنے، ظُلم وزِیادتی، فُحش گوئی، بُغض و کینہ، وعدہ خلافی، دھوکا دہی وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بچائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ نیکیوں میں رَغبت اور اِستقامت پانے کے لئے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کیجئے،

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الخیانة والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

2 ... بُرے اعمال کی وعیدوں کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ کتب "جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول، دوم)" اور "76 کبیرہ گناہ" کا مطالعہ کیجئے!

3 ... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۳، ۴/ ۲۲۶، حدیث: ۲۵۱۳

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

مجلس مَدَنی اِنعامات کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہشات کے عین مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامِعاتُ الْمدِیْنہ ومَدَارِسُ الْمدِیْنہ کے طلبہ وطالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت "مَجلِس مَدَنی اِنْعامات" کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: "کاش! دیگر فرائض وسُنَن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے اپنے حَلْقے میں (مَدَنی انعامات کے رسالے) کو عام کر دیں اور ہر مسلمان اپنی قبر وآخِرت کی بہتری کے لئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے جَنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین اِنعام پالے۔"

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ ہم بھی نیکی کے کاموں میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں گے اور مدنی انعامات پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلا کر ڈھیروں ثواب کمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اطاعتِ مُصطفٰے کے مُتعلّق کچھ سننے کی سعادت

حاصل کی:

...یقیناً ایک مسلمان کے لیے دِین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کرنے کا بہترین نسخہ اطاعَتِ مُصْطَفٰے ہی ہے۔

...اپنے تمام تر مُعاملات کو اطاعَتِ مُصْطَفٰے کے سانچے میں ڈھالنے والا ہی دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

...صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا مُقدّس کردار بھی ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ ہے کہ ان حضرات نے بھی اپنی ساری زندگی اِطاعَتِ مصطفٰے میں بسر کی۔

دعا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُطیع و فرمانبردار بنائے اور ہر بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام

"ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عِلمِ دِین سے مالامال ایسے اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ عِلمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا اور ڈھیروں علم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ احادیثِ مُبارکہ میں عِلمِ دین سیکھنے کے بڑے

فضائل وارد ہوئے ہیں، ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

فرشتے اپنے بازو بچھادیتے ہیں:

مروی ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے راستے پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھادیتے ہیں۔ (1)

آیئے! ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی مدنی بہار:

پنجاب (پاکستان) کے شہر چِشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: نَمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کو ستانا وغیرہ وغیرہ گُناہ، میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنَیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلَوَّث تھا۔ جینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا حتّٰی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوا لیا، لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر وہی پہنی۔ فیشن کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے امام صاحِب تشریف لائے، وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۲، حدیث: ۲۶۹۱

مجھ پر ”اِنفِرادی کوشِش“ کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دِلائی اُن کی ”اِنفِرادی کوشِش“ کے سبب میں نے دوایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو ”دعوتِ اسلامی“ کے اِشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ ”مُردے کی بے بسی“ تحفۃً دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس بیان کی بَرَکت سے میرے دِل کی دُنیا زَیر وزَبر ہونے لگی، خاص کر اِس جُملے: ”انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی“ نے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کردیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرلی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نحوستوں سے پاک کردیا اور ”دعوتِ اسلامی“ کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔ اِس ”مَدَنی ماحول“ نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چہرے پر پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارَک اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس زیبِ تن کرلیا۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب:

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ...."تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] ...پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بَقَصْدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] ...سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] ...سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱)... کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں[5]، (۲)... کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو[6]، (۳)... تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[7] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ...یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2... ابن ماجه، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3... فتاوی هندیة، کتاب الکراهیة، الباب العشرون فی الزینة...الخ، ۵/ ۳۵۹

4... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

5... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۳

6... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الکحل...الخ، ۶/ ۱۲۷، حدیث: ۳

7... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الادب، باب فی الکحل...الخ، ۶/ ۱۲۷، حدیث: ۲

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب **"سُنّتیں اورآداب"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافر کاش "مَدنی قافلوں" کا میں
کَرَم ہو جائے مَولا گر! عِنایت یہ بڑی ہو گی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

...

شوہر کو نیک نمازی بنانے کا نسخہ

اگر کسی عورت کا خاوند بُری عادتوں کا شکار ہو اور گھر میں ہر وقت جھگڑا رہتا ہو تو ہر بار "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" کے ساتھ گیارہ سو گیارہ (1111) مرتبہ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھ کر پانی پر دم کرے پھر اپنے خاوند کو پلائے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ شوہر نیک نمازی بن جائے گا۔ (یہ عمل اس طرح کرنا ہے کہ شوہر وغیرہ کو پتا نہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب فساد ہو سکتا ہے چاہیں تو کولر وغیرہ میں دم کر لیجئے اور شوہر سمیت سبھی اس سے پانی پئیں)۔ (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص ٣٢)

---

[1]...وسائلِ بخشش مرمم، ص ٣٩٣

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرما دے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں   اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

عظیم رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شُکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ

1 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۳۰۳۵
روح البیان، پ۲۴، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ۸/ ۲۴۱

2 ...حدائقِ بخشش، ص۲۰۹

رَنج واَلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

شَبِ قَدْر سے اَفضل رات:

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک سَرْوَرِعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَبِ ولادت ”شبِ قَدر سے بھی افضل“ ہے کیونکہ شَبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشَرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف وعزّت والی ہے جو ملائکہ کے نُزول کی بنا پر مشرَّف ہے۔[1]

جب کائنات میں کُفر وشرک اور وَحشت وبَربریَّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔12 رَبیعُ الاوّل کو مکّہ مکرَّمہ میں حضرت سیِّدَتُنا آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نَبوّت، مُحسنِ انسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام عالمین کے لئے رَحمت بن کر جلوہ گر ہوئے۔

12ربیعُ الاوّل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران ”کِسریٰ“ کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گِر گئے۔ ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن تھا وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آ گیا۔

---

[1] ...ماثبت من السنۃ، ذکر شھر ربیع الاول، ص ۱۰۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَاکے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کامُبارک ذِکر کرکے رحمتیں اوربرکتیں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوبارگاہِ الٰہی میں وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جونہ کسی کوملاہے اورنہ ملے گا۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مولانا، شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائق بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم[1]

محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوعطاکئے گئے فضائل وکمالات میں سے ایک فضل اختیاراتِ مصطفٰے بھی ہے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا کیا اختیارات عطا فرمائے ہیں اور حکومت مصطفٰے کیسی شان والی ہے۔ چنانچہ

اِخْتِیاراتِ مُصْطَفٰے:

بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کادن ہوگاتولوگ اِکھٹّے ہوکر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کادامن پکڑو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تووہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اِس

1... حدائق بخشش مرمم، ص۸۰

کے لئے نہیں تم حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کَلِیْمُ اللہ ہیں۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی بار گاہ میں جاؤ کہ وہ رُوحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں۔لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اِس کے لئے نہیں تم حضرت سیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہِ بے کس پناہ میں چلے جاؤ۔لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا کہ میں ہی توشفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اِجازت طَلَب کروں گا تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ایسی حمد القا فرمائے گا جو ابھی میرے ذہن میں نہیں، میں اس کی حمد کرتے ہوئے سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: ''یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔''میں عَرض کروں گا: ''یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ تو فرمایا جائے گا: جایئے! اور اپنی اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے جس کے دل میں جَو برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور حمد کرتے ہوئے رب تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا: یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔''میں عَرض کروں گا: ''یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جایئے! اور اپنی اُمَّت کے ہر اُس شخص کو نکال لایئے جس کے دل میں

رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ چُنانچہ

میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور حمدِ الٰہی بجالاتے ہوئے اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا تو فرمایا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھایئے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ ”میں عَرض کروں گا: ”یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جایئے! اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان ہو، اُسے بھی نکال لایئے۔ چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔[1]

دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی ❀ کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرح حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود رَبّ تعالٰی کی حَمْد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمْد حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی حَمْد رَبّ تعالٰی کے سکھانے سے اور رَبّ (عَزَّوَجَلَّ) کی جیسی حَمْد، حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمْد نہ کی۔ اسی لئے آپ کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمْد و تعریف کرنے والا۔

1 ... بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب عزوجل یوم القیمۃ ... الخ، ۴/ ۵۷۶، حدیث: ۷۵۱۰

2 ... ذوق نعت، ص ۳۵

مزید فرماتے ہیں:) اُس سجدہ میں حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی بے مثال حَمْد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالیٰ، حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حَمْد کرے گا جو کوئی نہ کر سکا ہوگا، اِس لئے حضورِ اَنور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمْد و تعریف کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے (یعنی اپنی اُمّت کی آسانی) کے لئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتا لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجْلِسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر اور شانِ مصطفٰے:

سبحٰن اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ ربُّ العزت نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ کو کس قدر اِختیارات سے نوازا ہے کہ محشر کے دن جب کہ سُورج سوا مِیْل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہوگا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہوگی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عالی میں شفاعتِ اُمّت کی اِجازت

1... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۱۷ تا ۲۱۹، ملتقطاً

طَلَب فرمائیں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِختیار عطا فرمائے گا اور آپ باذنِ الٰہی اپنے اُمّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور سب اُسی کے محتاج، کوئی بھی چیز اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اَولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِسے یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے۔ بِلاشُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُنہیں عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل و اَعلیٰ ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے، وہ کسی سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مقابلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات زائد اور افضل و اعلیٰ ہیں۔ سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائق بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے — ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے — ہے اُس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی

سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے اَندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا اختیاراتِ مصطفٰے کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

آیاتِ مُبارکہ اور اِختیاراتِ مصطفٰے:

پارہ5، سُوْرَۃُ النِّسَآء، آیت نمبر 65 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ (پ۵، النسآء: ۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب تمہارے رَبّ کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

پارہ10، سُوْرَۃُ التَّوبۃ، آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ28، سُوْرَۃُ الْحَشْر، آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۚ وَ مَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا

1... حدائقِ بخشش، ص۱۳۸ تا ۱۴۰

نَھٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ (پ۲۸، الحشر: ۷) فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

پارہ22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو اُنھیں اپنے معاملہ کا کچھ اِختیار رہے۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

تفسیر خزائن العرفان:

صدرُ الافاضل مُفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مختار نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ کی اِطاعت کو لازِم قرار دیا۔ یوں ہی آپکو اِس بات کا بھی اِختیار دِیا کہ جسے چاہیں جو چاہیں حکم فرمادیں اور جب جس چیز سے چاہیں منع فرمادیں۔ چُنانچہ

محبوب کیا مالک و مختار بنایا:

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نائبِ مُطلَق ہیں،

[1]... خزائن العرفان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۶

تمام جہان حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ کے سِوا کسی کے مَحکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان وزمین کی سَلْطَنَتیں) حضور کے زیرِ فرمان، جنّت ونار کی کُنجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق وخیر اور ہر قِسْم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تَقْسِیم ہوتی ہیں، دُنیا وآخرت حضور کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ شریعت کے اَحْکام حضور کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں مُعاف فرما دیں۔[1]

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر　　کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دِی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالک و مُختار بنایا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصطفٰے پر مُشتَمِل چند واقِعات

آیئے! اِس ضِمن میں اِختیاراتِ مُصطفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ... فرضیّتِ حج اور اِختیارِ مصطفٰے:

جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرضیت حج

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵

2... ذوقِ نعت، ص ۳۳

کا اعلان کرتے ہوئے خطبے میں ارشاد فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا یعنی اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر حج فرض فرمادِیا ہے لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت سیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی سوال کیا مگر رسولوں کے سالار، نبیِّ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر بار خاموشی اختیار فرمائی اور ارشاد فرمایا: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ یعنی اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔[1]

یاد رہے کہ حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کِیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفل ہوگا۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، اِختیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِختیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِختیار کا واضح طور پر اِظہار فرمادِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر غمخوارِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ اِس ضمن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۵۳۶، حدیث: ۳۲۵۷

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/ ۱۰، حدیث: ۳۲۱۰

خُود مُختاری اور اُمَّت کی خیر خواہی کے بارے میں تین فرامینِ مُصطَفٰے سُنتے ہیں۔ چنانچہ

اُمَّت پر شفقت و مہربانی:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الْوُضُوْءَ یعنی اگر مجھے اپنی اُمَّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ یعنی اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا حکم دیتا۔[2]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّیْلِ یعنی اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ نَبِیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کو مؤخر فرما دیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح ہر نماز سے پہلے مِسواک کو فرض فرما دیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[4] مگر اُمَّت پر شفقت و مہربانی کرتے

1... مسند احمد، حدیث تمام بن العباس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

2... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

3... ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۴۲۲

4... ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۰

ہوئے آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

اِذنِ خدا سے ہو تم مُختارِ ہر دوعالَم دونوں جہاں تمہاری خیرات کھارہے ہیں[1]

یادرہے! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔ چنانچہ

پیارے آقا کی مسواک سے محبت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ بَدَاَ بِالسِّوَاکِ یعنی حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے مِسواک ہی کیا کرتے تھے۔[2] اور رات یا دن میں جب بھی آپ آرام فرماتے تو بیدار ہو کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کیا کرتے تھے۔[3]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کیا کریں، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی حاصل ہو گی۔ جیسا کہ

منہ کی پاکیزگی اور رضائے رب:

فرمانِ مصطفٰے ہے: اَلسِّوَاکُ مَطْہَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا ذریعہ ہے۔[4]

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۷

2... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۲۴، حدیث: ۵۹۱

3... ابو داود، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/ ۵۴، حدیث: ۵۷

4... بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/ ۶۳۷

(2)... حرم شریف کی گھاس اور اختیارِ مصطفٰے:

فتحِ مکہ کے موقع پر باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمت بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز کردیا۔ چنانچہ

مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے۔ لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرت سیِّدُنا عباس بن عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذخِر گھاس کو جائز فرمادیجئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذخِر گھاس کی تمہیں اجازت ہے۔[1]

عقیدۂ صحابہ:

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حرمت کے بارے میں واضح فرمان سن لینے کے باوجود حضرت سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے جلیلُ القدر صحابی اِذخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کررہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے بلکہ اُن کا عقیدہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ

[1]... بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ، ۱۶/۲، حدیث: ۲۰۹۰

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق ثبت فرمادی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مصطفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا اَحکامات کے بارے میں ہیں جن میں حُضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات سے بِلا اِمتیاز اپنی اُمَّت کے تمام اَفراد کے لئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ ایک چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض وواجب ہے کہ اگر کوئی ترک کردے تو گُناہ گار ہو مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند اَفراد کو اُس فرض وواجب کے ترک کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی ایک چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہے کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو مگر آپ نے کسی ایک یا چند مخصوص اَفراد کے لئے اُسے حلال و جائز فرمادِیا۔ آیئے! چند ایمان افروز واقعات سنتے ہیں۔

(3)... پنج وقتہ نماز اور اِختیارِ مصطفٰے:

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حق دار ہے جیسا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دن رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔“[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نَبِیِّ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

[1]... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات... الخ، ص ۳۵، حدیث: ۱۰۰

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ نمازیں فرض ہونے کے باوُجود تین فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ چنانچہ

مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: میں اس شرط پر اسلام قبول کرتا ہوں کہ دو نمازیں ہی پڑھا کروں گا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالیا۔[1] یاد رہے کہ ترکِ نماز کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کے لئے خاص تھی کسی اَور کو بلا عذرِ شرعی ایک نماز بھی ترک کرنا جائز نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سارے مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں مگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے تین نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔

روزے کا کفارہ:

یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے، وہ بھی سماعت فرمالیجئے، یہ بات ذہن میں رکھئے کہ رمضان کا روزہ بلا اجازتِ شرعی توڑنے والے پر شرائط پائے جانے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ "ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے تو پے درپے (یعنی مسلسل) 60 روزے رکھے، یہ بھی نہ کرسکے تو 60 مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔"[2]

روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کے لئے یہی حُکمِ شرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو روزے کا کفارہ معاف فرماتے ہوئے

1... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

2... ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی الکفارۃ، ۳/ ۴۴۷

خود ہی استعمال کرنے کا حکم ارشاد فرمادیا۔ چُنانچہ

(4)... سزا کو اِنعام میں بدل دیا:

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہلاک ہو گیا۔ استفسار فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ ارشاد فرمایا: کیا غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا 60 مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ اسی دوران بارگاہِ رسالت میں (صدقے کی) کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا۔ حُضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: اِنہیں خَیرات کر دو۔ عَرض کی: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں؟ حالانکہ پورے مدینہ منورہ میں کوئی گھر ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ یہ بات سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرا دیئے حتّٰی کہ داندان مبارک ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا: جاؤ! یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو گیا)۔[1]

سیِّدِی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیہ شریف میں اِس حدیثِ پاک کو نَقل کرنے کے بعد مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنعام سے بدل

1... مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع... الخ، ص ۴۳۳، حدیث: ۲۵۹۵

دے۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تواَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہ گاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (پ۵، النسآء: ۶۴) گُناہ گار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾... گواہی اور اختیارِ مصطفےٰ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باہمی لین دَین کے مُعاملات میں دو مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں اور یہ تمام مُسلمانوں کے لئے ہے مگر نبیِّ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت سیِّدُنا خُزَیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِس عام حکم سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف گواہی دیں تو تَنِ تنہا ان کی گواہی کافی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۳۰/ ۵۳۱

2... معجم کبیر، ۴/ ۸۷، حدیث: ۳۷۳۰

(6)... عِدَّت کا حکم اور اختیارِ مصطفٰے:

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عِدَّت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ کریم میں چار ماہ دس دن بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

تفسیر خزائنُ العرفان:

صَدْرُ الْاَفَاضِل مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدَّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ "سُوْرَۃُ الطَّلَاق" میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار ماہ دس روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اُس کی عِدّت چار ماہ دس دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی سرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے

1... خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳۴

کہ حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے حق میں چار ماہ دس دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین دن تک سوگ مَنانے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں: جب حضرت سیِّدُنا جَعْفر طَیّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شہید ہوئے تو باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تین دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔[1]

سیِّدِی اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: یہاں حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِستثناء (علیحدہ) فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ ... قربانی اور اختیارِ مصطفےٰ:

حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَبُو بُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اب تو میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کردو مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[3]

---

1 ... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/ ۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۵۲۹

3 ... مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص ۸۳۵، حدیث: ۵۰۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَداہونے کے بعدہی قُربانی کرے جیساکہ کُتُبِ فِقہ میں مذکورہ ہے کہ ''شہر میں قُربانی کی جائے توشرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہوسکتی۔''(1)

قربانی کے جانوروں کی عمر:

یونہی قربانی کے جانوروں کی عمر بھی متعین ہے کہ ''اونٹ پانچ سال کا، بکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہوتو قربانی جائز نہیں زیادہ ہوتوجائز بلکہ افضل ہے،ہاں دُنبہ یا بھیڑ کاچھ ماہ کابچہ اگر اتنابڑ ہوکہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کامعلوم ہوتاہو تواس کی قربانی جائز ہے۔''(2)

حضرت سیِّدُنا ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ نے چونکہ نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی اسی لئے حُضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کاحکم ارشاد فرمایا،اب ان کے پاس صرف چھ مہینے کابکری کابچہ ہی رہ گیاتھااور عُمُر کے اعتبار سے شرعاًاس کی قربانی جائز نہ تھی مگر جب انہوں نے بارگاہِ رسالت میں اپنی اس پریشانی کا تذکرہ کیاتو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف انہی کو چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قربانی کی اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ ماہ کے بکری کے بچے کی قُربانی کرناکافی نہ ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخْتِیاراتِ مُصْطَفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام

---

1 ... فتاوی هندية، كتاب الاضحية، الباب الثالث في وقت الاضحية، ۵/ ۲۹۵

2 ... درمختار، كتاب الاضحية، ۹/ ۵۳۳

واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے **محبوب** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسا عظیمُ الشّان مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن احکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجْوَر، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سونپ دیئے، جیسا کہ

اَحکام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں:

مُحقِّق عَلَی الْاِطْلاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز)۔ حق تعالیٰ نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی و اضافہ فرمائیں)۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ کے اِختیارات پر بھی دل و جان سے ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہر گز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کِیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جسے قرآن مبین میں حرام بیان کِیا گیا صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ باذن پَروَرْدگار دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ مجید ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب پنجم، ذکر سال پنجم...الخ، ۲/۱۸۳

نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بد نصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب قرآن پاک موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی صرف اُسی کو حلال اور جو حرام ملے گی صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ یعنی خبردار! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول حرام کر دے وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔‘‘[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! اللہ تبارک وتعالیٰ نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار پیغمبر بھیجے[2] اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا مثلاً حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ و بَرَص کی بیماری دُور کرنے اور مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے[3]، حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہواؤں[4] اور جِنّوں پر حکومت کرنے اور تین مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے[5] اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں،

1... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللّٰہ...الخ، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۲

2... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۳۰۱، حدیث: ۲۲۳۵۱

3... پ۷، المآئدۃ: ۱۱۰

4... پ۱۷، الانبیآ: ۸۱

5... پ۱۹، النمل: ۱۶ تا ۱۹

لٰہذا آپ کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات اور اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ

نُور کا کھلونا:

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کھلونا" صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَبُوَّت کی نشانیوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسبِیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔[1]

چاند جُھک جاتا جِدھر اُنگلی اُٹھاتے مَہد میں کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ڈوبا سورج پلٹ آیا:

حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ خیبر کے قریب مقام

1 ... دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب ماظھر علی رسول اللّٰہ...الخ، باب ماجاء فی حفظ اللّٰہ...الخ، ۲/ ۴۱

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۲۴۳، ۲۴۹

صہباء پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر کی نماز پڑھ کر حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو کسی کام سے بھیج دیا، وہ واپس لوٹے تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عصر ادا فرما چکے تھے (جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ابھی نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی)، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی گود میں سرِ انور رکھا اور آرام فرمانے لگے، وہ آرام سے بیٹھے رہے حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا (نمازِ عصر قضا ہونے پر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے) تو حضور نَبِیِّ مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یقیناً تیرا بندہ عَلِی تیرے نبی کی اطاعت میں تھا، اس کے لئے سورج کو لوٹا دے۔'' حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بِنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں اور زمین پر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی، حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وضو کیا نمازِ عصر ادا کی پھر سورج غروب ہو گیا۔[1]

سیِّدی اعلیٰ، امام اہلسنت، مولانا، شاہ، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدائقِ بخشش شریف میں اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
اِشارے سے چاند چِیر دِیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لِیا
گئے ہوئے دن کو عصر کِیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...معجم کبیر، ۲۴/ ۱۴۴، حدیث: ۳۸۲

2 ...حدائقِ بخشش، ص۳۴۸، ۳۵۱

کتاب "سیرتِ مصطفٰی" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار، مدینے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات اور اِختیارات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 875 صفحات پر مشتمل کتاب "سیرتِ مُصْطَفٰی" کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں اِعلانِ نَبُوّت اور ہجرت سے پہلے اور بعد کے واقعات، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِختیارات، خاندانی حالات اور غزوات کے واقعات کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات اور جِنّات وغیرہ سے مُتَعَلِّق معجزات نہایت عُمدہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو آج ہی مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا بھی جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسی ہی پیاری پیاری باتیں بتائی جاتی اور بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، لہٰذا ہم بھی نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، عِلمِ دین میں اضافہ کرنے اور عِشقِ رسول بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں کوشاں ہے، جن میں سے ایک شعبہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن بھی ہے۔

شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء میں مجلس مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے کئی ملک و بیرونِ ملک کے مُسلمانوں کو نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ بُنیادی اسلامی تعلیمات مثلاً وُضو، غُسْل، تَیَمُّم، اَذان، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں، جبکہ باقاعدہ آن لائن درسِ نظامی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اِس شعبے کی تفصیلی معلومات اور داخِلہ فارم (Admission Form) بھی موجود ہے، لہٰذا مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ آن لائن میں داخلے کے خواہش مند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کی اِس ویب سائٹ کا ضرور وِزٹ (Visit) فرمائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان میں ہم نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات و اِختیارات کے بارے میں سُنا کہ

...روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعَتِ کُبریٰ کا اِختیار عطا فرمائے گا کہ آپ اپنے ہر اُس اُمَّتی کو جہنّم سے نکال لائیں گے جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو گا۔ یاد رہے! دُنیا میں بھی لوگوں کے ذاتی مُعاملات اور حلال وحرام کے شرعی اَحکامات میں آپ کو کامل اِختیارات عطا فرما کر قرآنِ کریم میں ارشاد فرما دِیا گیا کہ "جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو"

1 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵

معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نائبِ مُطْلَق ہیں۔

…تمام جہان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتِیار میں کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں حکم دیں، یہی وجہ ہے کہ حَرَمِ مکّہ میں درخت و گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے باوُجود لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے اِذْخِر گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا۔

…سب کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہونے کے باوُجود ایک شخص پر اُس کی عرض قبول کرتے ہوئے تین نمازیں نہ پڑھنے کی رخصت دے دی۔

…حج کا حکم بیان کرنے کے بعد جب ہر سال حج کے فرض ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموشی اِخْتِیار فرما کر زندگی بھر میں ایک ہی بار حج کو فرض رکھا اور فرمادِیا کہ اگر میں کہہ دیتا کہ ”ہاں ہر سال فرض ہے“ تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔

…اُمَّت کی دُشواری کا خیال فرماتے ہوئے مِسواک کو صِرف سُنَّت ہی رکھا، وُضو میں واجِب قرار نہ دِیا۔

…نمازِ عشاء کے وقت میں بھی اُمَّت کی آسانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آدھی رات یا تہائی رات میں نمازِ عشاء پڑھنا واجب نہ فرمایا۔

…ایسی غیرِ حامِلہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اُسے بحکمِ قرآنی چار ماہ دس دن عِدّت میں رہنا واجب ہے مگر سیِّدَتُنا اَسْماء بنتِ عُمَیْس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حق میں اِس طویل عِدّت کو تین دن سے تبدیل فرمادِیا۔

…ایک سال سے کم عُمر بکری کے بچے کی قُربانی جائز نہیں مگر حضرت سیِّدُنا بُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو چھ ماہا بکری کے بچے کی قربانی کی اِجازت دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ ”تمہارے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہ ہو گا۔“

تنبیہ:

ماقبل میں جتنے بھی واقعات بیان ہوئے اختیاراتِ مصطفٰے سے متعلق تھے، اس طرح کے معاملات میں انہیں دلیل بنا کر کسی کو بھی عمل کرنے کی اجازت نہیں، اب ہر ایک پر تمام دینی احکام پر مِنْ وعَنْ ویسے ہی عمل کرنا جیسے شریعت نے فرمایا ہے ضروری ہے۔

بہرحال اِختیاراتِ مُصطفٰے سے مُتعلّق سیرت واحادیث کی کتابوں میں اِس طرح کے بہت سے واقعات مذکور ہیں جن سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت اور محبت وعقیدت دلوں میں مزید پُختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرح **مَعَاذَ اللہ** کوئی عام بَشَر نہیں بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ساری کائنات میں آپ کو سب سے بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

دعا ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنائے اور عاشقانِ رسول کی صحبت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب:

... فرمانِ مُصطفٰے: ”جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا

1... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے)۔[1] ...جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ...پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ ...مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔ ...صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (یعنی طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[2] ...جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ ...(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لہٰذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب ''**سُنَّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنّتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

1...مسلم، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال...الخ، ص ۸۹۴، حدیث: ۵۴۹۴

2...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۲

3...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

درود شریف کی فضیلت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: "جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، **اللہ** تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔"(1)

باغِ جنَّت میں محمد مُسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک دُنیا و آخِرت کی بھلائی اور کامیابی کا خواہش مند ہے۔ اس کے لئے ہمیں ہر مُعاملے میں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کرنی ہو گی کیونکہ آپ کے اَقْوال واَفْعال، اَخْلاق وعادات اور تمام صِفات ہمارے لئے باعِثِ نجات ہیں۔ آج ہم پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک پاکیزہ صِفَت "حِلْم" کے بارے میں سُنیں گے۔ یہ بھی سنے گے کہ "حلم کسے کہتے ہیں؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کی کیا اہمیّت ہے؟" سب سے پہلے حِلْمِ مُصطَفٰے سے مُتَعَلِّق ایک ایمان اَفروز روایت ملاحظہ فرمایئے!

1... معجم اوسط، ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

ایک اعرابی کا واقعہ:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ ایک بار حضور نَبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اَعرابی سے ایک وَسْق (چھ مَن 30 سیر کھجوروں) کے بدلے میں ایک اُونٹ خریدا۔ کھجور دینے کے لئے کاشانۂ اَقْدس پر آکر جب کھجوریں تلاش کیں تو نہ ملیں۔ آپ واپس اس اَعْرابی کے پاس گئے اور اِرْشاد فرمایا: عبدُ اللہ! ہم نے تجھ سے ایک وَسْق کھجوروں کے بدلے اُونٹ خریدا تھا، مگر تلاش کے باوُجُود ہمیں کھجوریں نہ مل سکیں۔ یہ سُنتے ہی وہ اَعْرابی زور زور سے چِلّانے لگا: ہائے دھوکا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سنا تو یہ کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑے کہ تو ہلاک و برباد ہو! کیا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دھوکا کریں گے؟ آپ نے اِرْشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ حق دار کو گُفتگو کا حق حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا، لیکن سمجھانے کے باوُجُود جب وہ نہ مانا تو آپ نے ایک صَحابی کو حکم دیا کہ خویلہ بنتِ حکیم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اگر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک وَسْق ہے تو ہمیں دے دیں! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم واپس کر دیں گے۔ صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں پیغامِ رسول پہنچایا تو انہوں نے کہا: میرے پاس کھجوریں موجود ہیں، آپ لینے کے لئے کسی کو بھیج دیجئے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس اَعرابی کو لے جاؤ اور جتنی کھجوریں بنتی ہیں اسے دے دو۔ اَعرابی کھجوریں لے کر واپس آیا تو آپ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان جلوہ گر تھے۔ اس نے عرض کی: جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے! آپ نے پُورا حق بڑے عُمدہ طریقے سے عطا فرمادیا۔ تو حضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہوں گے جو (دنیا میں) عمدہ طریقے سے پورا پورا حق دیتے ہوں گے۔[1]

خُلقِ عظیم سے مجھے حصہ عطا کرو! بے جا ہنسی کی خصلتِ بد کو نکال دو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُردباری اپناؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر عفو ودَرگُزر فرمانے والے اور نہایت شفیق وبُردبار تھے۔ سب کے سامنے سودے سے انکار کا اِلزام لگانے والے کو بدلہ لینے کی طاقت وقُدرت کے باوُجود مُعاف فرما کر حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ فرمایا۔ اس رِوایت سے ہمیں بھی یہ دَرس ملا کہ دَورانِ تجارت خرید وفروخت کرتے وَقت حِلم، برداشت، سچائی اور دِیانت داری سے کام لینا چاہیے۔ سودا بیچنے والے یا خریدنے والے سے کوئی بھی اگر تکلیف دہ بات کرے تو آخِرت کے لیے نیکیوں کا ذَخیرہ (جمع) کرتے ہوئے صَبْر کے گھونٹ پی لینا چاہیے۔ جوابی کاروائی کرنا، لڑائی جھگڑا بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپس میں نَفْرتوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ بدکلامی، دل آزاری اور اِلزام تراشی والے جُملے کہنے کی صُورت میں کبیرہ گُناہوں میں جاپڑنے کا بھی اندیشہ ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ایسے مَواقع پر غُصّے میں آنے، شُعلے اُگلتی نگاہوں سے دوسروں کو ڈرانے اور بات کا بتنگڑ بنانے کے بجائے صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے خُود بھی گُناہوں سے بچنا ہوگا اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی ہوگی، نیز ہر ایک سے حُسنِ اَخلاق سے

1... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۱۰/ ۱۳۴، حدیث: ۲۶۳۴۲

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۰۵

پیش آنا چاہئے کہ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔ چنانچہ

رَسُوْلُ الله کا محبوب و مُقرَّب:

حضرت سیِّدُنا ابُوثَعْلَبَہ خُشَنِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو تم میں بہترین اَخلاق والا ہو گا اور تم میں سے مجھے سب سے زِیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ ہو گا جو تم میں بدترین اَخلاق والا ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُسنِ اَخلاق اپنانے کی کیسی برکتیں ہیں کہ ایسا شخص دُنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جبکہ بدتمیزی اور بداخلاقی کا مُظاہرہ کرنے والے کو کوئی پسند نہیں کرتا، دُنیا میں بھی لوگ اُسے بُرا سمجھتے ہیں اور آخرت میں بھی ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقدَّر بن سکتی ہے۔

حُسنِ اَخلاق کی علامات:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُسنِ اَخلاق کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُسنِ اَخلاق کا پیکر وہ ہے جو زِیادہ حیا والا، کسی کو اَذِیَّت نہ دینے والا، نیک اَعمال بجالانے والا، سچ بولنے والا، کم گو (کم گُفتگو کرنے والا)، زِیادہ عمل کا عادی، لَغزِشوں سے حتَّی الْاِمکان بچنے اور فُضُول گُفتگو سے پرہیز کرنے والا ہو، نیک،

1... مسند احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۷۷۴۷

پُروقار، صابِر، رِضائے الٰہی پر راضی، شکر گُزار، بُردبار، نَرم طبیعت، پاکدامن اور شفیق ہو، لعنت کرنے والا، گالیاں دینے والا، غیبت کرنے والا، جلد باز، کینہ پَرْوَر، بخیل اور حاسد نہ ہو بلکہ ہَشّاش بَشّاش رہتا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر مَحَبَّت اور بُغْض رکھنے والا اور اسی کی خاطر کسی سے راضی اور ناراض ہونے والا ہو۔[1]

لہٰذا ہمیں خُود بھی بُرے افعال اور بُرے اَخلاق سے بچنا چاہیے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں بھی اچھے اخلاق اور عُمدہ صِفات اپنانے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیے۔ حُسنِ اخلاق کے فضائل وبرکات کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مَطْبُوعہ 99 صَفحات پر مُشتمِل کِتاب "**حُسنِ اخلاق**" کا مُطالَعہ کیجئے۔ اس کتاب کے مُطالَعہ کی برکت سے حُسنِ اَخلاق کے رنگ برنگے، مہکتے مہکتے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیرے خُلْق کو حق نے عظیم کہا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے **مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ کی عظمت وبلندی کو خود ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 29، **سُوْرَۃُ الْقَلَم**، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

[1] ... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان علامات حسن الخلق، ۳/۸۶

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خُو بُو بڑی شان کی ہے۔

(پ۲۹، القلم: ۴)

تاجدارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق یعنی مجھے اچھے اَخْلاق کی تکمیل کے لیے مَبْعُوث کیا گیا ہے۔[1] تو جن کی بِعْثَت (بھیجنے) کا مَقْصد اچھے اَخْلاق سکھانا ہو خُود ان کے اَخْلاقِ عظیمہ کا عالَم کیا ہو گا۔

حِلْم کی تعریف اور اس کی اَہمیّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ اَوْصاف میں سے ایک پیاری صِفَت "حلم" بھی ہے۔ حلم کا معنٰی ہے: اپنی طَبِیْعَت سے غُصّے کو ضبط کرنا۔[2] یعنی غُصّہ آئے تو اسے پی جانا حلم کہلاتا ہے۔ یاد رکھئے! غُصّہ اِنْسانی فطرت میں شامل ہے، یہ ایک غَیْر اِخْتیاری اَمْر ہے، اس میں ہمارا کوئی قُصُور نہیں۔ لیکن غُصّے سے بے قابُو ہو جانا بُرا فعل ہے۔ لہٰذا جب بھی غُصّہ آئے تو حلم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اسے دَبانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غُصّہ پینے اور بُردباری اِخْتیار کرنے کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ دو فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

بُردباری کی فضیلت:

﴿1﴾... حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے زِیادہ طاقتور وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابُو پالے اور سب سے زِیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت

1... مسند بزار، مسند ابی ھریرۃ، ۱۵/ ۳۶۴، حدیث: ۸۹۴۹

2... حاشیہ سیرتِ رسولِ عربی، ص ۲۹۳

وقدرت کے باوُجُود مُعاف کردے۔[1]

﴿2﴾... حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وہ کیسے؟ اِرْشاد فرمایا: ”جو تم سے قطع تعلُّقی کرے اس سے صِلہ رِحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عَطا کرو اور جو تم سے جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ بُردباری اِخْتیار کرو۔“[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ احادیثِ مُبارکہ میں حِلم و بُردباری اِخْتیار کرنے کی کس قَدَر ترغیب دِلائی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس اچھی صِفَت کو اَپنانے کی کوشش کریں، اِبْتدا میں اگرچہ مُشکل ضَرور ہوگی، لیکن سچی لگن اور کوشش سے تمام کام آسان ہوجاتے ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے ہے: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شَر سے بچنا چاہتا ہے اُسے بچایا جاتا ہے۔[3]

حدیثِ پاک کے اس حصے ”تَحَمُّل مِزاجی بتکلُّف برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے“ پر غور فرمایئے اور نیت کیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی اپنے اندر برداشت کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلم وبُردباری اور نَرم دِلی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ آپ کی نَرم دِلی کی تعریف کرتے ہوئے پارہ 4، سُوْرَۃُ اٰلِ عمرٰن،

1... مسند فردوس، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۸۴۹

2... الترغیب لابن شاهین، کتاب الحلم وفضله وما فيه، ص ۲۴۹، حدیث: ۲۴۱

3... معجم اوسط، ۲/ ۳۰۱، حدیث: ۲۶۶۳

آیت نمبر 159 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تُند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے سابقہ کتابوں میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ صفات لکھی دیکھی ہیں کہ آپ نہ تو تنگ مزاج ہیں، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے بلکہ مُعاف کرنے اور دَرگُزر فرمانے والے ہیں۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حِلْم وعَفْو یعنی اَذِیَّت پہنچانے والوں کو انتقام لینے کی قدرت ہونے کے باوجود درگزر کرنے اور معاف کر دینے والی عادتِ مبارکہ کے وہ عظیم شاہکار تھے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ چنانچہ

حِلمِ مُصطفٰے:

مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی دعوت دینے کے لئے جب طائف کا سفر فرمایا تو حضرت سیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَرا اور مال دار لوگ رہتے تھے۔ اِن میں "عَمرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ تین بھائی تھے۔ عَبْدِ یَالِیْل، مسعود اور حبیب۔ آپ صَلَّی

---

(1)... تفسیر ابن کثیر، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۲/ ۱۳۰

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تینوں کے پاس تشریف لے گئے اوراِسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اسلام قبول نہ کیابلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہ کی بلکہ طائف کے شریروں کو آپ کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چاروں طرف سے حملہ کر دیااورآپ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ کا جِسْمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئے۔ زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ بازو پکڑ کر اُٹھاتے، جب آپ چلنے لگتے تو پھر پتھروں کی بارش کرتے، ساتھ ہی ساتھ طَعْنہ زَنی کرتے، سَبّ و شَتْم کرتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔ حضرت سیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہاگئے اور زَخْموں سے نڈھال ہوگئے۔ حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انگور کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔[1]

حق کی راہ میں پتھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن:

طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1... مواھب اللدنیۃ، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۳۵

2... وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۹۷

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا جب میں نے طائف جاکر ایک سردار ''اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل'' کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا یہاں تک کہ مقام ''قَرْنُ الثَّعَالِب'' میں پہنچ کر خود کو محفوظ محسوس کیا۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آواز دی اور کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ حکم فرمائیں کہ میں ''اَخْشَبَیْن'' (ابوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) پہاڑوں کو ان پر اُلٹ دوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اسی کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے کہ اِتنا بُرا سُلُوک کرنے کے باوجود سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ تو ان سے بدلہ لیا اور نہ ہی ان کے خلاف دُعا کی۔ یُوں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُوری حیاتِ طیبہ اسی طرح حِلم وکَرَم کے عظیمُ الشَّان واقعات سے سجی ہوئی ہے۔ مگر فتحِ مکہ کے موقع پر جس کمالِ حلم و شَفْقت کا مُظاہَرہ فرمایا

---

(1)... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم امین... الخ، ۲/ ۳۸۶، حدیث: ۳۲۳۱

اس کی مثال ملنا ناممکن ہے۔ چنانچہ

جاؤ! تم سب آزاد ہو:

مَنْقُول ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اور کُفْر و شیطان اپنے چیلوں سمیت ذَلیل و رُسوا ہوئے تب مُحْسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَہْلِ مکہ سے دَرْیافت فرمایا: اے قُریش! تمہارا کیا خیال ہے میں تم سے کیسا سُلُوک کرنے والا ہوں؟ اُنہوں نے عرض کی: نَظُنُّ خَیْراً ہم آپ سے خیر ہی کی تَوَقُّع رکھتے ہیں، نَبِیٌّ کَرِیْمٌ وَّاَخٌ کَرِیْمٌ وَّ ابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَّ قَدْ قَدِرْتَ کیونکہ آپ کریم نبی ہیں، کَرِیْمُ النَّفس بھائی ہیں اور ہمارے کریم و مہربان بھائی کے فرزند ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ہم پر قُدرت عطا فرمائی ہے۔ تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آج میں تمہیں وہی بات کہتا ہوں، جو میرے بھائی یُوسف نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی (اور وہ یہ تھی):

لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ (پ۱۳، یوسف: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

(یہ کہنے کے بعد ارشاد فرمایا:) جاؤ! تم سب آزاد ہو۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کہ جن لوگوں نے آپ پر ظُلم و سِتَم کے پہاڑ توڑے، تبلیغِ دِین کے وَقْت طرح طرح سے ستایا حتّٰی کہ آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، اسی پر بس نہ کی بلکہ ہجرت کے بعد بھی چین سے نہ

[1]... مسند ربیع، باب فی الکعبة والمسجد... الخ، ص۱۹۱، حدیث: ۴۲۲

رہنے دیا اور فتحِ مکہ کے دن جب آپ اور آپ کے جانثار صحابہ ان پر غالب آگئے تو ان سے بدلہ لینے کے بجائے کمالِ حلم و شفقت فرماتے ہوئے انہیں مُعاف فرمادیا۔

جان کے دشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکہ میں
عام معافی تم نے عطا کی کتنا بڑا احسان کیا[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مُعاملہ تو یہ ہے کہ آپس کے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو زِندگی بھر کا مسئلہ بنائے رکھتے ہیں اور صُلح کی کوئی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ جبکہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیتے۔ آیئے! اپنے کردار کو سُنَّتِ نَبوی کا آئینہ دار بنانے کے لئے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حِلم وکَرم سے مُتَعَلِّق چند روایات سنتے ہیں۔ چنانچہ

حِلمِ مُصطفٰے پر مُشتَمِل چند روایات

…مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے کہ غَورَث بن حارِث نے آپ کو شہید کرنے کے اِرادے سے آپ کی تلوار نیام سے کھینچ لی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیند سے بیدار ہوئے تو غَورَث کہنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اب آپ کو مجھ سے کون بچاسکتا ہے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اتنا کہنا تھا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے گر گئی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تلوار ہاتھ مُبارک میں لے کر ارشاد فرمایا: اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ غَورَث

[1]…وسائل بخشش مرمم، ص۱۹۷

گڑگڑا کر کہنے لگا: آپ ہی میری جان بخشی کیجئے! تو رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے مُعاف فرما کر چھوڑ دیا۔ چنانچہ غَورَث اپنی قوم میں آکر کہنے لگا کہ اے لوگو! میں ایسے شَخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر ہیں۔[1]

سو بار ترا دیکھ کر عفو اور ترَحُّم　　ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے[2]

…حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موٹے اور کھردرے کناروں والی نجرانی چادر اوڑھے کہیں تشریف لے جارہے تھے، میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، اچانک ایک اعرابی (دیہاتی) نے چادر مبارک کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گردن پر خراش آگئی اور کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرا دیئے اور اسے کچھ مال عطا فرمانے کا حکم دیا۔[3]

…لبید بن اعصم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو کیا تو آپ نے اس سے بدلہ نہ لیا۔

…اسی طرح اُس غیر مسلمہ عورت کو بھی معاف فرمادیا جس نے آپ کو زہر دیا تھا۔[4]

…غزوۂ اُحد میں مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک دَندان کا کچھ کنارہ شہید اور چہرۂ اَنور کو زخمی کر دیا گیا مگر آپ نے ان کے لئے اس کے سوا کچھ نہ فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوم کو ہِدایت دے کیونکہ یہ

---

1 … بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع، ۳/ ۶۰، حدیث: ۴۱۳۶
مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۵۱، حدیث: ۱۴۹۳۴

2 … مسدس حالی، ص۱۲۸

3 … بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما کان النبی... الخ، ۲/ ۳۵۹، حدیث: ۳۱۴۹

4 … مواھب اللدنیۃ، فیما اکرمہ اللہ تعالی بہ... الخ، ۲/ ۹۱

لوگ مجھے جانتے نہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ ہے ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کردار کہ اپنا ہو یا پرایا ہر ایک سے محبت وشفقت سے پیش آتے، اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے مگر جب شرعی حدود کو توڑا جاتا اور اَحکامِ خداوندی سے منہ موڑا جاتا تو پیشانیِ اَقدس پر جلال کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ چنانچہ

حُدُوْدُاللّٰہ کی پامالی پر شدید غصہ فرماتے:

...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی بھی اپنی ذات پر کئے گئے ظُلْم کا بدلہ لیتے نہیں دیکھا مگر جب حُدُوْدُ اللّٰہ میں سے کسی حد کو توڑا جاتا تو شدید غصہ فرماتے۔[2]

...اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ قُرَیش کے بنی مَخْزوم کے خاندان کی ایک عورت نے چوری کی تو قریش سوچ وبچار کرنے لگے کہ بارگاہِ رسالت میں اس کی سفارش کون کرے گا؟ بالآخر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِنتخاب ہوا کہ یہ بارگاہِ رسالت میں بات کرسکتے ہیں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس عورت کی سفارش کی تو آپ نے جلال بھرے انداز میں ارشاد فرمایا: کیا تم حُدُوْدُ اللّٰہ میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے کے لوگ اِسی لیے ہلاک ہوئے کہ اُن میں صاحبِ مَنصَب چوری

1... الشفا، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل واما الحلم، ۱/ ۱۰۵

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ صلی اللہ علیہ وسلم للآثام... الخ، ص ۹۷۸، حدیث: ۶۰۵۰

کرتا تواسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر کمزور ہوتا تو اس چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، بخدا! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔[1]

جہاں تک ہوسکے بُرائی کو روکو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قَدَر مہربان و شفیق ہیں کہ دشمنوں کے ظُلم و سِتَم پر بھی عفوودرگُزر سے کام لیتے مگر جب آپ کے سامنے شَرِیعت کی خِلاف ورزی کی جاتی تو چہرۂ انور پُر جلال ہو جاتا اور کیوں نہ ہو کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جسے اس کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو یہ بھی نہ کر سکے تو اُسے چاہیے کہ دل میں اس بُرائی کو بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی عَلامت ہے۔“[2]

اپنے ضَمیر سے سُوال کریں کہ ہم نے اس پر عمل کی کتنی کوشش کی؟ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر کیا ہم نے حتَّی الامکان اسے روکنے کی کوشش کی یا کم از کم دل میں بُرا جانا؟ بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کردے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بچے اسکول کی چُھٹّی کر لیں تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نَمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے۔ خود سوچئے کہ کوئی میوزک بجا رہا ہے بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا اِسے بُرا محسُوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو ”مَعَاذَ اللہ میوزیکل ٹیون“

---

1. ...مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف...الخ، ص ۷۱۶، حدیث: ۴۴۱۰
2. ...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر...الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۷

مَوْجود ہے۔ دواَفْراد گلی میں گالَم گلوچ کر رہے ہیں بُرا لگا؟ نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ اپنے مُنہ سے بھی مَعَاذَاللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، ناگوار گزرا؟ کیوں کہ اس میں میرا ذاتی نقصان ہے، رضائے الٰہی کے لئے بُرا کیوں لگے گا کہ مَعَاذَاللہ خُود بھی تو جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کے لئے ہیں ورنہ بَہُت سوں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں، گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں پھر بھی "دل میں بُرا جاننے" کا ذہن نہیں۔ اگر رِضائے الٰہی کے لئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت ہو جائے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معاشَرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے گا۔ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے تو دوسروں کو سمجھانا بھی شُرُوع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی اور "نیکی کی دعوت" کی دُھوم مچ جائے گی۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں التجا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت اور مَدَنی چینل:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے، گھر گھر عِشقِ رسول کی شمع جلانے، مرحبا یا مصطفٰے کی دُھومیں مچانے کے لئے کم و بیش 103 شُعْبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک اِنْتہائی اَہَم

[1]... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۹

شُعبہ مدنی چینل بھی ہے ...مَدَنی چینل تحفُّظِ عقائدِ اسلام کا علمبردار بن کر خوفِ خدا اور عِشقِ مُصطفےٰ کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام گھر گھر پہنچانے میں مصروف عمل ہے ...مدنی چینل بین الاقوامی (International) سطح پر اسلام کے پیغام کو مُؤثّر اور دل نشین انداز میں دنیا کے گوشے گوشے تک کہ جہاں اس کے بغیر رسائی قدرے مشکل تھی پہنچانے کے لئے سرگرمِ عَمَل ہے ...مَدَنی چینل وہ واحد سو فیصدی اسلامی چینل ہے جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا، اس لحاظ سے اسے ایک آئیڈیل اِسلامک چینل کہا جاسکتا ہے ...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی و عُریانی کی فضا میں بگڑی ہوئی اُمّتِ مُسلِمہ کی اِصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے ...مَدَنی چینل پر عقائد و عبادات، اَخلاق و مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلّق مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل خود بھی دیکھتے رہیے، دُوسروں کو بھی دیکھنے کی دعوت دیتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تلاوتِ قرآن اور نعتِ رسول کی میٹھی میٹھی آوازیں سُننے، فرض عُلُوم پر مشتمل کثیر عِلمِ دِین کا لازوال خزانہ پانے، کئی جسمانی و روحانی بیماریوں، پریشانیوں کا گھر بیٹھے علاج پانے، ہزاروں سُنّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی وغیرہ گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور عِشقِ رسول میں گُم رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عام دُنیا بھر میں یارَبّ دِین کا پیغام ہو[1]

نرمی اپنائیں، فائدہ اٹھائیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی مسلمان کو گناہ میں مبتلا دیکھیں تو اس کے

1...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۴

ساتھ خَیر خواہی اوراس کی آخِرت کی بھلائی کی خاطِر شَرِیعت کی خِلاف ورزی کرنے پر اس کی اِصلاح کریں، اگر سمجھانے سے فِتنے کا اندیشہ ہو تو دل میں بُرا ضرور جاننا چاہئے۔ جبکہ ذاتی مُعاملات میں خلافِ مِزاج باتوں پر صَبْر و تَحَمُّل اور عَفْو و دَرگُزر سے ہی کام لینا چاہیے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے لیکن ہمیں اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے رِضائے الٰہی کی خاطِر مُعاف کر دینا چاہیے کیونکہ جب زَبان بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بِگاڑ دیتی ہے، کسی نے سچ کہا ہے کہ

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں

یاد رکھئے! اگر ہم کسی کی غَلَطی پر رِضائے اِلٰہی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اس سے اِنتِقام لینا چھوڑ دیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمْن وسُکون کا گہوارا بن سکتا ہے اور فِتنے فَساد کے ناپاک جَراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ بُردباری و نرم دلی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے، یقیناً جسے یہ عظیم دولت مل گئی وہ بڑا بختاور (خوش نصیب) ہے، نَرمی اِنْسان کی زِینت ہے، ہر وَقْت بد مزاجی سے پیش آنا تہذیب کے بھی خلاف ہے، بااَخلاق اور نرم خُو شَخْص سب کو پیارا لگتا ہے جبکہ تُند مِزاج اور سَخْت دل شَخْص سے لوگ دُور بھاگتے ہیں۔ نرمی اپنانے کے لیے اس کی فضیلت پر مشتمل چار فرامینِ مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں:

نرمی کی فضیلت پر مُشْتَمِل چار فرامین مصطفٰے:

﴿1﴾ ... ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، وَیُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَالَا یُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ وَمَالَا یُعْطِی عَلٰی مَاسِوَاہُ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو نہ تو سختی پر عطا فرماتا ہے اور نہ ہی نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا فرماتا ہے۔[1]

1... مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۶۰۱

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: اِنَّ الرِّفْقَ لَایَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ یعنی نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے، وَلَایُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اُسے عیب دار کردیتی ہے۔[1]

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ یعنی جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔[2]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ یعنی جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا، فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اسے دنیا وآخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا۔[3]

بنوں خُوش اَخلاق ایسا سرور بنا دو صبر و رِضا کا پیکر
نبیِّ رحمت شفیعِ اُمَّت[4] رہے سدا نرم ہی طبیعت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض ایسے بھی نادان ہوتے ہیں جو غصے کو بہادری، مردانگی، عزتِ نفس اور بُلند ہمّتی قرار دیتے ہیں، ایسی سوچ رکھنے والوں کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حلم اور نرمی والی سُنَّت پر عمل کرنا چاہیے کہ نرمی کے بے شُمار فوائد ہیں۔ چنانچہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا سمجھانے کا پیارا انداز:

مَروِی ہے کہ ایک نَوجَوان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بدکاری کی اِجازَت دیجئے۔ یہ سنتے ہی تمام صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ

1... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، ص١٠٧٣، حدیث: ٦٦٠٢
2... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، ص١٠٧٢، حدیث: ٦٥٩٨
3... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ٩/ ٥٠٤، حدیث: ٢٥٣١٤
4... وسائل بخشش مرمم، ص٢٠٨

الرِّضْوَان جلال میں آگئے اور اسے مارنا چاہا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پھر اُسے اپنے پاس بُلا کر بٹھایا اور نہایت نَرْمی اور شَفقت کے ساتھ سُوال کیا: اے نَوجَوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اُس نے عَرض کی: میں اسے کیسے رَوا (جائز) رکھ سکتا ہوں؟ اِرْشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اِسے کیسے رَوا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اِس طرح کِیا جائے تو تُو اسے پَسند کرے گا؟ عَرض کی: نہیں۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ایک رِشْتے کے بارے میں سُوال فرمایا اور وہ یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں۔ تب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: ”اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اس کے دِل کو پاک کر دے، اس کی شَرْم گاہ کو بچا لے اور اِس کا گُناہ بخش دے۔“ اس کے بعد وہ نَوجَوان تمام عُمْر بدکاری سے بیزار رہا۔[1]

بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد — اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا
دُلھن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد[2] — اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنی مَحبَّت وشَفقت کے ساتھ سمجھایا اور برائی سے روکنے کے لئے کیسے پیارے انداز میں اس نَوجوان کی اِصلاح فرمائی، لہٰذا نیکی کی دعوت دینے والے کو حکمتِ عملی اِختیار کرتے ہوئے تحمّل مزاجی کا مُظاہرہ کرنا چاہیے کیونکہ ”نَرمی“ سے جو کام ہوتا ہے وہ ”گرمی“

1... مسند احمد، مسند انصار، ۸/ ۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴

2... حدائق بخشش، ص۶۶

سے نہیں ہوا کرتا اور مُبلِّغ کو تو ''موم'' سے زِیادہ نَرم اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہیے، ڈانٹ ڈَپَٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح مُشکِل سے ہوتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی یہ تَوفِیق نَصِیب ہو جائے کہ جب کسی کو گناہوں میں مُبتَلا پائیں، نَمازوں میں کوتاہی کرتا دیکھیں، جھوٹ ،غِیبت و چُغلی، مُسلمان کی دل آزاری وغیرہ گناہوں میں مُلَوَّث دیکھیں تو پیٹھ پیچھے اُس پر بے جا تنقید کرنے اوراُس کی بُرائی کر کے خُود غیبت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کے دَلدَل سے نکالنے کی کوشش کریں، نِہایت نَرمی اور پیار سے اُسے سمجھانے اور ثَوابِ آخِرت کے خَزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیّت کے ساتھ کسی کو سمجھائیں گے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فائدہ ضَرور ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر حِلْم کا مادہ پیدا کرنے اور غُصّے کی عادتِ بد سے چھٹکارا پانے کے لئے چند طریقے اور عِلاج پیشِ خدمت ہیں، ان پر عمل کی نیت کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی:

...سب سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں سچے دِل سے گڑ گڑا کر دُعا کیجئے! کیونکہ توفِیقِ خُداوندی کے بِغیر انسان کسی بھی گُناہ سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

...حِلْم کی عادت اپنانے کے لئے اس کے فَضائِل پر مشتمل رِوایات پڑھئے اور بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کے واقِعات کا مُطالَعہ کیجئے۔

...خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرایئے کہ جس طرح مجھے اس شَخْص پر قُدرَت حاصِل ہے اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے۔ اگر میں نے اس پر اپنا غُصّہ نکال دیا تو قِیامت کے دن غضبِ الٰہی سے نہیں بچ سکوں گا۔

...اِسی طرح غصے کے سبب ہونے والے طِبّی نُقصانات پر غور کیجئے، مثلاً اس طرح صِحّت

پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

...کثرت سے توبہ واِستغفار کیجئے کہ اس کی بَرَکت سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عادت سے جان چھوٹے گی اور اس سے نفرت پیدا ہو گی۔

حِلم وبُردباری کے ان طریقوں کو اِختیار کرنے، غصے پر قابو پانے، شَفقت و نرمی اپنانے اور حُسنِ اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین ودنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر و تحمل اور بُردباری کے مُتعلِّق پیارے پیارے واقعات سننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو کوئی کتنی ہی تکلیف پہنچاتا مگر آپ اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ فرماتے، یہاں تک کہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمادیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے، اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حِلم وبُردباری کا مُظاہرہ کریں اور کسی پر غُصّہ آجانے کی صُورَت میں ضَبط سے کام لیتے ہوئے اُسے مُعاف کر دیں۔ دعا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ”**مدنی دَرس**“ بھی ہے، ہم سب بھی مدنی دَرس میں شِرکَت کو اپنا مَعمُول بنالیں اور جہاں مدنی دَرس نہیں ہوتا وہاں اِنفرادی کوشش کے ذریعے مدنی درس کی ترکیب بنائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے بہت سے لوگوں کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اِصلاح کا بھی سامان ہوگا اور مدنی دَرس میں عِلمِ دین کی باتیں سیکھنے کا ثَواب بھی ملے گا۔

فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: جو صُبْح مسجِد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کے لیے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اَجر ہے۔[1] اور جو عِلْم کی تلاش میں نکلا وہ واپس لَوٹنے تک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔[2]

ہمیں بھی چاہیے کہ مدنی دَرس میں شِرکَت کیا کریں اور دوسروں کو بھی شِرکَت کی دعوت پیش کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ مدنی درس میں شرکت کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے۔

---

1 ... معجم کبیر، ۸/ ۹۴، حدیث: ۷۴۷۳

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

مدنی درس کی مدنی بہار:

مَدِیْنَۃُ الْاَوْلِیا (ملتان پاکستان) میں قِیام پذیر ایک اسلامی بھائی اپنے سُدھرنے کا واقعہ کچھ یوں بَیان کرتے ہیں کہ میں 1995ء میں F.S.C کا طالب علم تھا۔ مذہبی مَعلُومات نہ ہونے کی وجہ سے میری دوستی ایک بدمذہب سے ہوگئی، میں اس کے ساتھ ہی اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا تھا۔ کہتے ہیں کہ صُحبت اَثر رکھتی ہے، لہٰذا میں بھی اس کے فاسِد عَقائِد کا شِکار ہونے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو درازیِ عُمر بِالْخَیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھ کر اُمَّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عَظیم فرمایا اور بے شُمار لوگوں کو بدمذہبوں سے مَحفُوظ فرمایا، یقیناً اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ہوتا تو اس بدمَذہَب کی دوستی آج مجھے گمراہی میں مبتلا کردیتی۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا کہ اس دوست نما دشمن سے میری جان چھوٹ گئی، سبب کچھ یُوں بنا کہ ہماری مسجِد میں فَیضانِ سنّت کا دَرْس شُروع ہوگیا، ایک دن میرے والد صاحِب نے فرمایا: تم بھی دَرْس میں شرکت کیا کرو کہ دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے نہ صرف مَعلُومات کا ڈھیروں خَزانہ حاصِل ہوتا ہے بلکہ عِلمِ دین کی مجلِس میں بیٹھنے کی عَظیم فضیلت پانے کی بھی سَعادت ملتی ہے۔ لہٰذا میں نے دَرْس میں باقاعدگی سے بیٹھنا شُروع کردیا اور واقعی دَرْس میں بیٹھنے کی بَرَکت سے عِلمِ دین کے انمول موتیوں سے دامن بھرنے کا سنہری موقع ملا اور ساتھ ہی میرے دل و دماغ کو ایسا سکون نصیب ہوا کہ میرے پاس بَیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ دَرْسِ فیضانِ سنّت کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوگیا۔ میرے لئے یہ ایک نیا ماحول تھا، ہر طرف علم و عمل کے پھولوں سے مہکی مہکی فضاؤں نے

مجھے بہت مُتأثّر کیا۔ پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دُعا نے تو میرے دل کی دنیا ہی زَیر وزَبَر کر دی، میں نے اپنے تمام گناہوں سے پکّی توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہ کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مرید بھی بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

سفر کی سنّتیں اور آداب:

... مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفر کی اِبتِدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِدا کرنا سُنّت ہے۔[2] چنانچہ حضرت سیِّدُنا کَعب بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزوۂ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اور آپ جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔[3] ... اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو

---

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...اشعة اللمعات، ۵/ ۱۶۱

3 ...بخاری، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوة فوری...الخ، ۲/ ۲۹۶، حدیث: ۲۹۵۰

زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔"[1] ...اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔"[2] ...چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔[3] ...جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو چاہیے کہ اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپُرد کرکے جائیں کہ وہی سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔ ...دورانِ سفر ذِکْرُ اللہ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحٰنَ اللّٰہ سب تین تین بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پڑھیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

ترے حبیب کی سُنّت کی دُھوم مچ جائے گلی گلی میں پھرے مدنی قافلہ یاربّ[4]

...

---

1 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الدلجة، ۳/ ۴۰، حدیث: ۲۵۷۱

2 ...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون...الخ، ۳/ ۵۱، حدیث: ۲۶۰۹

3 ...بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۵۲

4 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا اَبُو المواہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کروگے۔“ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس قابل کیسے ہوا؟ تو ارشاد فرمایا: ”اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کردیتے ہو۔“[1]

شافِعِ روزِ جزا، تم پہ کروڑوں دُرُود دافِعِ جُملہ بلا، تم پہ کروڑوں دُرُود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مہینہ جاری وساری ہے، یہ وہ مُقَدَّس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی، اسی لئے اس مہینے میں خُصُوصیت کے ساتھ جہاں آپ کی سیرتِ طیِّبہ کے مُختلف گوشے اور مِیلادُ النَّبی کے واقعات بیان کرکے عاشقانِ رَسُول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شَمع مزید روشن کی جاتی ہے وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجَمال کا تذکرہ کرکے ان کے دِلوں

1... الطبقات للشعرانی، رقم ۳۱۸، ابو المواہب محمد الشاذلی، ۲/ ۱۰۱

2... حدائق بخشش، ص ۲۶۴

کو مزید گرمایا جاتا ہے۔ آج کے بَیان کا مَوضُوع بھی ”جمالِ مصطفٰے“ ہے۔ آیئے! نہایت ہی تَوَجُّہ اوردِلجمعی کے ساتھ حُسن و جَمالِ مُصطفٰے سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حُسن و جمالِ مصطفٰے:

مروی ہے کہ محبوبِ ربّ، شہنشاہِ عرب و عجم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مکۂ مکرّمہ سے مدینۂ مُنوَّرہ کی طرف ہجرت کے لئے اپنے چند صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ روانہ ہوئے تو ”اُمِّ مَعْبَد“ کے خیمے کے پاس سے گُزرے، وہ آپ کو پہچانتی تو نہ تھی لیکن تھی بڑی عقل مند، اپنے خیمے کے پاس بیٹھ جاتی اور مُسافِروں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتی۔ اس مُبارک کارواں نے اِن سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پُوچھا تاکہ ان سے خرید لیں لیکن اِتّفاق سے اُس وَقْت اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ حُضُورِ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیمے کے کونے میں ایک کمزور بکری دیکھ کر پوچھا: ”اے اُمِّ مَعْبَد! یہ کیسی بکری ہے؟“ اُنہوں نے عَرض کی: کمزور ولاغر ہونے کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جاسکی۔ استفسار فرمایا: ”کیا یہ دودھ دیتی ہے؟“ عرض کی: اس نے تو کبھی دودھ دیا ہی نہیں (بلکہ اس نے تو کبھی بچہ بھی نہیں جنا)۔ ارشاد فرمایا: ”کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں؟“ عرض کی: کیوں نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیں۔ چنانچہ آپ نے بکری منگوائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر اس کے تھنوں اور کمر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اوراس کے لئے دعا فرمائی تو بکری نے اپنی ٹانگیں کشادہ کر دیں اوردودھ دینے لگی، آپ نے برتن منگوا کر اس میں دودھ دوہا حتّٰی کہ وہ اوپر تک بھر گیا، پھر اُمِّ مَعْبَد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئی، پھر صحابہ کو بھی پیٹ بھر کر پلایا اور خود آخر میں پیا، پھر دودھ نکالا حتّٰی کہ برتن بھر گیا، دودھ سے بھرا برتن اُمِّ مَعْبَد کو دیا اور وہاں سے تشریف لے گئے۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد اُمِّ مَعْبَد کے شوہر ابو معبد گھر آئے، اُنہوں نے اِتنا کثیر دُودھ دیکھا تو تعجب سے پوچھا: اے اُمِّ مَعْبَد! اِتنا دُودھ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ گھر میں دُودھ والا کوئی جانور بھی نہیں؟ اُمِّ مَعْبَد نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابھی ابھی ان ان صفات کا حامل ایک مُبارک شخص یہاں سے گزرا ہے۔ ابُو مَعْبَد نے کہا: ذرا میرے سامنے ان کا حُلیہ تو بیان کرو۔

اُمِّ مَعْبَد نے کہا: "میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے جن کا حُسن نُمایاں تھا، چہرہ خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی جمیل تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، آواز گُونج دار، گردن چمکدار جبکہ داڑھی مُبارک گھنی تھی، دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے، ان کے مُبارک قَد میں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قَد کہ دیکھ کر بُرا لگے اور نہ اِتنا پَست کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرو اور حَسین دِکھائی دیتے۔" یہ سراپا سُن کر ابُو مَعْبَد نے کہا: بخدا! یہ تو وہی ذاتِ گرامی ہیں، جن کا مُعاملہ ہمیں مَکّۂ مکرّمہ سے پہنچا ہے، میری تو خواہش ہے کہ ان کی رَفاقت اِختیار کروں۔ اگر میرے اِختیار میں ہوا تو میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ضَرور کروں گا (اور پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضور نبیِّ رَحمت، باعِثِ خَیْر و برکت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت قَدَم ان کے گھر میں پڑ جانے کی برکت سے اَبُو مَعْبَد اور اُمِّ مَعْبَد کو نہ صرف دولَتِ اسلام سے سرفراز فرمایا بلکہ شَرَفِ صحابیّت بھی عطا فرما دیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا)۔[1]

خِلق تُمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں دُرُود[2]

1... معجم کبیر، ۴/ ۴۸، حدیث: ۳۶۰۵

2... حدائق بخشش، ص۲۶۸

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کا پیدا ہونا بھی بے مثل و بے مثال اور لاجواب و باکمال ہے اور آپ کی سیرتِ طَیِّبہ اور اَخلاقِ عالیہ کا بھی کوئی ثانی نہیں۔ اسی لیے ساری مخلوق آپ کی گرویدہ اور غلام بن گئی ہے اور شاہانِ وَقْت بھی آپ کی گلی کے گدا ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ اے میرے ایمان کی جان! آپ پر کروڑوں دُرُود۔[1]

حُسن وجمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا اَوج وکمالِ مصطفٰی مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بی بی آمنہ کے لال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کیسا حُسن و جمال عطا فرمایا ہے کہ ایمان والوں نے آپ کے رُخِ زیبا کو دیکھا تو آپ کے نام پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب کسی غیر مسلم نے دیکھا تو آپ کا حسین سراپا اس کی نظر میں ایسا سمایا کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ یقیناً اَوَّلین و آخرین میں نہ تو کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہو گا۔

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا[2]

شعر کی وضاحت: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ جیسا کبھی نہ دیکھا گیا، نہ آئندہ دیکھا جائے گا کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا، جہانوں کی بادشاہی آپ ہی کو سجتی ہے، اس لئے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔[3]

1... شرح کلام رضا، ص ۹۷۲

2... حدائق بخشش، ص ۴۳

3... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۱۹

حُسنِ یُوسُف کی رعنائیاں:

حضور نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ تبارَک وتعالٰی نے تمام حَسین وجمیل اَشیاء کو پیدا فرما کر پُوری کائنات کو حُسن وجَمال بخشا اور پھر پُوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرت سیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو حُسن وجَمال عطا فرمایا، ان کے حُسن وجمال کا یہ عالَم تھا کہ جب مِصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حُسن میں ایسی خُود رَفتہ اور گُم ہوئیں کہ بے خُودی کے عالَم میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں تک کاٹ ڈالیں۔ اس واقعے کو قرآنِ کریم نے اِن اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا۔ چُنانچہ پارہ12، سُوْرَۃُ یُوْسُف، آیت نمبر31 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ(۳۱)

(پ۱۲، یوسف:۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اُس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں یہ تو نہیں مگر کوئی معزّز فرشتہ۔

تفسیر خزائنُ العِرفان:

صدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ اُنہوں نے اس جَمالِ عالَم اَفروز کے ساتھ نُبوّت ورِسالت کے اَنوار اور عاجزی واِنکساری کے آثار اور شاہانہ ہیبت واِقتدار اور لذیذ کھانوں اور خُوبصورت چہروں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعَجُّب میں آگئیں اور آپ کی عَظَمت وہیبت دِلوں میں بھر گئی اور حُسن وجمال نے ایسا وارَفتہ کیا

کہ ان عورتوں کو خُود فراموشی ہو گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ایسے مَشْغُول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً اِحساس نہ ہوا۔(1)

حُسنِ یوسُف اور حُسنِ مصطفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا عالَم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن و جَمال عطا کیا گیا تو حُسن و جَمال کے شاہکار، حبیبِ پرورد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا کیا عالَم ہو گا کہ جن کا حُسن حضرت سیِّدُنا یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن و جمال سے بھی بڑھ کر ہے۔ اسی لئے تو سیِّدِی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا ہے:

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب(2)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

ترجمہ: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک رُخسار کی خوبیاں اہْلِ مصر سُن لیتے تو جنابِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی قیمت لگانے میں سیم وزر (مال و دولت) نہ بہاتے۔

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَاَیْنَ جَبِیْنَہٗ لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

ترجمہ: اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی

1... خزائن العرفان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیہ:۳۱

2... حدائق بخشش، ص۵۸

پیشانی کی زِیارت کر لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔[1]

ترا مَسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا مَحرمِ راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مِثل نہیں ہے خُدا کی قسم[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے عظمت وشان والے نبی! آپ کی عظمتوں کا کون اَندازہ لگا سکتا ہے کہ عرشِ مُعلّٰی تو آپ کے نازواَدا سے بیٹھنے کی جگہ ہے اور جبرئیلِ اَمین آپ کے ہمراز ووزیر ہیں اور آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوئے، میں کیا کیا عرض کروں، میرے آقا، خُدا کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو ہم بَھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضرات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو دن رات سَفَر و حَضَر میں جمالِ نَبُوَّت کی تجلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے اُنہوں نے نُور کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مِثال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا، ملاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

سب سے زیادہ حسین وجمیل:

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ہر حَسین چیز دیکھی ہے لیکن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زِیادہ حَسِین وجَمِیل میں نے کبھی نہیں دیکھا۔[4]

1... شرح المواھب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ام المومنین عائشۃ، ۴/ ۳۹۰
2... حدائق بخشش، ص۸۱
3... شرح کلام رضا، ص۲۲۶
4... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب صفۃ جسدہ...الخ، الباب الاول فی حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۷

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زِیادہ خُوبصورت اور خُوش رنگ تھے۔ جس نے بھی آپ کی تعریف وتوصیف بیان کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی، پسینۂ مُبارکہ کی بُوند آپ کے چہرۂ اَنْور میں چمک دار موتی کی طرح معلوم ہوتی۔ (1)

حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔ (2)

یہ جو مِہر و مَہ پہ ہے اِطلاق آتا نُور کا ۔۔۔ بھیک تیرے نام کی ہے اِستِعارہ نُور کا (3)

چاند سے تشبیہ دینے میں حکمت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ رحمت، شَفِیْعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال سے مُتَعَلِّق صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دِلنشین فرامین سُن کر یقیناً عاشقانِ رسول کے دل خُوشی سے جُھوم اُٹھے ہوں گے۔ بیان کردہ رِوایتوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرۂ اَنْور کو چاند سے تشبیہ دی حالانکہ سُورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو اپنی تابانیوں سے بھر دیتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں

(1) ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثلاثون فی ذکر مؤازاۃ ... الخ، القول فیما اوتی یوسف علیہ السلام، ص ۳۶۰

(2) ... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الرخصۃ ... الخ، ۴/ ۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰

(3) ... حدائق بخشش، ص ۲۴۸

جَمانا مُمکن ہوتا ہے جبکہ سُورج میں یہ سب مُمکن نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔[1]

خُورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں[2]

شعر کی وضاحت: سُورج اپنی پُوری آب و تاب کے ساتھ طُلُوع ہوا اور سارے جہاں کو روشن کر دیا، چاند بھی اپنی تمام تَر جلوہ سامانیوں کے ساتھ چمکا اور ساری دُنیا کو نُور کا ٹکڑا بنا دیا، مگر جب رُخِ مُصطفٰے سے نِقاب اُٹھا تو دونوں نے شرمندہ ہو کر مُنہ چھپا لیا اور محبوبِ خُدا کے حُسن و جَمال کے آگے اپنا سر تَسلیم خَم کر لیا۔[3]

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو:

یاد رہے! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن نے حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُوْر صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے جس حُسن و جَمال کو چاند سے تشبیہ دی ہے یہ آپ کا کامل حُسن و جَمال نہیں تھا، اگر آپ کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ علامہ زُرقانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه حضرت سیِّدُنا امام قُرطُبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے نقل فرماتے ہیں کہ "حُضُورِ اقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا اگر آپ کا کامل حُسن ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں اِس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی

1... شرح المواھب، المقصد الثالث فیما فضلہ اللہ تعالی بہ، الفصل الاول فی کمال خلقتہ...الخ، ۵/۲۵۸

2... حدائق بخشش، ص۱۱۰

3... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۳۲۸

تاب نہ لاتیں۔"[1]

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالَم کو وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال اور اَوصاف و کمال کو بیان کرنے کا ہم ہر گز حق اَدا نہیں کر سکتے لیکن آپ کے ذِکرِ مُبارَک سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے، آپ کے چند اَعضائے شریفہ کے تَناسُب اور حُسن و جمال کے تذکرے کرکے اپنے لئے رَحمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اِکٹھا کرتے ہیں۔ چُنانچہ

چہرہ مبارک:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ مُبارک جَمالِ الٰہی کا آئینہ اور اَنوار و تجلیات کا مَظہر تھا، پُرگوشت اور کسی قَدر گول تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتے ہی حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پُکار اُٹھے کہ "یہ دَروغ گو (یعنی جھوٹے) کا چہرہ نہیں" اور ایمان لے آئے۔[3]

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم[4]

شعر کی وضاحت: اے میرے نور والے آقا! قرآنِ مجید میں وَالشَّمْس وَالضُّحٰی

---

1 ... شرح المواھب، المقصد الثالث فیما فضلہ اللّٰہ تعالی بہ، الفصل الاول فی کمال خلقتہ...الخ، ۵/ ۲۴۱

2 ... ذوق نعت، ص ۱۴۲

3 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی قیام اللیل، ۲/ ۱۲۷، حدیث: ۱۳۳۴

4 ... حدائق بخشش، ص ۸۰

فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی فرما کر آپ کی کُنڈل والی سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے، گویا دن اگر مُنَوَّر وروشن ہے تو رخِ مصطفٰے سے اور رات اگر اندھیری وسیاہ ہے تو زُلفِ دَوتا سے۔"(1)

چشمان مبارک:

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمَگیں (سرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے۔ گزشتہ کتب میں یہ بھی آپ کی ایک علامتِ نُبوَّت تھی۔

سُرمگیں آنکھیں حَریمِ حق کے وہ مُشکیں غَزال
ہے فَضائے لامکاں تک جن کا رَمنا نُور کا(2)

شعر کی وضاحت: رات کو بھی دن کی طرح دیکھنے والی اور آگے پیچھے یکساں دیکھنے والی، کَستُورِی سے بھرپور قُدرَتی سُرمہ لگی ہوئی، میرے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسین و جَمیل آنکھیں جو نیچے جھکیں تو (نَظر) تَحتُ الثَّرٰی (زمین کے سب سے نچلے طبقے) تک جائے اور اُوپر اُٹھیں تو نَظر عرشِ مُعلّٰی سے بھی پار ہو جائے اور ان بابرکت اور نورانی آنکھوں کا اپنے حلقوں میں گھُومنا بھی نور ہی نور ہے کیونکہ اِنہی کے اشاروں سے ہم گنہ گاروں کی نجات ہو گی۔(3)

---

1 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۲۲۶

2 ... حدائق بخشش، ص۲۴۸

3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۲۱۷

اَبرُوئے مُبارَک:

حضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَرازاور باریک تھیں اوردرمیان میں دونوں اس قَدَر مُتَّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔(1)

جن کے سجدے کو مِحرابِ کعبہ جُھکی ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام(2)

شعر کی وضاحت: ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب اس جہاں کو اپنی بابرکت تشریف آوری سے زِینت بخشی اورآپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ خود تو سجدے میں گِر کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کے لیے دُعا فرمارہے تھے اور کعبۂ مُعظّمہ آپ کی طرف جُھک کر آپ کی نُورانی بھنوؤں کی نَزاکت و لَطافت کو سَلامی پیش کررہا تھا۔(3)

بِینیٔ مبارک:

حضور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بینی یعنی مبارک ناک خُوبصورت اوردَراز تھی اوردَرمیان میں اُبھراؤ نُمایاں تھااور ناک کی ہڈی پر ایک نُوردَرخشاں تھا۔جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے حالانکہ بُلند نہ تھی۔بُلند تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔(4)

بِینیِ پُرنُور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا ہے لِوَاءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نُور کا(5)

شعر کی وضاحت: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُرنُور بینی

1 ...معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴

2 ...حدائق بخشش، ص۳۰۰

3 ...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۱۰۲۱

4 ...معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴

5 ...حدائق بخشش، ص۲۴۳

(یعنی مبارک ناک) پہ ہر وَقْت اس طرح نُور چمکتا رہتا ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے لِوَاءُ الْحَمْد (قیامت کے دن اللہ کی حمد کا جھنڈا جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہو گا اس) کا پھریرا (جھنڈا) لہرا رہا ہے۔(1)

پیشانی مبارک:

حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ حضرت سیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَهِیْمِ جَبِیْنُهٗ   بَلَجَ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

ترجمہ: جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی کے روشن چَراغ کی مانند چمکتی تھی۔(2)

سیِّدِی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا   اس جَبِینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام(3)

شعر کی وضاحت: جب حَشْر بپا ہو گا اور نفسا نفسی کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا تو شَفاعَت کا سہرا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر سجے گا تو پھر لجپال آقا کی سَعادَت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار دُرُوْد و سَلام محبَّت پیش کیا جائے، جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔(4)

1...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ١٠٧

2...سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع فی صفۃ جبینہ...الخ، ٢/ ٢١

3...حدائق بخشش، ص ٣٠٠

4...ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ١٠٢٠

کان مُبارک:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان کامل و تام تھے۔ قُوّتِ بَصارت کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو قُوتِ سَماعت بھی کمال کی عطا فرمائی تھی۔ اسی لئے آپ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرماتے کہ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سُنتا ہوں تم نہیں سُن سکتے، میں تو آسمان کی آواز بھی سُن لیتا ہوں۔[1]

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان　　　کانِ لَعلِ کرامَت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: نور کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان درحقیقت عزّت کے موتی، عظمت و شان کے ہیرے اور جواہرات کی کان ہیں، جس طرح قریب سے سنتے ہیں اسی طرح دُور سے بھی سنتے ہیں۔ آپ اپنی والدۂ ماجدہ کے بَطْنِ اَقدس میں رہ کر لَوحِ مَحفُوظ پہ چلنے والے قلم کی آواز بھی سن لیتے پھر ایسے مُبارک کان پہ بھی کیوں نہ لاکھوں سَلام کہے جائیں۔[3]

دَہنِ مُبارک:

حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک مُنہ فَراخ، رُخسارِ مُبارک ہموار، سامنے کے دانت مُبارک کُشادہ اور رَوشن و تاباں تھے، جب آپ کلام فرماتے تو ان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/ ۴۶۴، حدیث: ۴۱۹۰

2... حدائق بخشش، ص ۳۰۰

3... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۱۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکراتے تو دیواریں رَوشن ہو جاتیں۔[1]

وہ دَہَن جس کی ہر بات وَحیِ خُدا چشمۂ عِلم و حِکمت پہ لاکھوں سلام[2]

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وَحی کا درجہ رکھتی ہے عِلم وحِکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سَلام ہوں۔[3]

مبارک لُعابِ دَہَن کی برکتیں:

حُضُور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقدس لعاب زَخْمیوں اور بیماروں کے لئے شِفا تھا۔ چُنانچہ

فتحِ خیبر کے دن آپ نے اپنا لُعابِ دَہَن حضرت عَلیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی دکھتی آنکھوں پر لگایا تو فوراً آرام ہو گیا گویا آنکھوں میں کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔[4]

حضرت سیِّدُنا رِفاعہ بن رافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا اور وہ پھُوٹ گئی۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں اپنا لُعاب مُبارَک لگایا اور دُعا فرمائی تو مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل دُرُست ہو گئی۔[5]

جس کے پانی سے شاداب جان وجِناں اس دَہَن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کُنویں شِیرۂ جاں بنے اُس زُلالِ حَلاوت پہ لاکھوں سلام[6]

1 ... دلائل النبوة للبیهقي، باب جامع صفة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، ۱/ ۲۷۵

2 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۲

3 ... ماخوذ از شرحِ کلامِ رضا، ص ۱۰۲۷

4 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۶۲۲۳

5 ... مسند بزار، مسند رفاعة بن رافع، ۹/ ۱۸۱، حدیث: ۳۷۲۹

6 ... حدائقِ بخشش، ص ۳۰۲

شعر کی وضاحت: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَہَنِ اقدس، چشمۂ علم و حکمت بھی ہے اور اس دہن کی تَرِی جان و دل کے لیے راحت و سُکُون اور تَرو تازگی کا باعث بھی ہے۔ میں اپنے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دہنِ مُبارک کی تَرِی پہ بھی لاکھوں سَلام بھیجتا ہوں۔ (اسی طرح) مَحبُوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ لُعابِ دَہَن جو کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیتا ہے اور رُوح و جان کو ایک نئی تازگی عَطا کر دیتا ہے، اُس مِٹھاس کے چشمے پہ (بھی) ہماری طرف سے لاکھوں دُرُود و سَلام ہوں۔ [1]

زبان مبارک:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے زِیادہ فَصاحت والے تھے، آپ کا کلام ایسا واضح ہوتا کہ پاس بیٹھنے والا یاد کر لیتا۔ [2]

وہ زبان جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں　　اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لَذّت پہ بے حد دُرُود　　اس کے خُطبے کی ہَیبَت پہ لاکھوں سلام [3]

شعر کی وضاحت: سَروَرِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ اَقدَس تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ اُس زَبانِ اَقدَس کی پورے جہاں بلکہ دونوں جہانوں پر جاری و ساری حکومت پہ لاکھوں سلام ہوں۔ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ سے نکلنے والی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی باتوں کی لذّت و سُرُور پر لاکھوں رحمتیں ہوں اور آپ کے پُر کشش خُطبہ و

1... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص ۱۰۲۸

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۳۶۶، حدیث: ۳۶۵۹

3... حدائق بخشش، ص ۳۰۲

بَیان کی شان و شوکت اور رُعب و دبدبے پہ لاکھوں سَلام ہوں۔[1]

ہاتھ مبارک:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہتھیلیاں اور بازو مُبارک پُر گوشت تھے۔ حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں نے کسی ریشمی کپڑے کو آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کوئی خُوشبو آپ کی خُوشبُو سے بڑھ کر پائی۔''[2] حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس سے مُصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خُوشبو پاتا اور جس بچہ کے سر پر آپ دَستِ مُبارک رکھ دیتے وہ خُوشبو میں دوسرے بچوں سے مُمتاز ہو جاتا۔[3]

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صَدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی دَرکار ہے[4]

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جن گورے، نُورانی اور بابرکت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بارِش کے لیے دُعا کرتے ہوئے پھیلا کر آپ نے مدینۂ طیّبہ میں پانی ہی پانی کر دیا اُن نُورانی ہاتھوں کا صَدقہ ہمیں بھی عَطا ہو، یعنی ہماری بخشش کے لیے بھی ایک بار (وہ مُبارک ہاتھ) اُٹھا دیجئے۔[5]

---

1 ... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۱۰۲۸، ۱۰۲۹

2 ... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۹، حدیث: ۳۵۶۱

3 ... سیرت رسول عربی، ص۲۶۳

4 ... حدائق بخشش، ص۱۷۶

5 ... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۵۱۴

قَدَمَیْن شَرِیْفَیْن:

حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذرا بھی نہ ٹھہرتا بلکہ فوراً بہہ جاتا۔[1]

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! خُدا کے لیے اپنے گورے گورے اور نُورانی قدمَیْن میری اندھیری قَبْر میں رکھ کر میری قَبْر کی سیاہ رات کو صُبْحِ نُور بنادیجئے! تاکہ میری وحشت دُور ہو جائے اور نکیرَین کے سُوالات کے بآسانی جوابات دے سکوں۔[3]

مُوئے مُبارک:

سرِ انور کے بال نہ تو بہت گھنگریالے تھے اور نہ ہی بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔[4] داڑھی مُبارک گھنی تھی۔[5] اسے کنگھی کرتے[6] اور آئینہ دیکھتے[7] اور سونے سے

1... معجم کبیر، ۲۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۱۴
2... حدائق بخشش، ص۱۷۷
3... ماخوذ از شرح کلام رضا، ص۵۱۴
4... بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۷
5... مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ...الخ، ص۹۸۲، حدیث: ۶۰۸۴
6... ترمذی، الشمائل، باب ما جاء فی ترجل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۵/ ۵۰۹، حدیث: ۳۳
7... الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر وھو الریاء، ۱/ ۸۸

پہلے آنکھوں میں تین تین بار سُرمہ ڈالتے۔[1] مُونچھ مُبارک کو کَٹوایا کرتے اور فرماتے تھے کہ مُشرِکین کی مُخالفت کرو یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھوں کو پَست رکھو۔[2]

ہم سیہ کاروں پہ یاربّ تپشِ مَحشر میں
سایہ اَفگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو[3]

شعر کی وضاحت: اے میرے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! قِیامت کی سخت گرمی میں مجھے اپنے مَحبُوب کی والیل زُلفوں کا سایہ نصیب کر دینا تاکہ اُس جُھلسا دینے والی دُھوپ کی حَرارت سے مَحفُوظ رہ سکوں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! حُسن و جَمال کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُلیۂ مبارکہ کے مُتَعلِّق چند اَشعار سنتے ہیں:

رُوحِ حق کا میں سراپا کیا لکھوں؟ حُلیۂ نُورِ خُدا میں کیا لکھوں؟
پُر جمالِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن جلوہ گر ہوگا مکانِ قبر میں
اس لئے ہے آگیا مجھ کو خیال مُختصر لکھ دوں جَمالِ بے مثال
تاکہ یاروں کو مِرے پہچان ہو اور اس کی یاد بھی آسان ہو
تھا مِیانہ قَد و اَوسط پاک تَن پُر سپید و سُرخ تھا رنگِ بدن

1 ... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۳
2 ... بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۸۹۲
3 ... حدائقِ بخشش، ص۱۱۹
4 ... شرح کلام رضا، ص۳۴۴

چاند کے ٹکڑے تھے اعضا آپ کے　　تھے حَسِین و گول سانچے میں ڈھلے
تھی جبیں رَوشن کُشادہ آپ کی　　چاند میں ہے داغ، وہ بے داغ تھی
دونوں اَبرو تھیں مثالِ دو ہِلال　　اور دونوں کو ہوا تھا اِتّصال
اِتّصالِ دو مَہِ "عِیدَین" تھا　　یا کہ اَدنیٰ قُرب تھا "قَوسَین" کا
تھیں بڑی آنکھیں حَسِین و سُرمگیں　　دیکھ کر قُربان تھیں سب حُورِ عِیں
کان دونوں خُوب صُورت اَرجُمَند　　ساتھ خُوبی کے دَہَن بینی بُلند
صاف آئینہ تھا چہرہ آپ کا　　صُورت اپنی اُس میں ہر اِک دیکھتا
تابہ سِینہ رِیشِ مَحبُوبِ اِلٰہ　　خُوب تھی گُنجان مُو رنگ سیاہ
میں کہوں پہچان عُمدہ آپ کی　　دونوں عالَم میں نہیں ایسا کوئی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حسن وجمال آپ جیسانہ کبھی آیا، نہ آئے گا۔ آپ سَر تاپا نُور کے مَرکزو مَحْوَر تھے، آپ کے تمام اَعضائے مُبارَکہ خُوبی و کمال کے ایسے جامع تھے کہ اس کی نظیر ومِثال نہیں ملتی۔ غور کریں کیا ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی مَحبَّت کے لائق ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، بالخُصُوص وہ لوگ جو دُنیائے فانی کے عارضی حُسن کو دیکھ کر عشقِ مجازی کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر خِلافِ شریعت کاموں میں مُبتلا ہو کر اپنی دُنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں ان کے لئے مَقامِ غور ہے۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس (عشقِ مجازی) کی سب سے

1 ... سیرت مصطفٰی، ص ۵۶۳

بڑی وجہ آج کل کے اَکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُوری ہے۔اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے!V.C.R،T.V. اور انٹر نیٹ وغیرہ میں عشقِیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں، ڈائجیسٹوں میں فَرضی عشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اَندر اُتر کر اَکثر کسی نہ کسی کو کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل، فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اَوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُموماً گُناہ و عِصیان کا طُوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فُون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حیابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قَول وقَرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اَوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعدَہ (یعنی اس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرِج“ کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَاللّٰہ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے........ نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم میں سے کوئی ان گُناہوں میں مُبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچّے دل سے توبہ کرلیجئے، اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کے لئے اللّٰہ غفار عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دُعا مانگئے، ہر ممکن صورت میں اس وَبال سے پیچھا چُھڑائیے، خود کو دینی کاموں میں ایک دَم مَشغول کر دیجئے۔اللّٰہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... نیکی کی دعوت، ص ۴۰

کی مَحَبَّت اپنے دل میں بڑھائیے اور بارگاہِ رِسالت میں اِستِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کیجئے۔

نُقوشِ اُلفتِ دُنیا مرے دل سے مِٹا دینا
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنانا یارَسُوْلَ اللّٰہ
نہ دولت دو نہ دو کوئی خزانہ یارَسُوْلَ اللّٰہ
سکھا دو عشق میں رونا رُلانا یارَسُوْلَ اللّٰہ
سلیقہ آپ کی یادوں میں رونے کا تڑپنے کا
پئے غوث و رضا مجھ کو سکھانا یارَسُوْلَ اللّٰہ[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی رنگینیوں سے دِل لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہو گا، اگر دل لگانا ہی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات سے لگائیے، آپ کی سُنَّتوں پر عمل کی کوشش کیجئے۔ سیرتِ مصطفٰے کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 758 صفحات پر مشتمل کتاب **"سیرتِ رسولِ عربی"** کا مطالعہ کیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ محبّتِ رَسُول مزید بڑھے گی اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

یاد رکھئے! حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نَفاست و نظافت پسند بھی تھے، لہٰذا ہمیں بھی صَفائی سُتھرائی کا خَیال رکھتے ہوئے جائز زیب وزِینت اِختیار کرنی چاہیے کہ صفائی ستھرائی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو بڑی محبوب ہے۔ چنانچہ حدیثِ مُبارک میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے اور جمال (خُوبصُورتی) کو

[1] ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۶، ۳۲۷

پسند فرماتا ہے[1]۔ آیئے زینت کی جائز اور ناجائز صُورتوں سے متعلق کچھ سنتے ہیں۔ چُنانچہ

جائز اور ناجائز زینت:

...مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، صرف چاندی کی ایک نگ والی ایک انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو پہننے کی اجازت ہے۔

...عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں۔

...نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے، پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔[2]

...اگر اللہ تعالٰی نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فخر اور گھمنڈ (تکبُّر) کے لئے نہ ہوں بلکہ نعمتِ خُداوندی کے اِظہار کے لئے ہو۔[3]

...سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی سُنَّت ہے، آپ سونے سے پہلے اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے، لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اِتباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیے کہ اس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنَّت کا بھی ثواب ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دُنیَوی فَوائد بھی حاصل ہوں گے۔

...پیارے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ انور اور داڑھی مُبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے تھے نیز سر اور داڑھی کے بالوں کی صفائی ستھرائی کی

1...مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص۶۱، حدیث: ۲۶۵

2...فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۷۹

ترغیب بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کے بال ہوں تو وہ اُن کا اِکرام کرے (یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)۔[1]

…لڑکیوں کے ناک کان وغیرہ چھیدنا جائز ہے۔[2]

…بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھِدواتے اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی لڑکے کا کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔[3]

…عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے (البتہ یہ خیال رہے کہ مہندی جِرم دار یعنی جس کی تہہ جمتی ہو ایسی نہ ہو)۔

…چھوٹے بچوں (نابالغ لڑکوں) کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔[4]

حضرت سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ اِرْشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے)؟ لوگوں نے عرض کی: یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ آپ نے اسے شہر بدر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا اسے مدینۂ مُنوَّرہ سے ”نقیع“ کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے کہ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ

---

1 … ابو داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳

2 … درمختار، کتاب الحظر والاباحہ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۸

3 … ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۳

4 … ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۹

5 … ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، ۴/ ۳۶۸، حدیث: ۴۹۲۸

پاؤں میں مہندی لگائی تو مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قَدَر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کر دیا، اس حدیثِ پاک سے ان لوگوں کو دَرْس حاصل کرنا چاہیے جو شادی بیاہ یا عیدین وغیرہ کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا اُنگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔

... نیز جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقْل جائز نہیں، اسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقْل نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لَعْنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صُورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صُورت بنائیں۔ [1]

... جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں، جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں، اپنے بچوں کو ایسے "باباسُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

... خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اَشیاء کے ذریعے مگر گھر کی چار دِیواری میں زِیْنت کریں، لیکن میک اَپ کرکے اور بن سَنور کر گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عورت پُوری کی پُوری عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔" [2]

... ننگے سر پھرنا سُنَّت نہیں ہے، لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت ہی میٹھی سُنَّت ہے۔

1... بخاری، کتاب اللباس، باب الموصولۃ، ۴/ ۸۵، حدیث: ۵۹۴۰

بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء... الخ، ۴/ ۷۳، حدیث: ۵۸۸۵

2... ترمذی، کتاب الرضاع، باب۱۸، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶

جائز اور ناجائز زیب وزینت سے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1332 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت، جلد3، حصہ16'' کا مطالعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہی زِیْنَت اَپنایئے جس کی شریعتِ مُطَہَّرہ نے اِجازت عطا فرمائی ہے اور جو فیشن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب بنے، اس سے خُود بھی بچئے اور اپنے اَہل وعِیال کو بھی بچایئے اور تمام تر معاملات میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کسی سُنّی عالِمِ دین یا **دارُ الاِفتاء اَہلسُنَّت** سے رابطہ کیجئے۔

دارُ الافتا اہلسنّت کا تعارُف:

دارُ الاِفتاء اَہلسُنَّت دعوتِ اسلامی کے کم وبیش 103 جات میں سے ایک ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پاکستان کے مختلف شہروں میں دارالافتاء اہلسنت کی شاخیں قائم ہیں۔ بابُ المدینہ (کراچی) میں پانچ، زَم زَم نگر (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ)، سردارآباد (فیصل آباد)، مرکزُ الاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں **دارُ الافتاء اہلسنّت** پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہے۔ اس کے علاوہ ''**دارُ الافتاء اہلسنّت**'' کے تحت کام کرنے والے شعبے ''**دارُ الافتاءآن لائن**'' کے اسلامی بھائی بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون، واٹس اَیپ(Whatsapp) اور اِنٹر نیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حل بتاتے ہیں۔ مزید یہ کہ **دارُ الاِفتاء آن لائن** کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حُسن و جمالِ مُصطفٰے کے بارے میں سُنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسا حَسین وجَمیل کوئی پیدا ہی نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ بھی نہ بنایا کیونکہ ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہونی چاہیے، اس سے اندازہ لگایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحبَّت فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی جان، اولاد اور ماں باپ سے بھی زیادہ ان سے محبت کریں اور آپ کی سنتوں پر عمل پیرا ہوں، اس کے لئے دعوت اسلامی کا مہکا مہکا مدنی ماحول ہمارے سامنے ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نیک اعمال کی کثرت، گناہوں سے نفرت اور سنتوں پر استقامت نصیب ہوگی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی دورہ“

آپ بھی سنتیں اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ”**مدنی دورہ**“ بھی ہے۔ مختلف علاقوں میں جاکر لوگوں کو نمازوں اور سُنَّتوں کی جانب راغب کرنے کے لئے نیکی کی دعوت دینا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے۔ چنانچہ

مروی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”جس نے بھلائی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت

کی طرف بلایا قیامت کے دن وہ میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔"[1]

غور کیجئے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والے کو بروزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ خُوب خُوب مدنی دورہ کرکے فَضلِ خُداوندی کے حَق دار بنیں، مدنی قافلوں میں سَفَر، مدنی اِنْعامات پر عمل اور مدنی مُذاکروں میں شِرکَت کرتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شُمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ مدنی دورے میں شرکت کی ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبول اسلام:

خان پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا بَیان ہے کہ بابُ المدینہ (کراچی) سے سُنّتوں کی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافِلے کے ساتھ مجھے بھی مدنی دورہ کرنے کا شَرَف حاصِل ہوا۔ ایک درزی کی دُکان کے باہَر لوگوں کو اِکٹّھا کرکے ہم "نیکی کی دعوت" دے رہے تھے۔ جب بَیان خَتم ہوا تو اُسی دوکان کے ایک نوجوان ملازم نے کہا: "میں غیر مسلم ہوں، آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دِل پر گہرا اثر کِیا ہے، مہربانی فرما کر مجھے اسلام میں داخِل کر لیجئے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کلمہ پڑھ کر مُسلمان ہو گیا۔[2]

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶

2 ... فیضان سنت، ص ۱۵۳

3 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۸۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[1]

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب:

...جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔[2] اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور مددِ الٰہی شامل حال رہے گی۔ ...اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔ ...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسۡمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔ ...اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ" یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام" فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" یعنی یا نبی آپ پر سلام ہو" کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیته، ۴/ ۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

3 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[1] ...جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہیے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ...اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحِبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔ ...جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔ ...کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔ ...واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنَّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب ''**سُنَّتیں اورآداب**'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنّت کے پھول ‌ ‌ ‌ دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

... ...

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۹۶، شرح الشفاء للقاری، ۲/ ۱۱۸

2... وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت:

حضور نَبِیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا، پھر اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوتِ مصطفٰے:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ہَوزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مقامِ حَلَب (شام) میں مُؤَذِّنِ رسول حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری مُلاقات ہوئی، میں نے ان سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خرچ کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اُنہوں نے بتایا کہ سیِّدُ الاسخیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جو کچھ ہوتا اسے خرچ کرنے کی ذِمّہ داری میری ہوتی تھی، بِعثت سے وفات شریف تک یہ کام میرے حوالے رہا۔ جب کوئی بے لباس

1 ...مسند احمد، حدیث الحسین بن علی، ۱/۴۲۹، حدیث: ۱۷۳۶

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۱۱۴

مُسلمان بار گاہِ اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ مجھے حکم فرماتے اور میں کسی سے قَرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اُڑھاتا اور کھانا بھی کھلاتا۔ ایک دن ایک مُشرِک میرے پاس آکر کہنے لگا: اے بلال! تم میرے سوا کسی اور سے قرض نہ لیا کرو، میرے پاس کثیر مال ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں وضو کر کے اَذان دینے کے لئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مُشرک کئی تاجروں کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے بہت بُرا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگا: ”تمہیں مَعلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں۔“ میں نے کہا: وَقتِ وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار دن باقی ہیں، اگر اس مُدَّت میں تم نے قرض اَدا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسے تم پہلے چرایا کرتے تھے۔ یہ سُن کر مجھے فکر دامن گیر ہوئی، عشا کی نماز کے بعد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے کاشانۂ اَقْدس میں تشریف لے گئے، میں اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں! وہ مُشرک جس سے میں قرضہ لیتا ہوں اس نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے، آپ کے پاس بھی اَدائے قرض کے لئے کچھ موجود نہیں ہے اور میرے پاس بھی نہیں، وہ مجھے رُسوا کرے گا۔ آپ اجازت دیجئے کہ میں ان لوگوں کے پاس چلا جاؤں جو مُسلمان ہو چکے ہیں یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اتنا مال عطا فرمائے کہ جس سے قرض اَدا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے نکل آیا۔

صُبْح کے وَقْت جانے کے اِرادے سے جب میں باہر نکلا تو ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے بلال! رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو بُلا رہے ہیں۔“ میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامان سے لَدے چار اُونٹ مَوْجُود ہیں۔ میں نے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مُبارک ہو! اللہ تعالٰی نے تمہارے قرض کی اَدائیگی

کاسامان کر دیا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: تم نے چار اُونٹ دیکھے ؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: یہ اُونٹ حاکِمِ فَدَک نے بھیجے ہیں، ان پر لَدا غَلّہ اور کپڑے سب تم رکھ لو اوران کے ذریعے اپنا قرضہ ادا کر دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد میں آیا اور بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: اس مال سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام قَرض اَدا فرمادیا جو اس کے رسول پر تھا۔ ارشاد فرمایا: اس مال میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے ؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سے بھی سَبُک دوش (بے تَعلُّق) کرو! جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔'' جب نمازِ عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بُلا کر اس بقیہ مال کا حال دریافت کیا، میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہی ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ آپ رات مسجد ہی میں رہے، دُوسرے روز نمازِ عشا کے بعد پھر استفسار فرمایا کہ بقیہ مال کا کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سَبُک دوش کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے تکبیر کہی اور شکر اَدا کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وہ مال میرے پاس ہو۔ اس کے بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے چلنے لگا حتّٰی کہ آپ کاشانۂ اَقدس میں تشریف لے گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قَدر سَخاوت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی چیز اپنے پاس رکھنا گوارا نہ فرماتے، بلکہ جب تک لوگوں میں تقسیم نہ فرمادیتے اس وقت

(1)...ابو داود، کتاب الخراج والفیء الامارۃ، باب فی الامام یقبل الھدایا المشرکین، ۳/۲۳۰، حدیث: ۳۰۵۵

تک مُطْمَئِن نہ ہوتے، خود کسی چیز کی حاجت ہونے کے باوُجُود بھی غریبوں اور مُحتاجوں پر صَدَقہ کر دیا کرتے اور سائل کو اس قدر نوازتے کہ اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی پیش نہ آتی۔ مگر افسوس! صد افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وَقْت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے۔

بڑی اور پسندیدہ نعمت:

حضرت سَیِّدُنا مُجَمِّع اَنصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچا لینے کا اِحسان، دنیاوی مال و دولت وغیرہ کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، لہٰذا اس نے جو نعمتیں اپنے نبی کے لئے پسند فرمائی ہیں وہ مجھے ان نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں جو اس نے اپنے نبی کے لئے ناپسند فرمائیں۔[1] یاد رکھئے! دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اِس کی آسائشیں ہونا بے شک نِعمت ہے مگر اِن چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نِعمت ہے۔

دنیا میٹھی اور سر سبز ہے:

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: دُنیا میٹھی اور سر سبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خرچ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ثواب عطا فرمائے گا اور جنّت میں داخِل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور غَیرِ حق میں خرچ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دارُ الْھَوَان (یعنی ذِلّت کے

---

1 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم... الخ، ۴/۱۱۷، حدیث: ۴۴۸۹

گھر) میں داخل فرمائے گا۔[1]

شرح حدیث:

علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیا فِی نَفْسِہٖ مَذمُوم نہیں ہے، چُونکہ یہ آخِرت کی کھیتی ہے لہٰذا جو شخص شریعت کی اِجازت سے اس کی کوئی چیز حاصل کرے گا تو یہ چیز آخِرت میں اُس کی مدد کرے گی۔[2] پس ہمیں بھی چاہیے کہ ضرورت سے زِیادہ دُنیا کے پیچھے بھاگنے اور حرام ذَرائع اختیار کر کے مال و دولت جمع کرنے کے بجائے رزقِ حلال کمانے کا ذہن بنائیں اور حَسْبِ اِسْتِطاعت صَدَقہ وخَیرات بھی کرتے رہیں، اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر غریبوں کی مالی مدد بھی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کسی کی مدد کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرماتا ہے اور راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ چنانچہ

صدقے سے مال کم نہیں ہوتا:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالٰی مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو رضائے الٰہی کی خاطر عاجزی واِنکساری اپناتا ہے اللہ تعالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[3]

1... شعب الایمان، باب فی قبض الید عن... الخ، ٣٩٦/٤، حدیث: ٥٥٢٧

2... فیض القدیر، ٣/٧٢٨، تحت الحدیث: ٤٢٧٣

3... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص١٠٧١، حدیث: ٦٥٩٢

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شانِ بے نیازی:

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے نیازی تھی کہ درِ اَقدس میں مال رکھنا بھی گوارا نہ فرماتے بلکہ فوراً صدقہ فرما دیا کرتے تھے۔ چُنانچہ ایک روز نمازِ عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت خانہ میں تشریف لے گئے، پھر جلدی سے باہر آئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو متعجب دیکھ کر ارشاد فرمایا: مجھے نماز میں خیال آیا کہ صدقے کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے پسند نہ آیا کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے، اس لئے جا کر اسے تقسیم کرنے کا کہہ آیا ہوں۔[1]

حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین دن سے زِیادہ رہ جائے سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔''[2]

سب سے بڑھ کر سخی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا شہنشاہِ نُبوَّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سخاوت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سخاوت کا دریا سب سے زِیادہ اس وَقْت جوش پر ہوتا جب رَمضانُ المبارک میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب یفکر الرجل...الخ، ۱/۴۱۱، حدیث: ۱۲۲۱

2 ...بخاری، کتاب فی الاستقراض...الخ، باب اداء الدیون، ۲/۱۰۵، حدیث: ۲۳۸۸

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات کے لئے حاضِر ہوتے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام (رَمضانُ المبارک کی) ہر رات میں حاضِر ہوتے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ (رمضانُ المبارک) میں خیر کے معاملے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔[1]

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سخاوتِ مصطفٰے کو اشعار کی صورت میں حدائقِ بخشش شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دَھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا[2]

حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نَبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی سائل کو جواب میں "لَا (یعنی نہیں)" نہیں فرمایا۔[3] ایک مرتبہ آپ کے دربارِ گوہر بار میں 70 ہزار دِرہم لائے گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں ایک چٹائی پر رکھا اور پاس کھڑے ہو کر تقسیم فرمانے لگے۔ کسی

1... بخاری، کتاب بدء الوحی، ۱/۹، حدیث: ۶
2... حدائق بخشش، ص۱۵
3... بخاری، کتاب الادب، باب حسن الخلق... الخ، ۴/۱۰۹، حدیث: ۶۰۳۴

سائل کو خالی نہ لوٹایا حتّٰی کہ سب تقسیم فرمادیئے۔[1]

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا
بٹتی ہے کونین میں نِعمت رَسُوْلُ اللہ کی
ہم بھکاری وہ کریم ان کا خُدا ان سے فُزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رَسُوْلُ اللہ کی[2]

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے کوئی چیز خریدتے اور قیمت اَدا کرنے کے بعد وہ چیز اُسی کو یا کسی دوسرے کو عطا فرمادیتے۔ چنانچہ

مروی ہے کہ حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک اُونٹ خریدا اور پھر وہی اُونٹ انہیں بطورِ عطیہ عنایت فرمادیا۔[3] اسی طرح حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اونٹ کا ایک بچہ خرید اور پھر وہی حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو عطا فرمادیا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ فرمایئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قَدَر سخاوت فرمانے والے تھے کہ اپنی ضرورت کے لئے خریدی گئی چیز بھی کسی کو بطورِ تحفہ عطا فرمادیتے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اس پیاری سُنَّت پر عمل کرنے

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب ماسئل رسول اللّٰہ...الخ، ص ۹۷۳، حدیث: ۶۰۱۸

2... حدائق بخشش، ص ۱۵۲، ۱۵۳

3... بخاری، کتاب البیوع، باب شراء الدواب...الخ، ۲/ ۱۸، حدیث: ۲۰۹۷

4... بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشتری شیئاً...الخ، ۲/ ۲۳، حدیث: ۲۱۱۵

اور مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نِیَّت سے ایک دوسرے کو تُحفہ پیش کرنے کی عادت بنائیں کہ تحفہ دینے سے مَحَبَّت بڑھتی اور عَداوت ختم ہوتی ہے۔ چنانچہ

کینہ ختم اور محبت پیدا ہو:

حضرت سیِّدُنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دُوسرے سے مُصافَحہ کرو کہ اس سے کِینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ (تحفہ) دیا کرو کہ آپس میں مَحَبَّت ہو گی اور دُشمنی جاتی رہے گی۔ [1]

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب ہیں جس سے مُصافَحہ کرتے رہو اس سے دُشمنی نہیں ہوتی اگر اِتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں، یوں ہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عَداوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تحفے کا لَین دَین ہو یا پھر کوئی اور مُعاملہ حلال ذَریعہ ہی اختیار کیا جائے کیونکہ حرام ذریعے سے حاصل ہونے والے مال کو کھانا، پینا، پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گُناہ ہے، اس کی سزا دُنیا میں مال کی قِلَّت و ذِلَّت اور بے برکتی جبکہ آخرت میں جہنَّم کی بھڑکتی آگ کا دَردناک عذاب ہے۔ چنانچہ

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحۃ، ۲/۱۷۱، حدیث: ۴۶۹۳

2... مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۶۸

حرام کی نحوست:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حرام مال کماتا اور پھر صَدَقہ کرتا ہے تو اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہو گی اور اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ کا زادِ راہ (سامان) ہو گا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جائز طریقے سے مال کمائیں اور اپنی ضرورت کے علاوہ جو بچتا نظر آئے اُسے فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے اپنے مُحتاج و غریب مُسلمان بھائیوں کی مالی مدد کریں، مَساجد، مَدارِس اور نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لئے اپنا مال زیادہ سے زیادہ خرچ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ پارہ3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 274 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝۲۷۴ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ (اجر) ہے ان کے رَبّ کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

اسی طرح پارہ3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح

---

[1] ...مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۳۱، حدیث: ۳۶۷۲

سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴿۲۶۱﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۶۱)

جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زِیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو زمین و آسمان اور سارے جہان کا خالق ومالِک کریم وجوّاد پروردگار عَزَّوَجَلَّ کَرَم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے ہی خُوش نصیب مُسلمان ایسے ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروَقْت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز واَقْرِباء کی موت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ ملاتے ہیں، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِیلاد مَناتے نیز نیک نِیّت سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قرآن خوانی واجتماعِ ذِکر ونعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنْعِقاد پر خرچ کرتے ہیں، مَساجد ومَدارس کی تعمیر میں حصّہ لیتے ہیں، درس وتدریس، درسِ نظامی یعنی عالِم کورس میں مُعاوَنت کرتے، مثلاً مُدَرِّسِیْن کے مُشاہرے(Salary)، طَلَبہ کی کتابیں، طعام وقیام کے اخراجات وغیرہ، قرآنِ کریم (حفظ وناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے اِنتظامی اَخراجات، مثلاً بجلی اور گیس کے بِل وغیرہ کی اَدائیگی کرتے یا اُس میں حصّہ لیتے ہیں، دِیْنِ اِسلام کی ترویج واِشاعت، سُنّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے خرچ کرتے، مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سَفَر دے کر، سُنّتوں بھرا دَرس دینے کی آرزُو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو "فیضانِ سُنّت" دِلا کر، اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دفتر، کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے اِصلاحی رسائل یابیانات کی کیسٹیں (آڈیو،ویڈیو) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، **اللہ** تبارک وتعالٰی اُن کے مال کو بڑھائے گا اور 700 گُنا تک ثواب عطا فرمائے گا اور اِسی پر بس نہیں بلکہ ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** اس سے بھی زِیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ترغیب کے لئے پیارے **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُودوعطا کے مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی دِین کی ترویج واِشاعت، مَساجد ومدارس کی خدمت، مُسلمانوں کی مالی مدد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی رغبت ہو۔ چنانچہ

سخاوتِ مُصطفٰے کے واقعات

...غزوۂ حُنَین میں حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قدر کثرت سے سخاوت فرمائی جس کا اَندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ نے اَعراب (دیہات میں رہنے والوں) میں بہت سوں کو 100،100 اُونٹ عطا فرمائے۔[1]

...حضرت سیِّدُنا صفوان بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (اسلام لانے سے پہلے غزوۂ حُنین کے موقع پر) بکریوں کا سُوال کیا، جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بھرا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ سب انہیں دے دیں۔ اُنہوں نے اپنی قوم میں جاکر کہا: "اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی سخاوت

[1]... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف، ۳/۱۱۸، حدیث: ۴۳۳۶

فرماتے ہیں کہ فَقْر (مُحتاجی) کا خوف نہیں رہتا۔“[1]

...حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا صفوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ حُنین کے دن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے مال عطا فرمانے لگے حالانکہ آپ میری نظر میں مَبْغُوض تھے، پس آپ مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین ہو گئے۔[2]

...علمائے کرام فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک دن کی عطا، سخی بادشاہوں کی عُمر بھر کی سخاوت و بخشش سے زائد تھی، بکریوں سے بھرے جنگل کے جنگل لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں، مانگنے والوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ آپ پیچھے ہٹتے جاتے۔ جب سب اَموال تقسیم ہو گئے تو ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے رِدائے مُبارَک (یعنی چادر مبارک) بدنِ اَقْدس پر سے کھینچ لی، جس سے مُبارَک کاندھے اور کمر شریف پر نشان پڑ گیا۔ پھر بھی غصہ نہ کیا بلکہ ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! جلدی نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم مجھے کسی وَقت بخیل نہ پاؤ گے۔“[3]

...حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعْد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہِ رسالت میں ایک خوبصورت چادر ہدیہ کی اور عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے اور آپ کے استعمال کے لئے لائی ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چونکہ ضرورت تھی، لہٰذا آپ نے وہ چادر لے لی۔ وہ چادر

---

1 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب ماسئل رسول اللّٰہ...الخ، ص ۹۷۳، حدیث: ۲۰۲۱، ۲۰۲۲

2 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی اعطاء...الخ، ۲/۱۴۷، حدیث: ۶۶۶

3 ...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الشجاعۃ فی الحرب والجبن، ۲/۲۶۰، حدیث: ۲۸۲۱

بطورِ تہبند باندھے ہوئے آپ ہمارے پاس تشریف لائے، ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کی: کتنی اچھی چادر ہے! مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آپ تشریف فرما رہے، پھر دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور چادر تبدیل فرماکر وہ اس صحابی کی طرف بھیج دی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان صحابی سے کہا: تم نے اچھا نہیں کیا، تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ انہوں نے کہا: بخدا! اس چادر کو استعمال کرنے کی نیت سے میں نے سوال نہیں کیا بلکہ میری نیت یہ ہے کہ یہ چادر (بطورِ تبرُّک) میرا کفن بنے۔ حضرت سیِّدُنا سَہْل بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر ان کا کفن ہی بنی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ ظاہری کے بعد سخاوت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو جہانوں کے سردار ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مالک و مختار بنایا، اپنے خزانوں کی چابیاں بھی عطا فرما دیں مگر پھر بھی اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھتے سب تقسیم فرمادیتے ہیں نہ صرف حیات مُبارَکہ میں بلکہ وصالِ ظاہری کے بعد بھی امت کے پریشان حالوں پر عطاؤں کی بارش فرما رہے ہیں۔ اگر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ حُضُور نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو دُنیا سے پردہ فرما گئے، اب کیونکر سائلوں کی دادرسی فرماتے ہیں؟ تو یاد رکھئے کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مزارات میں حیات ہیں۔ چنانچہ

[1]... بخاری، کتاب اللباس، باب البرود والحبرۃ والشملۃ، ۴/۵۴، حدیث: ۵۸۱۰

سیّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا، شاہ، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کرام حیاتِ حقیقی، دُنیاوی، رُوحانی اور جسمانی سے زِندہ ہیں، اپنے مزاراتِ طیّبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین وآسمان کی سَلْطنت میں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے مزارات میں زِندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں[1]۔ (ایک حدیث پاک میں ہے) رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اجسامِ مُبارکہ کا زمین پر کھانا حرام فرمادیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔[2] امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے لئے مَزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اور زمین میں تَصَرُّف کی اِجازت ہوتی ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ طیّبہ اور عُلَمائے کرام کی تَصْرِیحات سے معلوم ہوا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے اپنے مزارات میں نہ صرف حیات ہیں بلکہ انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے، جہاں بھر میں تشریف لے جاتے اور زمین وآسمان کی سَلْطنت میں تَصَرُّف بھی فرماتے ہیں۔ جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری فرمانے کے بعد اُمّتیوں کی حاجت رَوائی

1 ... مسند بزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/۲۹۹، حدیث: ۶۸۸۸
2 ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷
3 ... الحاوی للفتاوی، المنجلی فی تطور الولی، ۲/۲۵۶۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۸۵

و مُشکِل کُشائی کے چند واقِعات ملاحظہ فرمائیے۔

وصالِ ظاہری کے بعد حاجت روائی و مشکل کُشائی کے واقعات

...حضرت سیِّدُنا شیخ احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بُھوک کے عالَم میں روضۂ اَنور پر حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کسی نے جگایا اور ساتھ چلنے کو کہا، میں چل دیا، وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کرتے ہوئے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے! کیونکہ میرے جدِّ امجد، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بُھوک محسوس ہو بلا جھجک تشریف لے آیئے گا۔[1]

...حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد صُوفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تین ماہ تک جنگلوں میں پھرتا رہا، پریشان حال مدینۂ مُنوّرہ حاضِر ہُوا بارگاہِ رسالت و شیخین میں سلام عرض کر کے سو گیا۔ خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ فرما رہے تھے: احمد! تُو آگیا دیکھ تیرا کیا حال ہو گیا ہے! میں نے عرض کی: اَنَا جَائِعٌ وَّاَنَا ضَیْفُكَ یَارَسُوْلَ اللہ! یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کھول۔ میں نے ہاتھ کھولا تو آپ نے چند درہم عنایت فرمائے، جب آنکھ کُھلی تو وہ دِرہم میرے ہاتھ میں موجود تھے، میں نے بازار

---

1 ...حجۃ اللہ علی العٰلمین، ص ۵۷۳

سے جاکر روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا۔[1]

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے[2]

... اَبُوالفَرَج علامہ عبدُالرحمن بن علی بن جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "عُیُونُ الْحِکَایات" میں تحریر کرتے ہیں کہ ایک پرہیزگار شَخْص کا بیان ہے: "میں مُسلسل تین سال سے حج کی دُعا کررہا تھا، لیکن میری حَسرت پُوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسِم بہار تھا اور دل آرزُوئے حرم میں بے قَرار تھا۔ ایک رات جب میں سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے شَرَفیاب ہوا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میری آنکھ کھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا، سرکارِ مدینہ، راحَتِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ میٹھی میٹھی آواز کانوں میں رَس گھول رہی تھی: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" بارگاہِ نَبُوّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی، میں بہُت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ (یعنی سفر کا خرچ) تو ہے نہیں! اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری شب خواب میں پھر زِیارت ہوئی، لیکن میں اپنی غُربت کا ذِکر نہ کرسکا۔ اِسی طرح تیسری رات بھی خواب میں بارگاہِ رسالت سے حکم ہوا کہ "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میں نے سوچا اگر چوتھی بار زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو اپنی مالی حالت کے مُتَعلِّق عَرض کردوں گا۔

1... جذب القلوب، ص۲۰۷۔ وفاء الوفاء، ۲/ ۱۳۸۱

2... حدائق بخشش، ص۲۲۵

آہ! پلّے زَر نہیں رَخْتِ سفر سرور نہیں　　　تم بُلا لو تم بُلانے پر ہو قادِر یانبی![1]

چنانچہ چوتھی رات پھر سرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے غریب خانے میں جلوہ گری فرمائی اور اِرْشاد فرمایا: "تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میں نے دَسْت بستہ عَرْض کی: میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس اَخراجات نہیں ہیں۔ اِرشاد فرمایا: "تم اپنے مکان میں فُلاں جگہ کھودو! وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوجود ہوگی۔" اِتنا فرما کر آپ تشریف لے گئے۔ صُبْح جب میری آنکھ کُھلی تو میں بہُت خُوش تھا۔ نَمازِ فجر کے بعد آپ کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو واقعی وہاں ایک قیمتی زِرہ مَوجُود تھی، وہ بِالکل صاف سُتھری تھی، گویا اُسے کسی نے اِسْتِعْمال ہی نہ کیا ہو! میں نے اُسے چار ہزار دِینار میں بیچا اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! حضور نَبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنْتِظام ہوگیا۔[2]

جب بُلایا آقا نے　　　خُود ہی اِنْتِظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیرخَواہی، حُسنِ سُلُوک، غریبوں کی مدد اور یتیموں کی کفالت کا درس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحِبِ نصاب اَفْراد پر چند شرائط پائے جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفْلی صَدَقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بخل کی مَذَمَّت بیان فرمائی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ زکوٰۃ جیسے اَہم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۶

2... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۲۶

سے کام لینے کے بجائے خالصۃً رضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کریں اور نفلی صَدقات کا بھی ذِہن بنائیں کہ صَدَقہ کرنا اللہ تعالٰی کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مسکینوں کی بَہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔ سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے سَخاوت کے فضائل پر مشتمل پانچ فرامین مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں۔ چنانچہ

فضائلِ سخاوت پر مشتمل 5 فرامین مصطفٰے:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: سَخاوت جنَّت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے، جس کی ٹہنیاں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے، وہ اسے جنَّت کی طرف لے جاتی ہے۔[1]

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخِيِّ فَاِنَّ اللهَ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ كُلَّمَا عَثَرَ یعنی سخی کی غَلَطی سے دَرگُزر کرو کیونکہ جب بھی وہ لَغزِش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے[2] (یعنی اس کا مددگار ہوتا ہے کہ اسے ہلاکت میں پڑنے سے بچا لیتا ہے[3])۔

﴿3﴾... ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاء یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔[4]

﴿4﴾... ارشاد فرمایا: سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب، جنَّت سے قریب، لوگوں سے قریب اور آگ (جہنم) سے دور ہے جبکہ بخیل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور، جنَّت سے دور، لوگوں سے دُور اور

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵

2... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۳، حدیث: ۱۰۸۶۷

3... اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۷۲۵

4... مسند فردوس، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالم سے بہتر ہے۔[1]

﴿5﴾... ارشاد فرمایا: اے انسان! اگر تم بچا ہوا مال خرچ کردو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بَقَدْرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر مَلامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال (گھر والوں) سے اِبْتدا کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔[2]

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اپنی ضَروریات سے بچا ہوا مال خَیْرات کردینا خُود تیرے لئے ہی مُفید ہے کہ اس سے تیرا کوئی کام نہ رُکے گا اور تجھے دُنیا و آخرت میں عِوَض (یعنی بدلہ) مل جائے گا اور اسے روکے رکھنا، خُود تیرے لئے ہی بُرا ہے کیونکہ وہ چیز سَڑ گل یا اور طرح سے ضائع ہو جائے گی اور تُو ثواب سے محروم ہو جائے گا، اسی لئے حکم ہے کہ نیا کپڑا پاؤ تو پُرانا بیکار کپڑا خیرات کردو، نیا جُوتا ربّ تعالیٰ دے تو پُرانا جوتا جو تمہاری ضرورت سے بچا ہے کسی فقیر کو دے دو کہ تمہارے گھر کا کُوڑا نکل جائے گا اور اُس کا بھلا ہو جائے گا۔ اس میں دو حکم بیان ہو گئے ایک یہ کہ جو مال اس وقت تو زائد ہے کل ضرورت پیش آئے گی اسے جمع رکھ لو آج نفلی صَدَقہ دے کر کل خُود بھیک نہ مانگو، دُوسرے یہ کہ خیرات پہلے اپنے عزیز غریبوں کو دو پھر اَجنبیوں کو کیونکہ عزیزوں کو دینے میں صَدَقہ بھی ہے اور صِلہ رِحمی بھی۔[3]

1... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، ۳/ ۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

2... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر...الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۲۳۸۸

3... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۷۰

سخاوت کی نعمت کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی سَخاوت کی عادت اَپنانا چاہتے ہیں تو آیئے! اس کے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

...سخاوت کے فضائل اور بخل کی مذمت سے متعلق احادیثِ مُبارکہ نیز صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے واقعات کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بخل کی عادت چھوٹ جائے گی اور سخاوت کا ذہن بنے گا۔

...دل سے مال و دولت کی محبت نکال دیجئے کیونکہ جب تک مال و دولت کی محبت دل میں رہے گی تب تک راہِ خدا میں خرچ کرنے کا دل نہیں چاہے گا۔ حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ رَبُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے۔[1]

شیطان کا غلام:

منقول ہے کہ جب درہم و دینار بنے تو سب سے پہلے شیطان نے انہیں اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا اور انہیں چوم کر کہا: جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔[2]

...دل میں مُسلمان بھائی کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے! مثلاً اپنے دوست اَحباب، رِشتہ داروں یا پڑوسیوں کی خَیریت دریافت کرتے رہیے، ان کے دُکھ دَرد میں شریک ہو کر حَسبِ اِستطاعت ان کی حاجتوں کو پُورا کیجئے کہ

1...احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۲۸۸/۳

2...احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ۲۸۸/۳

کر بھلا ہو بھلا:

فرمانِ مصطفٰے ہے: ”جو کسی مُسلمان کی ایک دُنیوی پریشانی دُور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دُور فرمائے گا اور جو تنگدست کے لئے دنیا میں آسانی مُہیا کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا اور جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔“(1)

…دل میں کسی مُسلمان کے لئے بُغض و کینہ ہو تو اسے بھی نکال دیجئے کیونکہ جب دل میں کسی کی نفرت ہوگی تو اس پر خرچ کرنے یا کسی بھی طرح کی ہمدردی کرنے پر دل راضی نہیں ہوگا، لہٰذا بُغض و کینہ دُور کرنے اور آپس میں مَحَبَّت پیدا کرنے کے لئے سلام و مُصافَحہ کو عام کیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”مُصافَحہ کیا کرو کینہ دُور ہوگا، تحفہ دیا کرو مَحَبَّت بڑھے گی اور بُغض ختم ہوگا۔“(2)

…**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر صدقہ و خیرات کا ذِہن پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بُخل کی بیماری کے ساتھ ساتھ دیگر بُرائیوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا اور نیک بننے کا جذبہ پیدا ہوگا، مال کی آفات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مُشتمل کتاب

1… ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، ۳/ ۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۷

2… موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، ۲/ ۴۰۷، رقم ۱۷۳۱

"**ضِیائے صدقات**" کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے حضور نَبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ اور وِصالِ ظاہری کے بعد کی سَخاوت کے واقعات سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ ان واقعات کے ضِمن میں سَخاوت اور اس کے علاوہ دیگر مدنی پُھول بھی حاصل کیے۔ یقیناً سخی شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کی مخلوق کے نزدیک محبوب ہوجاتا ہے جبکہ بخیل آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اسی میٹھی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے خُوب خُوب صَدَقہ وخیرات کی عادت بنائیں۔ دعا ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے صدقات و مدنی عطیات دِیگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں اور ہر نیک وجائز کام میں خرچ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس ائمۂ مَساجِد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کم وبیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ "**مجلس ائمۂ مَساجِد**" بھی ہے، یاد

رکھئے! مسجد کو آباد رکھنے میں جو کردار امام، مُؤَذِّن اور خادم کا ہوتا ہے، اس سے اِنکار ممکن نہیں، مگر بے شُمار مَساجد ایسی ہیں جن کے اَئِمّہ و مُؤَذِّنِین اور خادِمین کے مشاہرے (تنخواہوں) کا خاطر خواہ انتِظام نہیں ہو پاتا۔

مجلس ائمہ کا اوّلین کام مساجدِ اہلسُنَّت کا تَحَفُّظ نیز مساجدِ اہلسُنَّت میں اَہل ائمہ و مُؤَذِّنین کا تَقَرُّر، ان کے مُشاہرے (تنخواہوں) کی اَدائیگی اور مصالح مَساجد میں دَرپیش مَسائل کو شرعی و تنظیمی رہنمائی کے بعد باہمی مُشاوَرت سے حل کرنا ہے، نیز مسجد کمیٹی اور اَہلِ محلّہ کو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ''مدنی قافلہ''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سُنَّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کام مُسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے ''مدنی قافلے'' میں سَفر کرنا بھی ہے۔

---

1 ... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شُمار مَدنی قافلے تین دن، 12دن، 30دن اور 12ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے عِلمِ دین اور سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُٹارہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچارہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدنی قافلوں میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔مَدنی قافِلوں کی بَرَکت سے پنج وقتہ نمازو نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتیں سیکھنے کو ملتی اور عِلمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔عِلمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فضائل ہیں۔ چنانچہ

علم دین حاصل کرنے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سُنا کہ ”جو شخص عِلمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خُدا تعالیٰ اُسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالِبِ علم کی رِضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور آسمان و زمین کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں عالِم کے لیے دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت سِتاروں پر اور عُلَما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث و جانشین ہیں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ عِلم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پُورا حصّہ پایا۔“[1]

لٰہذا ہمیں چاہیے کہ عِلمِ دین کے حُصول کے لئے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا معمول

[1]... ابوداود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۳/۴۴۴، حدیث: ۳۶۴۱

بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی نیز دنیاوی پریشانیاں اور مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے۔ ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ

فلموں ڈراموں کا شیدائی:

سردارآباد (فیصل آباد) کے علاقے یُوسف ٹاؤن نمبر 2 میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے قبل میں گُناہوں کے بَیابان میں بھٹک رہا تھا۔ نمازیں قضا کر دینا، داڑھی شریف مُنڈوا دینا میری عادت میں شامل تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا میرا اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا۔ میری زِندگی میں نیکیوں کا چاند کچھ اس طرح جگمگایا کہ خُوش قسمتی سے کبھی کبھار دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا تھا۔ یہ سلسلہ کئی مہینے تک جاری رہا، مگر میرے اندر کوئی خاص تبدیلی رُونما نہ ہو سکی۔ ایک بار ہمارے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک بارِیش و باعمامہ اسلامی بھائی نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذِہن دیا۔ ان کی مَحبَّت بھری میٹھی گُفتار اور حُسنِ کردار میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ میں اِنکار نہ کر سکا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مدنی قافلے کا مُسافِر بن گیا، مدنی قافلے میں مجھے پنج وَقتہ نمازِ باجماعت صفِ اَوّل میں اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ملا نیز نماز، وضو، غُسل کے مُتَعلِّق بہت ساری بُنیادی باتیں سیکھنے کا مَوقَع مُیسر آیا۔ مدنی قافلے میں مجھے اس قَدَر سُکون اور اطمینان نصیب ہوا کہ میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی، داڑھی

شریف سجانے کی پکی سچی نیّت کرلی اور مدنی قافلے سے سبز سبز عمامہ شریف سَجا کر ہی گھر پہنچا۔ اب اپنی بقیہ زندگی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیااور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوکر قادری عطاری بن گیااور علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حَسبِ اِستطاعت کوششیں کرنے لگا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے میرے سات بھائی اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہوکر قادری عطاری سلسلے میں داخل ہوگئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اورچند سنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:"جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

…سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کرلیتا۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ

---

1 …ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة…الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے کہ ہر سننے والا اسے یاد کرلیتا تھا۔[1] ... مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کے نزدیک آپ معزّز رہیں گے۔ ... چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلُّفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، معیوب ہے۔ ... دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔[2] ... بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔ ... جب تک دوسرا بات کر رہا ہو اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔ ... کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔ ... بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔)[3] ... زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔ ... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے اور کم گو شخص دیکھو تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کہ اسے حکمت دی گئی ہے۔"[4]

1 ... مسند احمد، مسند عائشہ، ١٠/١١٥، حدیث: ٢٦٢٦٩

2 ... تفسیر نعیمی، ٩/٥٤٩

3 ... ماخوذ از مراٰۃ المناجیح ٦/٤٠٢

4 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ٤/٤٢٢، حدیث: ٤١٠١

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَه** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور (۲)...**120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اورآداب"** ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول　　دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

شہزادے: پیارے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارکہ یہ ہیں: (۱)...حضرت سیّدُنا قاسم (۲)...حضرت سیّدُنا ابراہیم (۳)...طیّب وطاہر حضرت سیّدُنا عبدُ اللّٰہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

شہزادیاں: مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مُبارکہ یہ ہیں: (۱)...حضرت سیّدَتُنا زینب (۲)...حضرت سیّدَتُنا رُقیّہ (۳)...حضرت سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم (۴)...حضرت سیّدَتُنا فاطِمَۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولادالکرام، ۴/ ۳۱۳)

---

[1]...وسائل بخشش مرمم، ص۶۷۱

گناہوں پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنا کیسا؟

سُوال: گناہوں پر قائم رہتے ہوئے صرف زبان سے توبہ کرتے رہنا کیسا ہے؟

جواب: گناہوں پر قائم رہتے ہوئے فقط زبان سے توبہ کرلینا کافی نہیں مثلاً کوئی شخص بے نمازی یا داڑھی مُنڈا ہے اور وہ اپنے ان گناہوں سے توبہ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود نماز نہیں پڑھتا، داڑھی نہیں رکھتا تو اس کا یہ توبہ کرنا نہیں کہلائے گا کیونکہ جس گناہ سے وہ توبہ کر رہا ہے اس گناہ کو اس نے چھوڑا ہی نہیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ 700** پر ہے: توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے، یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذِمّہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا، توبہ کہاں ہوئی۔ حدیث میں فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر اِستغفار (توبہ) کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے ربّ سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی معالجۃ... الخ، ۵/ ۴۳۶، حدیث: ۷۱۷۸)

سُوال: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے۔ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کفر ہے۔ (نور العرفان، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۹)

سُوال: کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذَبح کر سکتا ہے؟

جواب: یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بُنیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچّے یا کسی انسان کو ذبح نہیں کر سکتا، کرے گا تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار قرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو خواب کی بِنا پر اپنے **بیٹے کی قربانی** کے لئے تیّار ہو گئے یہ حق ہے کیوں کہ آپ **نبی** ہیں اور نبی کا خواب وَحیِ اِلٰہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا اِمتحان تھا، حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام **جنّتی** دُنبہ لے آئے اور **اللہ پاک** کے حکم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اُس **جنّتی** دُنبے کو ذبح فرما دیا۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه — وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت:

حضور سیّدُ المُرسَلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے 10 نیکیاں لکھ دیتا ہے، اُس کے 10 گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے 10 درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ 10 غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[1]

جو درود و سلام پڑھتے ہیں — ان پہ رب کا سلام ہوتا ہے[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! — صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حقیقی بندے اور سچے محبوب:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 56 بیانات پر مشتمل منفرد کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 256 پر موجود حکایت کو توجہ کے ساتھ سُنیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقیقی اور پسندیدہ بندے کون ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا علی بن محمد بن حاتم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سُنا کہ میں نے ایک رات حضرت سیِّدُنا سَری سَقَطِی

1 ...شعب الایمان، تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ...الخ، ٢/٢١٠، حدیث: ١٥٥٤

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ٤٤١

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں گزاری، رات کا کچھ حصہ گزرا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: جنید! کیا تم سو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ فرمانے لگے: میں نے دیکھا کہ گویا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور کھڑا ہوں اور مجھے ارشاد فرمایا گیا: اے سَرِی! میں نے مخلوق پیدا کی تو سب میری مَحبّت کا دعویٰ کرنے لگے۔ پھر میں نے دُنیا پیدا کی تو نوّے فیصد بھاگ گئے اور دس فیصد باقی رہ گئے۔ پھر میں نے جنّت پیدا کی تو بقیہ میں سے بھی نوّے فیصد چلے گئے اور صرف دس فیصد بچ گئے۔ پھر جب میں نے ان پر ذرّہ بھر آزمائش ڈالی تو باقی رہ جانے والی تعداد کا بھی صرف دس فیصد بچا اور باقی نوّے فیصد بھاگ گئے۔ میں نے باقی رہنے والوں سے پُوچھا: "تم نے دُنیا کو چاہا نہ جنّت طلب کی اور نہ ہی آزمائش سے بھاگے، آخر! تم کیا چاہتے ہو؟ اور تمہارا مقصود کیا ہے؟" اُنہوں نے عرض کی: ہمارا مقصود تُو ہی تُو ہے، اگر تُو ہم پر مَصائب نازل فرمائے گا تب بھی ہم تیری مَحبّت کو نہ چھوڑیں گے۔ میں نے ان سے کہا: "میں تمہیں ایسی ایسی مُصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبتلا کروں گا جن کو پہاڑ بھی برداشت نہیں کرسکتے تو کیا تم ان پر صبر کرو گے؟" اُنہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، مولیٰ! اگر تُو آزمائش میں مبتلا کرنے والا ہے تو جیسے چاہے ہمیں آزمالے۔ پھر اُس نے ارشاد فرمایا: "اے سَرِی! یہی میرے حقیقی بندے اور سچے محبوب ہیں۔"[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہر حال میں صَبْر و شکر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اس کی رِضا پر راضی رہتے ہیں اور کبھی زبان پر حرفِ شِکایَت نہیں لاتے یہی لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے محبوب ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت پانے کے لیے اس کی جانب سے آنے والی آزمائشوں پر صَبْر

---

1 ...شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، معانی المحبۃ، ۱/ ۳۷۴، الرقم: ۴۳۶

کی عادت بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت:

ایمان والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کیسی مَحبّت ہوتی ہے، ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ **پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 165** میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور ایمان والوں کو **اللہ** کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

(پ۲، البقرة: ١٦٥)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت **تفسیر صِراطُ الجنان، جلد1، صفحہ 264** پر بہت ہی پیارے انداز میں مدنی پھول بیان ہوئے ہیں، ان کو سننے سے پہلے میں آپ کو **تفسیر صِراطُ الجنان** کی چند ایک خوبیاں عرض کرتا ہوں تاکہ ہمارا شوق بڑھے اور ہم اس **تفسیر** کو **فجر کے مدنی حلقے** میں سُننے یا سُنانے یا پھر انفرادی طور پر پڑھنے کی سعادت حاصل کرکے دُنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹیں:

تفسیر صِراطُ الجنان کی خصوصیات:

﴿1﴾... تفسیر صِراطُ الجنان میں ہر آیت کے دو ترجمے دِیئے گئے ہیں، ایک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے **کنزالایمان** سے اور دُوسرا آسان ترجمہ **کنزُالعرفان** کے نام سے دِیا گیا ہے۔

﴿2﴾... اِس تفسیر میں قابلِ اعتماد علمائے کرام کی قدیم و جدید قرآنی تفاسیر اور دِیگر اسلامی عُلوم پر لکھی گئی کتابیں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مستند ترین کتابوں سے کلام اَخذ کرکے آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

﴿3﴾... تفسیر صِراطُ الجنان نہ زِیادہ طویل ہے نہ ہی بہت مختصر بلکہ مُتَوَسّط تفسیر ہے۔

﴿4﴾... اِس تفسیر میں حتَّی الاِمکان آسان انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی

بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

﴿5﴾...اِس تفسیر میں اعمال کی اِصلاح کے لیے مُعاشرتی بُرائیوں کا تذکرہ، اِن کے عذابات، جنّت کے اِنعامات، جہنم کے عذابات، باطنی اَمراض اور اُن کے علاج کا بیان ہے۔ نیز والدین، رِشتے داروں، یتیموں، پڑوسیوں وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سُلُوک اور صِلہ رحمی کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

﴿6﴾... تفسیر صِراطُ الجنان میں عقائدِ اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے نیز موقع کی مناسبت سے حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی سیرت اور واقعات بھی ذِکر کیے گئے ہیں۔

محبتِ اِلٰہی سے معمور جو آیت ہم نے سُنی، اس کے متعلق تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: اللہ تعالٰی کے مقبول بندے تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالٰی سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔ محبّتِ الٰہی میں جینا اور مَحبتِ الٰہی میں مرنا ان کی زندگی کا مَقْصد ہوتا ہے۔ اپنی ہر خوشی پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو ترجیح دینا، نرم و گُداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سر بَسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رِضائے الٰہی کے حُصُول کے لئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، اللہ تعالٰی کے لئے مَحبّت کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مُصیبت میں صبر، ہر حال میں خُدا پر توکُّل، اپنے ہر مُعاملے کو اللہ تعالٰی کے سپُرد کر دینا، اَحکامِ الٰہی پر عمل کے لئے ہمہ (ہر) وَقْت تیار رہنا، دل کو غیر کی مَحبّت سے پاک رکھنا، اللہ تعالٰی کے محبوبوں سے مَحبّت اور اللہ تعالٰی کے دُشمنوں سے نفرت کرنا، اللہ تعالٰی کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، اللہ تعالٰی کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل وجان سے

محبوب رکھنا، اللہ تعالٰی کے کلام کی تلاوت، اللہ تعالٰی کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، اِن سے مَحَبَّت رکھنا، مَحَبَّتِ الٰہی میں اضافے کے لئے ان کی صحبت اختیار کرنا، اللہ تعالٰی کی تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمُور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جو مَحَبَّتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اُس کے تقاضے بھی ہیں۔[1]

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے ہیں:

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق　　　اپنے غم میں فقط گُھلا یا ربّ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں جسے سن کر گناہ گاروں کی ڈھارس بندھے گی اور نیکوکار ڈر جائیں گے اور پتا چلے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے والوں کی رات کیسے گزرتی ہے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے داوٗد! گناہ گاروں کو خُوشخبری دے دو اور صِدِّیقین کو ڈر سُناؤ۔ ''تو حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس پر بڑا تعجب ہوا۔ اُنہوں نے عرض کی: ''یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہ گاروں کو کیا خُوشخبری دُوں اور صِدِّیقین کو کیا ڈر سُناؤں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے داوٗد! گناہ گاروں کو یہ خُوشخبری سُنادو کہ کوئی گُناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صِدِّیقین کو اس بات کا ڈر سُناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خُوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ وبرباد ہو جائے گا۔ اے داوٗد! اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرنا چاہتا ہے تو دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دُنیا کی مَحَبَّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اے داوٗد! جو مجھ

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیہ: ۱۶۵، ۱/۲۶۴

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۰

سے مَحبَّت کرتا ہے وہ رات کو میرے حُضُور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جبکہ غافل لوگ میرے ذِکْر سے غَفْلت میں پڑے ہوتے ہیں اور وہ میری نعمت پر شکر اَدا کرتا ہے جبکہ بُھولنے والے مجھ سے غَفْلت اختیار کرتے ہیں۔“[1]

مِرے دِل سے دنیا کی چاہت مِٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا اِلٰہی!
عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے مِرے غوث کا واسطہ یا اِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّتِ الٰہی کا مضبوط ترین ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حقیقی مَحبَّت اُسی وَقْت حاصل ہو سکتی ہے جب ہمیں اس کے حُصُول کے طریقے معلوم ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت پانے کا سب سے اَہَم طریقہ یہ ہے کہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ کی اِطاعت کی جائے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مَحبَّت کے حُصُول کے لیے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کو شرط قرار دیا ہے۔ چُنانچہ

پارہ3، سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن، آیت نمبر31 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار

1 ...حلیۃ الاولیاء، عبدالعزیز بن ابی رواد، ٢١١/٨، رقم ١١٩٠٦۔ بحر الدموع، فصل التوبۃ وثمارھا، ص٢١
2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص١٠٥

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾ ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
(پ۳، اٰلِ عمرٰن: ۳۱)

اس آیتِ مُبارکہ سے مَعلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت کا دعویٰ اُسی وَقْت سچّا ہو سکتا ہے جب ہم سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و پیروی کرتے ہوں گے۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حَکِیْمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ طَیِّبَہ کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے نبی! آپ ان لوگوں سے فرمادیجئے جو آپ کے وسیلہ کے بغیر ہماری مَحبّت کا دَم بھرتے ہیں یا جو اپنے کو رَبّ کا پیارا جان کر آپ سے بے نیاز ہونا چاہتے ہیں یا جو آپ کی اطاعت کے سوا دوسرے اَسباب سے خُدا تک پہنچنا چاہتے ہیں، ان سب کو اعلانِ عام کر دیجئے کہ اگر تم خدا سے مَحبّت کرنا چاہتے ہو تو نہ مجھ سے مُقابلہ کرو، نہ میری برابری کا دَم بھرو، نہ مجھ سے آگے آگے چلو بلکہ غلام بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اپنے اَقْوال، اَفْعال، اَعْمال، غرض زِندگی کے ہر شُعْبہ کو میری مثال بنادو اور مجھ میں فنا ہو جاؤ پھر مُعاملہ برعکس ہو گا کہ رَبّ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تم جو چاہو گے وہ کرے گا، اس کے ساتھ ہی تمہارے سارے گُناہ مُعاف فرما دے گا کیونکہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بڑا غفّار اور اَرْحَمُ الرّاحِمین ہے، تم اپنے کو اس کی مغفرت اور رحمت کا اہل بناؤ، پھر لطف دیکھو۔[1]

لِہٰذا ہمیں بھی اپنے شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکام کی بجا آوری میں گزارنے چاہئیں کیونکہ مَحبّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس سے مَحبّت کی جائے اس کی اطاعت و فرمانبرداری بھی کی جائے۔

مُطِیع اپنا مجھ کو بنا یاالٰہی
سدا سُنّتوں پر چلا یاالٰہی!

[1] ...ماخوذ از تفسیر نعیمی، ۳/ ۳۵۹

تُو انگریزی فیشن سے ہر دَم بچا کر مجھے سنّتوں پر چلا یاالٰہی!
تجھے واسِطہ سیّدہ آمنہ کا بنا عاشِقِ مُصطَفٰے یاالٰہی! (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّتِ الٰہی پانے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم نماز کی پابندی کریں، ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھیں، زکوٰۃ فرض ہو تو وَقْت پر اَدا کریں نیز فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نَوافل کا اہتمام کرنا بھی بہترین عمل ہے۔ نوافل پڑھنے والا بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب اور پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جس نے کسی ولی کو اَذِیَّت دی، میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قُرب سب سے زِیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نَوافل کے ذریعے مُسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے پھر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔“(2)

1...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۰، ۱۰۱

2...بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پُھول میں رنگ و بُو کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں ایک یہ کہ وَلِیُ اللہ کے یہ اَعْضاء گُناہ کے لائق نہیں رہتے، ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سر زد ہوتے ہیں، اس پر عبادات آسان ہوتی ہیں، گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرا رہا ہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اَعْضاء کو دُنیا کے لیے استعمال نہیں کرتا صرف میرے لیے استعمال کرتا ہے، ہر چیز میں مجھے دیکھتا ہے، ہر آواز میں میری آواز سُنتا ہے یا یہ کہ وہ بندہ فَنافِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مِصر سے چلی ہوئی قمیصِ یُوسُفی کی خُوشبو سُونگھ لی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے تین مِیل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصِف بن بَرخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمَر نے مدینۂ مُنوَّرہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اِسی طاقت کے کرشمے ہیں۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کے بھی پابند ہو جائیں۔ کاش! فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے مثلاً پیر اور جمعرات کا روزہ بھی رکھیں۔ کاش! خوش دِلی کے ساتھ پوری پوری زکوٰۃ بھی دیں اور ساتھ ہی ساتھ نفل صدقات بھی مثلاً مساجد و مدارس کی تعمیرات میں حصہ لیں، غریب بہن بھائی اور رِشتے

1... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۸

داروں کی مالی مدد کریں، مسلمانوں کو کھلائیں، پلائیں۔ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے خرچ کریں وغیرہ۔ کاش! ہم فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں مثلاً تہجد، اِشراق، چاشت اور اوّابین وغیرہ بھی ادا کریں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں کے **72 مدنی انعامات** میں جابجا نوافل کی ترغیب دی ہے، مثلاً **مدنی انعام نمبر 16 میں** "صلوٰۃُ التّوبہ"، **مدنی انعام نمبر 18 میں** "فرضوں کے بعد والے نوافل"، **مدنی انعام نمبر 19 میں** "نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت وَاوّابین" اور **مدنی انعام نمبر 20 میں** "تحیۃُ الوضو اور تحیۃُ المسجد"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدنی انعامات کا عامل بنائے، مدنی انعامات کا رِسالہ باقاعدگی سے لینے، وقت مُقرَّر کرکے روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا کرے اور اپنی محبت پانے والے خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔

میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وَقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصیبت پر صبر مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مَحبت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے آنے والی مُشکِلات و مَصائِب پر شکوہ وشکایت کرنے کے بجائے صرف صَبر کیا جائے کیونکہ صبر کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ

پارہ 4، سُورۂ اٰلِ عمران، آیت نمبر 146 میں ارشاد ہوتا ہے:

[1] ...وسائل بخشش مرمم، ص ١٠٢

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔

(پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۴۶)

لہٰذا اگر ہم بھی صبر کو اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے رَبّ تعالیٰ کی سچی مَحَبَّت ہمارے دل میں جاں گُزیں ہو گی۔

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک زِیادہ اَجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی قوم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مُبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کی قضا (فیصلے) پر راضی ہو اس کے لئے اس کی رِضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔[1]

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کی مَحَبَّت نہ ہونا مَحَبَّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت کو اپنے دل سے نکال دیا جائے مگر افسوس دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار اور اس کی رنگینیوں کا شکار ہو کر ہمارے دلوں سے مَحَبَّتِ الٰہی کی چاشنی کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت میں سچے ہوتے تو ہماری نمازیں قضا نہ ہوتیں، رمضان کے روزے نہ چھوڑتے اور زکوٰۃ کی اَدائیگی میں سُستی نہ کرتے۔ معلوم ہوا کہ یہ دُنیا کی مَحَبَّت کی نحوست ہی ہے کہ جس کی بِنا پر ہم مَحَبَّتِ اِلٰہی میں کامل نہ ہو سکے لہٰذا دُنیا کی مَحَبَّت سے جلد اَز جلد پیچھا چُھڑائیے کہ

1 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴ / ۳۷۴، حدیث: ۴۰۳۱

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۲

اس کی مَحَبَّت میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔

دنیا طالب بھی ہے اور مَطْلُوب بھی:

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت کا جام پلایا وہ دنیا کی تین باتوں میں ضرور مبتلا ہوگا: (١)...ایسی سختی و تنگی جس کی مشقت ختم نہ ہو (٢)...ایسا لالچ جو پورا نہ ہو اور (٣)...ایسی اُمید جو اپنی تکمیل تک نہ پہنچے۔ پس دنیا طالب بھی ہے اور مَطْلُوب بھی۔ جو دنیا طَلَب کرتا ہے آخرت اُس کی طَلَب میں رہتی ہے حتّٰی کہ موت آکر اُسے دبوچ لیتی ہے اور جو آخرت طلب کرتا ہے دنیا اُس کی طَلَب میں لگ جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا رِزْق پورا کرلیتا ہے۔[1]

بصرہ کے ایک شیخ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس آکر دُنیا کی شکایت کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: غالباً آپ کو دُنیا سے بہت زِیادہ لگاؤ ہے کیونکہ جو شخص جس سے بہت زِیادہ مَحَبَّت کرتا ہے اس کا ذکر بھی بہت زِیادہ کرتا ہے، اگر آپ کو دُنیا سے لگاؤ نہ ہوتا تو آپ کبھی اس کا ذِکْر نہ چھیڑتے۔[2]

اِلٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا
بچا دُنیا کی آفت سے بچا عُقبٰی کی آفت سے[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر، ١٠/١٦٢، حدیث: ١٠٣٢٨

2...تذکرۃ الاولیاء، ص٦٧، ملخصا

3...وسائل بخشش مرمم، ص٤٠٣

تلاوتِ قرآن کا شوق محبَّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے مَعانی و مَفاہیم کو سمجھ کر عمل کرنا بھی کارِ ثواب اور مَحبَّتِ الٰہی کے حُصُول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

محبَّتِ الٰہی کی علامت:

حضرت سیِّدُنا سَہل تُستری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ بندہ قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرے، مَحبَّتِ الٰہی اور مَحبَّتِ قرآن کی نشانی حُضُور نَبِیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرنا ہے اور آپ سے مَحبَّت کی علامت آپ کی سُنَّت سے لگاؤ رکھنا ہے۔[1]

مُحِب کے سچا ہونے کی علامت:

لٰہذا ہمیں بھی قرآنِ پاک سے سچی مَحبَّت ہونی چاہیے کیونکہ مُحِب (مَحبَّت کرنے والے) کی سچائی تین چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے: (۱)... مُحِب محبوب کی باتوں کو سب سے اچھا سمجھتا ہے (۲)... اس کے لئے محبوب کی مجلس سب سے بہتر مجلس ہوتی ہے اور (۳)... اس کے نزدیک محبوب کی رِضا سب سے عزیز ہوتی ہے۔[2]

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللّٰہ ومحبۃ رسولہ، ص۳۷

2...مکاشفۃ القلوب، الباب العاشر فی العشق، ص۳۳

3...وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۷

تعلیمِ قرآن اور دعوتِ اسلامی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کررہی ہے، درج ذیل شعبے قرآن کی تعلیمات کو عام کررہے ہیں:

(١)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنِیْن (٢)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنَات (٣)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه جُزوقتی (٤)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه رہائشی (٥)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان (٦)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغات (٧)...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنِیْن آن لائن (٨)... مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنَات آن لائن۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنِیْن: میں ملک و بیرونِ ملک مدنی مُنّوں کو قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مُفت تعلیم دی جاتی ہے۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه لِلْبَنَات: میں قاریہ اسلامی بہنیں مدنی منیوں کو فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دیتی ہیں۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه جُزوقتی: میں اسکول پڑھنے والے بچوں کو اسکول کی تعلیم کے بعد ایک یا دو گھنٹے کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه رہائشی: میں طلبہ مدارس میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغان: میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔

...مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بالغات: میں اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنیں گھروں میں اجتماعی طور پر فِیْ سَبِیْلِ اللہ قرآن پڑھاتیں اور اسلامی بہنوں کو نماز، دُعائیں اور ان کے مخصوص مسائل وغیرہ سکھاتی ہیں۔

…مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن آن لائن: میں قاری صاحبان مدنی منوں اور بڑوں کو بھی بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنّتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔

…مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات آن لائن: میں اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں کو بذریعہ انٹرنیٹ دُرست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھاتی اور ان کی سنّت کے مطابق تربیت کرتی ہیں۔ کم و بیش 83 ممالک میں طلبہ و طالبات انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مَدارِسُ الْمَدِیْنَہ کی کارکردگی:

ملک و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارِس بنام "مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ" (لِلْبَنِیْن وَ لِلْبَنَات، جزوقتی، رہائشی) قائم ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ سے اب تک مجموعی طور پر 69100 (اُنہتّر ہزار ایک سو) مدنی منّے اور مدنی منّیاں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جبکہ ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش 195242 (ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو بیالیس) ہے۔ ملک و بیرونِ ملک مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (لِلْبَنِیْن وَلِلْبَنَات) تادمِ تحریر کم و بیش 2585 (دو ہزار پانچ سو پچاسی) اور ان میں 121971 (ایک لاکھ اکیس ہزار نو سو اکہتر) مدنی منّے اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جا رہی ہے۔

نیز پاکستان بھر میں مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کی تعداد تقریباً 11595 ہے، جن میں تقریباً 75797 اسلامی بھائی، جبکہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغات کی تعداد 2629 ہے، جن میں تقریباً 29145 اسلامی بہنیں قراٰنِ پاک کی تعلیم فِیْ سَبِیْلِ اللہ حاصل کر رہی ہیں۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآن کی تعلیم سیکھنے سکھانے کے لیے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھنے یا پڑھانے کے لیے تشریف لائیے کہ اِس میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شرعی مَسائل اور بعض فرض علوم سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ چنانچہ

افضل عبادت:

حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **افضل عِبادَت** دِین کے مَسائل سیکھنا ہے اور افضل دِین شُبہات سے بچنا ہے۔[1]

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے رِزْق کا ضامن ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی قرآنِ کریم کو دُرُست مَخارج سے پڑھنے اور ضروری شَرعی مَسائل سیکھنے کے لئے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پابندی سے شرکت کی عادت بنائیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

تلاوتِ قرآن کا شوق کیسے ملا؟

مرکزُالاولیاء (لاہور) کے علاقے شاد باغ حاجی پارک کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی اِنْقلاب کے بارے میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں گُناہوں کے

---

1 ...معجم صغیر، ص ۱۲۳، حدیث: ۱۱۱۰

2 ...مسند شھاب، باب من طلب العلم...الخ، ۱/ ۲۴۴، حدیث: ۳۹۱

تپتے صحرا میں بھٹک رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا اور مَعَاذَ اللہ داڑھی مُنڈوانا میری عاداتِ بد میں شامل تھا۔ قرآن وسُنَّت کے اَحکامات پر عمل سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں مَسرور اپنی زِندگی کے قیمتی اَوقات بے عملی اور جہالت کے گُھپ اندھیرے میں برباد کررہا تھا۔ میں بڑا خُوش تھا کہ خُوب مزے کی زندگی بسر ہورہی ہے۔ مگر آہ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ عیش کوشیاں میری آخرت برباد کررہی ہیں۔ اچانک والد صاحب کا سایہ سر سے اُٹھ جانے نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کردیا۔ دل کچھ نیکی کی جانب مائل ہوا، میں نے باجماعت نمازاَدا کرنا شُروع کردی۔ ایک دن نماز پڑھنے مسجد گیا تو وہاں میری مُلاقات سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک باریش اسلامی بھائی سے ہوگئی، ان کا اندازِ مُلاقات اس قَدَر بھلا تھا کہ میں متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اُنہوں نے سلام ومُصافَحہ کے بعد اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے بڑے اَحسن انداز میں تلاوتِ قراٰنِ پاک کا ذوق وشوق دِلایا، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کی دعوت دی۔ اِصلاحِ اُمَّت کے جذبہ سے سرشار عاشقِ رسول اسلامی بھائی کے میٹھے اَنداز کو دیکھ کر میں انکار نہ کرسکا اور مسجد میں عشا کی نماز کے بعد قائم کئے جانے والے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کرنے لگا۔ پہلے دن مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے قراٰنِ پاک سُنا تو کئی غلطیوں کی نشاندہی کی اور پیار بھرے انداز میں فرمانے لگے: قراٰنِ پاک کو دُرُست مَخارج کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ تلفُّظ کے دُرُست نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی لفظ کا معنٰی تبدیل ہوجائے تو بسا اوقات نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ مجھے جلد ہی اپنی کوتاہیوں کا احساس ہوگیا اور میں نے نیّت کرلی کہ مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پابندی سے شرکت کرکے دُرُست مَخارج سے قرآن پاک پڑھنا سیکھوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں شرکت کی برکت سے قراٰنِ پاک سیکھنے

کے ساتھ ساتھ نماز، وضو و غسل اور دیگر کئی ضروری مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرنے لگا۔ اسی دوران شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غلامی کا پٹہ بھی گلے میں ڈال لیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں صدقِ دل سے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور آئندہ قرآن و سنّت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا، نمازِ پنجگانہ کا پابند ہو گیا، سر کو سبز سبز عمامہ شریف کے تاج اور چہرے کو داڑھی شریف کے نور سے مزیّن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جلد ہی میں نے تجوید کے ساتھ مکمل قرآن پاک پڑھ لیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتِ الٰہی میں غور و فکر محبّتِ الٰہی کا ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و احسان اور اس کی چھوٹی بڑی ظاہری باطنی نعمتوں کو ہر وَقْت پیشِ نظر رکھنا بھی محبتِ الٰہی کے حُصُول کا مُؤثّر ذریعہ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر بے شُمار اِحسانات فرمائے، زمین کو فرش بنایا، آسمان کو بغیر کسی سُتُون کے قائم کیا، اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لئے حضرات رُسُل و انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مَبعُوث فرمایا، اس کے علاوہ اگر ہم اپنی ذات میں غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بے شُمار نعمتیں عطا کر رکھی ہیں مثلاً ہمیں پیدا کیا اور زِندگی باقی رکھنے کے لیے سانس لینے اور سانس خارج کرنے کا نظام عطا فرمایا، چلنے کو پاؤں دیئے تو چُھونے کو ہاتھ، دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں تو سُننے کے لئے کان، سُونگھنے کو ناک دی تو بولنے کے لئے زبان اور بے شُمار ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن میں آج تک ہم

نے کبھی غور ہی نہیں کیا حالانکہ اس کی ایک چھوٹی سی نعمت بھی ہماری کئی سو سال کی عِبادت و رِیاضت سے بڑھ کر ہے۔ چُنانچہ

400 سالہ عبادت اور ایک نعمت:

منقول ہے کہ اگلی اُمّتوں میں سے ایک شخص جس نے 400 برس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی ہوگی اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بھی نہ ہوگا۔ قیامت کے روز اس کے بارے میں حُکمِ خداوندی ہوگا: "اس کی 400 سال کی عبادت میزان کے ایک پلڑے میں اور ہماری نعمتوں میں سے صرف آنکھ کی نعمت دُوسرے پلڑے میں رکھو۔" جب وزن کیا جائے گا تو 400 برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زِیادہ ہوگی۔[1]

لہٰذا ہمیں اس کی عَطا کردہ نعمتوں کو ہر وَقْت پیشِ نَظر رکھتے ہوئے اِس کا شُکر ادا کرتے رہنا چاہیے، اِس سے حکمِ شُکر پر عمل کے ساتھ ساتھ محبّتِ الٰہی میں بھی اضافہ ہوگا نیز نعمتوں میں غور و فکر سے اُن کی قدر و قیمت کا بھی احساس ہوگا۔

اِصلاح کا انوکھا انداز:

ایک شخص حضرت سیِّدُنا یونس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا تو آپ نے اس سے پوچھا: "جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو کیا اس کے بدلے ایک لاکھ دِرہم تمہیں قبول ہیں؟" اس نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: "کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟" اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: "تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟" جواب دیا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر نعمتیں

---

(1)... ماخوذ از ملفوظات، ص ۲۸۲

یاد دلانے کے بعد فرمایا: ”میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحَبَّتِ الٰہی کا ایک آسان ذریعہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب مسلمان آپس میں محبت رکھتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے جمع ہوتے ہیں مثلاً دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں آتے ہیں، مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان میں پڑھتے پڑھاتے ہیں، مدنی درس دیتے یا سُنتے ہیں، مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں، بعدِ فجر مدنی حلقے میں شرکت کی سعادت پاتے ہیں الغرض جو بھی رضائے الٰہی کے لیے جمع ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے لیے ایک دُوسرے سے ملتے اور ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں، اُنہیں مَحَبَّتِ اِلٰہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ

حدیثِ قُدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ”جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے، میری وجہ سے ایک دُوسرے کے پاس بیٹھتے، آپس میں مِلتے جُلتے اور مال خرچ کرتے ہیں ان کے لیے میری مَحَبَّت واجب ہو گئی۔“(2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحَبَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بندے اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اپنے بندوں سے مَحَبَّت فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے مَحَبَّت کئی اعتبار سے ہو سکتی ہے مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندے سے راضی ہونا، اس سے خیر کا

1... حلیۃ الاولیاء، یونس بن عبید، ۳/۲۵، رقم: ۳۰۱۷

2... موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ، ۲/۴۳۹، حدیث: ۱۸۲۸

اِرادہ فرمانا، بندے کی تعریف کرنا، اسے اپنے ثواب سے مالامال فرمانا، اس سے عَفْو و دَر گُزر کرنا، اسے اپنی اطاعت میں مشغول رکھنا اور نافرمانی سے بچانا۔[1]

دِین سیکھنے کی توفیق:

اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندے سے مَحبَّت فرماتا ہے تو اُسے دِین کی مَحبَّت عطا فرما دیتا ہے۔ چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالٰی دُنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں لیکن دِین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہوتا ہے، لہٰذا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دِین دیا اُسے مَحبُوب بنالیا۔[2]

مخلوق میں ذکرِ خیر:

یوں ہی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے سے مَحبَّت کرتا ہے تو اس کے ذِکرِ خَیر کو اپنی مخلوق میں عام فرما دیتا ہے، ہر طرف اس کی نیک نامی اور بھلائی کے چرچے ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ حُضُور نَبِیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے مَحبَّت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بُلا کر ارشاد فرماتا ہے: میں فُلاں سے مَحبَّت کرتا ہوں تم بھی اس سے مَحبَّت کرو۔ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے مَحبَّت کرتے ہیں اور آسمان میں اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے مَحبَّت کرتا ہے تم بھی اس سے مَحبَّت کرو۔ تو آسمان والے اس سے مَحبَّت کرتے ہیں پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب رب تعالٰی کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے: میں فُلاں سے ناراض ہوں تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ۔ فرمایا: حضرت

1... تفسیر بیضاوی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ ۱۶۴، ۱/ ۴۴۱۔ تفسیر خازن، پ۳، ال عمرٰن تحت الآیۃ: ۳۱، ۱/ ۲۴۳

2... شعب الایمان، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمۃ، ۴/ ۳۹۵، حدیث: ۵۵۲۴

جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، پھر آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُلاں سے ناراض ہے تم بھی اس سے ناراض ہو جاؤ۔ تو وہ اس سے نفرت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لیے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کے لیے زِیادہ سے زِیادہ عبادت و تلاوت اور نیکیوں کی عادت بنائیں اور اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت کوئی گُناہ سَر زَد ہو جائے تو فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔ چُنانچہ پارہ 2، **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 222** میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرة: ۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں
حقیقی توبہ کا کر دے شرف عطا یارب[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گُناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے مَحَبَّت کرتا ہے تو اسے کوئی گُناہ نُقصان نہیں دیتا۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ توبہ کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی اپنے صغیرہ وکبیرہ گُناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیے بِالْخُصُوص

---

1 ...مسلم، کتاب البر، باب اذا احب اللہ تعالی عبدًا... الخ، ص ۱۰۸۶، حدیث: ۶۷۰۵

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۷۸

3 ...مسند فردوس، ۱/ ۳۰۸، حدیث: ۲۲۵۱

جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو دن بھر کے مُعامَلات کو یاد کرتے ہوئے فکرِ مدینہ (یعنی غور و فکر) کیجئے۔

صَلٰوۃُ التوبہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 16 میں ہے کہ "کیا آج آپ نے کم اَز کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صَلٰوۃُ التوبہ پڑھ کر دن بھر کے سابقہ ہونے والے تمام گُناہوں سے توبہ کر لی؟ نیز خدا نخواستہ گُناہ ہو جانے کی صُورت میں فوراً توبہ کر کے آئندہ وہ گُناہ نہ کرنے کا عہد کیا؟"

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دن بھر میں اگر کوئی نیکی جانے اَنجانے میں بندوں کے دِکھاوے کے لیے کی تو اس سے توبہ کرتے ہوئے آئندہ اِخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی نِیَّت کریں اور گُناہوں کو یاد کر کے سچی توبہ کرنے کی عادت بنائیں تاکہ ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں میں شامل ہو جائیں۔

مِٹا میرے رَنج و اَلَم یاالٰہی عطا کر مجھے اپنا غم یاالٰہی!
شرابِ محبّت کچھ ایسی پلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی!
عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عِصیاں میں بدمَست ہم یاالٰہی![1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبّتِ الٰہی کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مَطبُوعہ 692 صَفحات پر مُشتمل کتاب بنام "مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب" کے باب "مَحبّتِ الٰہی" کا مُطالَعہ بے حد مُفید ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والے نکوکاروں کی صُحبت اختیار کرنا، ان کی نصیحت آمیز

---

[1] ...وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۹

گفتگو کو اپنے لئے مَشعَلِ راہ بنانا بھی محبتِ الٰہی کی عَلامت ہے۔لہٰذا مَحبّتِ الٰہی بڑھانے، رِضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، خُود کو عذابِ قبر و جہنّم سے ڈرانے، گُناہوں کی عادت مِٹانے، خود کو سُنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عِشقِ رسول کی شَمع جَلانے اور جنّتُ الفردوس میں مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کے لیے اچھا مدنی ماحول اور نیک لوگوں کی صُحبت حد دَرجہ ضروری ہے کیونکہ آج مُعاشرے کے ناگُفتہ بہ حالات میں گُناہوں کا زوردار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جا رہا ہے۔ایسے میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، لہٰذا آپ بھی اس پیارے سے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے۔ نیز عاشقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَحبّتِ الٰہی اور سُنّتِ رسول کی دولت کا خزانہ حاصل ہوگا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بیان کردہ مدنی پھُولوں پر عمل کرنے کی سَعادت عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت پانے کے حوالے سے چند مدنی پھُول سُننے کی سعادت حاصل کی کہ کن کن ذرائع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت حاصل ہو سکتی ہے۔ مثلاً

﴿1﴾... پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت ﴿2﴾... نوافل کی کثرت ﴿3﴾... مصائب وآلام پر صبر ﴿4﴾... دِل سے دُنیا کی مَحبّت کو نکال دینا ﴿5﴾... قرآنِ

کریم کی تلاوت ﴿6﴾... اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ﴿7﴾... نعمتوں میں غور و فکر اور ﴿8﴾... بندوں سے خیرخواہی محبّتِ الٰہی کے حصول کے ذرائع ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تَبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سِیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خِدمت کے لیے کم و بیش 103 شُعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ آسان انداز سے عِلمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروانے کے لیے ان شعبوں میں ایک شُعبہ **"المدینہ لائبریری"** بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب ورَسائِل اور VCDs,CDs وغیرہ مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے عِلمِ دین کی برکات سے مالامال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی

1... وسائل بخشش مرمم، ص ۳۱۵

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔“(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب:

آئیے! شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں اور آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾... جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے(99) رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(2) ﴿2﴾... جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(3) ... دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ... رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملاسکتے ہیں۔ ... ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔ ... دو مسلمان

(1)... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة... الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

(2)... معجم اوسط، ۵/ ۳۷۹، حدیث: ۷۶۷۲

(3)... شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، فصل فی المصافحة... الخ، ۶/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ... آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ... جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ... دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ... بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ... ہاتھ ملانے کے بعد خُود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔[2] ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ ... مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

1... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

2... تبیین الحقائق، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاستبراء وغیرہ، ۷/ ۵۶

3... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/ ۶۲۹

4... وسائل بخشش مرمم، ص۶۶۹

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: قرآن وحدیث اور اَقوال بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھرجھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر ملاحظہ فرمائیے: (۱)... غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے (۲)... غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے (۳)... بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی (۴)... غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے (۵)... غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں (۶)... غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے (۷)... غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا، الغرض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے (۸)... غیبت زنا سے سخت تر ہے (۹)... مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے (۱۰)... غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبودار ہو جائے (۱۱)... غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا (۱۲)... غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے (۱۳)... غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہو گا (۱۴)... غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا (۱۵)... غیبت کرنے والے کو اس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا (۱۶)... غیبت کرنے والا قیامت میں کُتّے کی شکل میں اٹھے گا (۱۷)... غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہو گا (۱۸)... غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا (۱۹)... غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہو گا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے (۲۰)... غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُوْد شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ حُضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکْر ہے جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور جب وہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْف رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنّت کُشادہ ہوجاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرغی زندہ کردی:

ایک بی بی سرکارِ بغداد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ یہ آپ سے مَحَبَّت کرتا ہے **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اِس کی تَربِیَت فرمادیجئے۔ آپ نے اُسے قبول فرما کر مُجاہدے پر لگا دیا، ایک روز اُس کی ماں آئی، دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت کمزور اور زَرْد (یعنی پِیلا) ہو گیا ہے اور جَو کی روٹی کھا رہا ہے، وہ بی بی جب غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئیں

1... الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ، باب فی زیادۃ الجنۃ... الخ، ۲/۳۳۷

تو دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈّیاں رکھی ہیں جسے آپ نے تناوُل فرمایا تھا، عرض کی: یاغوثِ اَعظم! آپ خُود تو مُرغی کھائیں اور میرا بچّہ جو کی روٹی۔ یہ سُن کر غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنا دَستِ اَقدَس ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: قُوۡمِیۡ بِاِذۡنِ اللہِ الَّذِیۡ یُحۡیِ الۡعِظَامَ وَھِیَ رَمِیۡمٌ یعنی زندہ ہو جا اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈّیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مُرغی فوراً زندہ صحیح سالِم کھڑی ہو کر آواز نکالنے لگی، غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس درجہ تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا کھائے گا۔[1]

وہ کہہ کر قُم بِاِذنِ اللہ جِلا دیتے ہیں مُردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا
جِلایا استخوانِ مرغ کو دَستِ کرم رکھ کر
بیاں کیا ہو سکے احیائے مَوتیٰ غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بحکمِ الٰہی مردے زندہ کرنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بارگاہِ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے غوثِ اَعۡظَم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا مقام کس قدر بلند و بالا ہے کہ جب آپ نے کسی مُردہ مُرغی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے زندہ ہونے کا حکم فرمایا تو اُس میں جان آ گئی اور وہ پہلے کی طرح زندہ ہو گئی۔ یاد رکھئے! بلاشُبہ مَوت وحَیات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر اپنی خُصُوصی نوازِشات سے اپنے کسی مُقرَّب نبی یا برگُزیدہ ولی کو مُردے جِلانے (یعنی زِندہ کرنے) کی طاقت بخشے تو

1... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص١٢٨
2... قبالۂ بخشش، ص٥٣

یہ کوئی ناقابلِ تسلیم بات نہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی اَثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آکر کسی نے اپنے ذہن میں یہ بٹھالیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زِندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ حُکمِ قرآنی کے خِلاف ہے۔ جیسا کہ پارہ3، **سُوْرَۃُ اٰلِ عمرٰن، آیت نمبر49** میں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ قول موجود ہے:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ

(پ۳، اٰل عمران: ۴۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو اور میں مردے جِلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے مُردے زندہ کرنے کی بات اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ **"میں مُردے زندہ کرتا ہوں"** مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمادِیا کہ **"اللہ کے حکم سے"** یعنی میرا مُردوں کو زندہ کرنے والا معجزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اُس کی عطا سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طبقۂ اَولیا میں سے محبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمَدانی، قندیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ مُقرَّب ترین ولی ہیں جو تمام اَولیا کے سردار ہیں اور اُن کی شَخصیت عوام وخواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت واحترام ہے، آپ نہ صرف کَثِیْرُ الکرامات بُزرگ ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دیگر اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بڑھ کر کرامات واِنْعامات سے نوازا ہے۔ چُنانچہ

موتیوں کی لڑی:

خاتَمُ الْمُحَدِّثِین حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مشائخ اَوْلیا میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ آپ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گرتا چلا جاتا ہے نیز آپ کی کرامات گنتی وشُمار سے باہر ہیں۔ (1)

موذی جانوروں سے حفاظت:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات وکمالات کا مَنْبَع ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔ چُنانچہ

منقول ہے کہ اگر شیر کسی شخص کے سامنے آجائے اور وہ حُضُور غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام لے شیر اُس پر حملہ آور نہیں ہو گا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 342 صفحات پر مشتمل کتاب "کراماتِ صحابہ" کے صفحہ 36 پر ہے کہ مومن مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوُجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو کرامت کہتے

(1)... أشعة اللمعات، كتاب الفتن، باب الكرامات، ٤/٦١٠

(2)... نزهة الخاطر، ص ٢٥ بتغير قليل

ہیں ۔اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو معجزہ کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کاظُہور ہو تو اُس کو مَعُونَت کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو اِسْتِدراج کہا جاتا ہے۔[1]

صَدْرُالشَّرِیْعَہ، بَدْرُالطَّرِیْقَہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر گمراہ ہے۔[2] کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاندانی پس منظر:

آیئے !اب حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خاندانی پس منظر کا مختصر تذکرہ اور آپ کی شان و عظمت کے واقعات اور کرامات سُنتے ہیں تا کہ ہمارے دِلوں میں اَولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہ کی مزید عقیدت، محبت اور عظمت پیدا ہو۔

غوثِ پاک کا نام و نسب:

حضرت سیِّدُنا غَوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت یکم رَمضان 470ہجری میں جمعۃُ المُبارک کو جِیلان میں ہوئی۔ آپ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی

1...النبراس، اقسام الخوارق سبعة، ص ۲۷۲

2...بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۶۹

عَبْدُ القادراور کُنْیَت ابُو محمد ہے نیز مُحیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غَوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ کے اَلقابات ہیں۔ آپ کے والدِماجِد کانام حضرت سیِّدُنا اَبُو صالِح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور والِدۂ ماجِدہ کا نام اُمُّ الخَیر فاطمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا ہے، آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والِدہ کی جانب سے حُسَینی سَیِّد ہیں۔[1]

تُو حُسَینی حَسَنی کیوں نہ مُحیُّ الدِّیں ہو اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چشمہ تیرا[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

حیرت اَنگیز واقعات:

حضرت سیِّدُنا عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی وِلادَتِ باسَعادَت کے وقت بہت سے حیرت اَنگیز واقعات ظُہُور پذیر ہوئے، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی پیدائش کے وقت آپ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کی عُمر60سال تھی، اِس عُمر میں عام طور پر عورتوں کو اَولاد سے نااُمیدی ہوجاتی ہے، یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص فَضْل تھا کہ اس عُمر میں حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اُن کے بَطْنِ مُبارک سے پیدا ہوئے۔

عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے خبر ہوتا ہے پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تو بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جائیے سردارِ اَولیاء پر کہ آپ کی ذاتِ بابرکات سے کرامات کا ظُہُور اِس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت (فوراً) ہی ہونے لگا تھا۔ چُنانچہ ابھی آپ اپنی والدۂ

1... بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص۱۷۱ ملخصاً

2... حدائقِ بخشش، ص۱۹

ماجدہ کے پیٹ میں تھے، جب والدہ صاحبہ کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكِ اللّٰهُ کہتے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه یکم رَمَضانُ المُبارک بروز پیر صُبحِ صادق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اس وقت ہونٹ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔[1] جس دن آپ کی ولادت ہوئی، اس دن آپ کے دِیارِ وِلادت جِیلان شریف میں 1100 بچے پیدا ہوئے، وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللہ بنے۔[2] آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سُورج غُروب ہوا، اس وقت ماں کا دُودھ نوش فرمایا، سارا رَمضان آپ کا یہی معمول رہا۔[3] پانچ برس کی عُمر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰه کی رَسْم کے لئے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے پڑھ کر سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹا اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے، کیونکہ میری والدہ کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[4]

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الحقائق فی الحدائق، ١/١٣٩
2 ... تفریح الخاطر، ص٥٨
3 ... بهجة الاسرار، ص١٧٢
4 ... الحقائق فی الحدائق، ١/١٤٠ بتغیر قلیل
5 ... حدائقِ بخشش، ص٢٣

آپ کا حُلیہ مُبارک:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابُو محمد عبدُ اللہ بن احمد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قُطبِ رَبّانی، غوثِ صَمَدانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضَعِیفُ البَدَن، مِیانے قد، کُشادہ سینے، چوڑی داڑھی، دراز (یعنی لمبی) گردن، گندمی رنگت، ملی ہوئی بھنوؤں، سیاہ آنکھوں، بلند آواز اور بہت ہی علم و فضل والے تھے۔(1)

قدِ بے سایہ ظِلِّ کبریا ہے تُو اس بے سایہ ظِلّ کا ظِلّ ہے یا غوث(2)

علمِ دین کا شوق:

حضرت سیِّدُنا شیخ عَبدُ القادِر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا انداز بڑا نِرالا تھا، آپ کے شوقِ عِلمِ دِین کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی بَیابانوں اور وِیرانوں میں اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر اپنی بھوک مٹاتا تھا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں کیونکہ بُھوک کے مارے دوسرے فُقَرا بھی اُدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے موقع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرویشوں کی حق تَلَفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری زمین پر سو جاتا۔(3) میں زمانے کی جن سختیوں سے دوچار

1... بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص۱۷۴

2... حدائقِ بخشش، ص۲۵۱

3... قلائد الجواھر، ص۱۰

ہوا اُنہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا، یہ تو اُس ذاتِ بے نیاز عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے کہ میں عافِیَّت کے ساتھ اُن کانٹے دار جنگلوں سے گُزر گیا۔[1]

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیاء میں یوں ہی رُتبہ غوثِ اعظم کا
عطا کی ہے بُلندی حق نے اہلُ اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا کِس قَدَر شوق تھا کہ تکلیفیں اور مَشَقَّتیں برداشت کر کے بھی عِلمِ دِین حاصِل فرماتے۔ یقیناً عِلمِ دِین کا حُصُول بہت بڑی سَعادت ہے۔ عِلْم کے حُصُول کی کوشِش کرنے والوں کے لئے احادِیثِ مُبارَکہ میں کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دِین کا عِلْم سیکھنے کے لئے صُبْح یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عِلمِ دِین کی جستجو میں دُور

---

1 ... قلائد الجواهر، ص ۱۰

2 ... قبالۂ بخشش، ص ۵۴

3 ... حلیة الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۵، حدیث: ۱۰۵۸۱

دراز علاقوں کا سَفَر اِختیار فرمایا، آپ کی پوری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت، والدین کی فرمانبرداری، سچّائی اور وفا شِعاری جیسی بہت سی قابلِ تعریف خُوبیوں سے مُزَیَّن رہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کے معاملے میں آپ کی اِستِقامت پہاڑ سے زیادہ مضبوط تھی، آپ کے اِنہی دلکش کمالات سے مُتاثِّر ہو کر سینکڑوں کُفّار آپ کے دَستِ حق پرست پر کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور بہت سے بدکار اپنی گُناہوں بھری زندگیوں سے تائب ہوئے۔ چُنانچہ آپ خُود اپنے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ پر 500 سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فُسّاق وفُجّار، فسادی اور بدمذہب لوگوں نے توبہ کی۔[1]

آیئے! راہِ علم کے دوران محبوبِ سُبحانی، قِندیلِ نُورانی، شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ ولایت سے ڈاکوؤں کی تقدیر بدلنے والا ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

60 ڈاکو تائب ہو گئے:

سرکارِ بغداد حُضُورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عِلمِ دین حاصل کرنے کے لئے قافلے کے ہمراہ جِیلان سے بغداد روانہ ہوا، جب ہم ہمدان سے آگے پہنچے تو 60 ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا، لیکن کسی نے مجھ سے زور زبردستی نہ کی، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: 40 دِینار (سونے کے سکے)۔ اس نے پُوچھا: کہاں ہیں؟

---

[1]... بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ، ص ۱۸۴

میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ڈاکو اس حقیقت کو مذاق تصوُّر کرتا ہوا چلا گیا،اِس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا،اُس نے بھی اِسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اُسے بھی دیئے،وہ بھی مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا،جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو اُنہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا،پس مجھے وہاں بلالیا گیا،وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ڈاکوؤں کے سردار نے مجھ سے پُوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟میں نے کہا:40دینار ہیں۔سردار نے حکم دِیا کہ اِس کی تلاشی لو۔تلاشی لینے پر جب سچّائی کا اِظہار ہوا تو اُس نے تَعَجُّب سے سوال کِیا: تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟میں نے کہا: والدۂ ماجِدہ کی نصیحت نے۔سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟میں نے کہا: میری والدۂ ماجِدہ نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور عہد کی خِلاف وَرْزی نہیں کروں گا۔یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: تم نے تو اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کی خِلاف وَرْزی نہیں کی اور ایک ہم ہیں کہ ساری عُمر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کے خِلاف گُزار دی۔پھر اُسی وقت وہ اور اُس کے تمام ساتھی میرے ہاتھ پر تائب ہوئے اور قافلے والوں کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دِیا۔(1)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی ۔۔۔ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ تو کبھی جُھوٹ بولتے اور نہ ہی وعدہ خِلافی کرتے۔اس سے وہ لوگ درسِ عِبرت حاصل کریں کہ جو خُود کو حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عقیدت مَنْد کہنے کے باوُجُود جُھوٹ

(1)...بهجة الاسرار، ذکر طریقه، ص١٦٨

بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے سے باز نہیں آتے، پھر یہی جراثیم اُن کی اولاد میں بھی مُنتَقِل ہو جاتے ہیں، بسا اوقات مَذہَبی ذہن رکھنے والوں کو بھی شیطان جُھوٹ اور عہد شِکنی کی آفت میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے! احادیثِ مُبارکہ میں جُھوٹ بولنے اور وعدہ خِلافی کرنے کی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے بطورِ عبرت دو فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

﴿1﴾... سچّائی کو لازم کرلو کہ سچّائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دِکھاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدِّیق لکھ دِیا جاتا ہے اور جُھوٹ سے بچو کہ جُھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کا راستہ دکھاتا ہے۔ آدمی برابر جُھوٹ بولتا رہتا ہے اور جُھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت جُھوٹا لکھ دِیا جاتا ہے۔(1)

﴿2﴾... جو کسی مسلمان سے وعدہ خِلافی کرے اُس پر اللہ تعالٰی، فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اُس کا کوئی نَفْل قبول ہوگا نہ ہی فَرْض۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَصا مُبارک روشن ہو گیا:

حضرت سیِّدُنا عبدُ الملک ذَیّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے میں کھڑا تھا، آپ دستِ مُبارک میں ایک عَصا لئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے، میرے دل میں خیال آیا کہ کاش! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اِس عَصا کے ذریعے مجھے کوئی کرامت دکھائیں۔ میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ آپ

1... مسلم، کتاب البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، ص١٠٧٨، حدیث: ٦٦٣٩

2... بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، باب اثم من عاھد ثم غدر، ٢/٣٧٠، حدیث: ٣١٧٩

نے مُسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور اپنے عَصا کو زمین میں گاڑدِیا، اچانک اُس عَصا سے ایسا نُور نکل کر آسمان تک جا پہنچا جس سے فضا روشن ہوگئی اور وہ نُور بہت دیر تک روشن رہا پھر آپ نے عَصا کو زمین سے نکال لیا تو وہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بس اے ذَیّال! تم یہی چاہتے تھے نا؟[1]

دستِ مُبارک کی کرامت:

ایک مرتبہ رات کو حضرت شیخ احمد رِفاعی اور حضرت عَدِی بن مُسافر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سرکارِ بغداد حُضُورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزارِ پُر انوار کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، اُس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا، حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے آگے آگے تھے، آپ جب کسی پتھر، لکڑی، دیوار یا قبر کے پاس سے گُزرتے تو اپنے ہاتھ مُبارک سے اِشارہ فرماتے تو وہ چاند کی طرح روشن ہوجاتا، سارے راستے آپ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ یہ حضرات آپ کے مُبارک ہاتھ کی روشنی کے ذریعے حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَزار مُبارک تک پہنچ گئے۔[2]

مصطفٰی کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا[3]

اندھوں کو بینا اور مُردوں کو زندہ کرنا:

حضرت شیخ ابُوالحسن قُرشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اور شیخ ابُوالحسن علی بن

1... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۵۰

2... قلائد الجواھر، ص ۷۷

3... حدائق بخشش، ص ۱۹

ہیتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اُن کے مدرسے میں موجود تھے کہ آپ کی بارگاہ میں اَبُو غالب فضلُ اللّٰہ نامی ایک مشہور تاجِر حاضر ہوا اور عرض کی: اے میرے سردار! آپ کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ "جس شخص کو دعوت میں بُلایا جائے اُسے دعوت قبول کرنی چاہیے۔" میں اِس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے گھر دعوت پر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر مجھے اِجازت ملی تو میں آؤں گا۔ پھر آپ نے کچھ دیر مُراقبہ کرنے کے بعد فرمایا: ہاں آؤں گا۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے خَچّر پر سُوار ہوئے، شیخ علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خَچّر کی دائیں رِکاب پکڑی اور میں نے بائیں رِکاب تھامی اور اُس کے گھر کی طرف چل دیئے، جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بغداد کے مشائخ وعُلما اور مُعززِین پہلے ہی وہاں موجود ہیں، پھر دستر خوان بچھایا گیا اور اُس پر اَنْواع واَقْسام کے کھانے چُن دیئے گئے، دو آدمی ایک بڑا صندوق بھی اُٹھا کر لائے جو بند تھا، اُسے دستر خوان کے ایک طرف رکھ دِیا گیا۔

میزبان اَبُو غالب نے کہا: شروع کیجئے۔ مگر اُس وقت حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُراقبے میں تھے، لہٰذا آپ نے کھانا شروع نہ کِیا اور نہ ہی کسی کو کھانے کی اِجازت ملی لہٰذا کسی نے بھی کھانا شروع نہ کِیا۔ آپ کی ھَیْبت کے سبب حاضرِین مجلس کی حالت ایسی تھی کہ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، پھر آپ نے میری اور شیخ علی بن ہیتی کی طرف اشارہ کِیا کہ وہ صندوق اُٹھا کر لاؤ اور اسے کھولو۔ جب صندوق آپ کے سامنے لا کر کھولا گیا تو اُس میں اَبُو غالب کا لڑکا تھا، جو پیدائشی اندھا ہونے کے ساتھ ساتھ جوڑوں کے دَرْد، کوڑھ اور فالج کے مرض میں بھی مُبتلا تھا، آپ نے اُس سے کہا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کھڑا ہو جا۔ یہ کہنے کی دیر تھی کہ لڑکا اُٹھ کر دوڑنے لگا، اُس کی بینائی لوٹ

آئی اور وہ ایسا تندرُست ہو گیا گویا کسی بیماری میں مُبتلا ہی نہ تھا۔

شیخ ابُوالحسن قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب میں نے حضرت شیخ ابُوسَعْد قَیلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ کرامت بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مادرزاد اندھوں اور بَرَص کے مریضوں کو اچھا کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مُردے زندہ کرتے ہیں۔[1]

لاعلاج مریضوں کا علاج:

حضرت شیخ خِضر مَوْصِلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی خدمتِ اقدس میں تقریباً 13 سال رہا، اِس دوران میں نے آپ کی بہت سی کرامات کو دیکھا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مریض کو طبیب لاعلاج قرار دے دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شِفایاب ہو جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کے لئے دُعائے صِحَّت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مُبارک پھیرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی وقت اُس مریض کو صِحَّت عطا فرما دیتا۔[2]

بادلوں پر بھی حکمرانی:

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن (اپنے مدرسے میں) بیان فرمارہے تھے کہ بارش بَرَسنا شروع ہو گئی، بعض اہلِ مجلس اِدھر اُدھر ہونے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور (بادل کی طرف مُتوجِّہ ہو کر) فرمایا: اَنَا اَجْمَعُ وَ اَنْتَ

1... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۲۳

2... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۴۷

تَفْرِقَ یعنی میں لوگوں کو جمع کررہا ہوں اور تُو منتشر کررہا ہے۔ یہ فرمانا تھا کہ اہلِ مجلس پر بارش برَسنا بند ہوگئی، اَلْبَتّہ مدرسے کے باہر اُسی طرح برستی رہی لیکن شرکائے مجلس پر بارش کا ایک بھی قطرہ نہ گِرا۔[1]

مریدنی کی فریاد رسی:

ایک عورت حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُرید ہوئی، اُس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا، ایک دن وہ کسی حاجت کے لئے پہاڑ کے غار کی طرف گئی تو اُس فاسق شخص کو کسی طرح معلوم ہوگیا، وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا حتّٰی کہ اُسے پکڑ لیا، اُس عورت نے وہیں سے حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مدد و فریاد کے لئے بلند آواز سے پُکارا، اس وقت حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مدرسے میں وضو فرمارہے تھے، فریاد سُن کر اپنی کھڑاؤں (یعنی لکڑی کی بنی ہوئی جوتیوں) کو غار کی طرف پھینکا، وہ کھڑاویں اُس فاسق کے سر پر پڑنے لگیں حتّٰی کہ وہ مرگیا، عورت آپ کی نعلینِ مُبارک لے کر حاضرِ خدمت ہوئی اور آپ کی مجلس میں سارا قِصّہ بیان کر دِیا۔[2]

غوثِ اعظم بَمَنِ بے سروساماں مَدَدے قِبلۂ دِیں مَدَدے کَعبۂ ایماں مَدَدے

ترجمہ: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! مجھ بے سروساماں کی مدد فرمایئے۔ اے قِبلۂ دِیں! میری مدد فرمایئے۔ اے کعبۂ ایماں! میری مدد فرمایئے۔

ایک وسوسہ اور اُس کا جواب:

ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ سُن کر کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ آخر اب مصیبت

1... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ١٤٧

2... تفریح الخاطر، ص ٣٧

کے وقت دستگیری کے لئے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کیسے پُکارا جاسکتا ہے، وہ تو وفات پاچکے ہیں اور ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ "مُردوں کو پُکارنا تو شرک ہے" تو یاد رکھئے کہ مُردوں کو پُکارنا شرک نہیں، آیئے! اِس ضمن میں ایک قرآنی واقعہ اور اُس کے تحت شَیْخُ الْحَدِیْث حضرت مُفتی عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ مدنی پھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وسوسے کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا۔ چُنانچہ

حضرت مُفتی صاحب لکھتے ہیں: حضرت سیّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک مرتبہ خُداوندِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں یہ عرض کیا کہ یَا اَللہ! تُو مجھے دکھادے کہ تُو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے اِبراہیم! کیا اِس پر تمہارا ایمان نہیں ہے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا کہ کیوں نہیں؟ میں اِس پر ایمان تو رکھتا ہوں لیکن میری تمنّا یہ ہے کہ اِس منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تاکہ میرے دل کو قرار آجائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم چار پرندوں کو پالو اور اُن کو خُوب کِھلا پِلا کر اچھی طرح اپنے ساتھ مانُوس کرلو، پھر تم اُنہیں ذَبح کرکے اُن کا قیمہ بنا کر اپنے گرد و نواح کے چند پہاڑوں پر تھوڑا تھوڑا گوشت رکھ دو۔ پھر اُن پرندوں کو پُکارو تو وہ پرندے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے اور تم مُردوں کے زندہ ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ اِس پورے واقعے کو قرآنِ کریم میں اِن اَلفاظ کے ساتھ بیان کِیا گیا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھادے تُو کیونکر مردے جِلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے

اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۰)

فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہِلالے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بُلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

آیتِ مُبارکہ نقل کرنے کے بعد علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس سے یہ مسئلہ ثابت ہوگیا کہ مُردوں کو پُکارنا شرک نہیں ہے کیونکہ جب مُردہ پرندوں کو اللہ تعالٰی نے پُکارنے کا حکم فرمایا اور ایک جلیلُ القدر پیغمبر نے ان مُردوں کو پُکارا تو ہرگز ہرگز یہ شرک نہیں ہوسکتا کیونکہ خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ کبھی بھی کسی کو شرک کا حکم نہیں دے گا، نہ کوئی نبی ہرگز ہرگز کبھی شرک کا کام کرسکتا ہے۔ تو جب مرے ہوئے پرندوں کو پُکارنا شرک نہیں تو وفات پائے ہوئے خُدا کے ولیوں اور شہیدوں کا پُکارنا کیونکر شرک ہوسکتا ہے، لہٰذا جو لوگ ولیوں اور شہیدوں کے پُکارنے کو شرک کہتے ہیں اور یا غوث کا نعرہ لگانے والوں کو مُشرک کہتے ہیں اُنہیں تھوڑی دیر سر جُھکا کر سوچنا چاہیے، کیا خبر کہ اِس قرآنی واقعہ کی روشنی میں اُنہیں ہدایت کا نُور نظر آجائے اور وہ اہلِ سنّت کے طریقے پر صِراطِ مُستَقِیم کی شاہراہ پر چل پڑیں۔ [1]

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا وَسوَسہ جڑ سے کَٹ گیا ہوگا کیونکہ مسلمان کا قُرآنِ کریم پر ایمان ہوتا ہے اور وہ قرآنِ کریم کے خِلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... عجائب القرآن، ص ۵۷ ملتقطا

دل میری مُٹھی میں ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ''جِنّات کا بادشاہ'' صفحہ 5 پر تحریر کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عُمر بزّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے! جب بھی میں مُرشد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُور غَوثِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافحہ کرنے کے لئے آنے لگے یہاں تک کہ میرے اور مُرشدِ کریم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کر لوں اور چاہوں تو دُور کر دوں۔[1]

کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خزینہ تیرا[2]

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرما دی ہیں، تو اب مہربانی فرمائیے ناں! کہ میرے سِینے کو اپنی محبت کا

1... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۴۹

2... حدائق بخشش، ص ۳۱

گنجینہ بنادیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

المدد یا غوثِ اعظم:

حضرت سیِّدُنا بِشر قَرَظی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں شَکَر سے لَدے ہوئے 14 اُونٹوں سمیت ایک تِجارَتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں پڑاؤ کیا، شب کے اِبتِدائی حصّے میں میرے چار لَدے ہوئے اُونٹ لاپتا ہوگئے جو کافی تلاش کے باوُجُود نہ ملے۔ قافلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتُربان (یعنی اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبْح کے وقْت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرو مرشِد حُضُور غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا تھا: جب بھی تُو کسی مصیبت میں مُبتَلا ہو جائے تو مجھے پُکارنا وہ مصیبت جاتی رہے گی۔ پس میں نے یوں فریاد کی: یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔ یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔ یکایک جانبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں مَلبُوس ایک بزرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانب بُلا رہے تھے۔ میں اپنے شُتُربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا تو وہ بزرگ نگاہوں سے اَوجھل ہوگئے مگر میرے چاروں گُمشُدہ اُونٹ وہاں موجود تھے، ہم نے اُنہیں لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔[1]

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں
آپ سے سب کچھ مِلا یا غوثِ اَعْظَم دَسْت گیر[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ . . . الخ، ص ١٩٦

2 ... حدائق بخشش، ص ٥٤٨

بِاذنِ الٰہی بندے بھی مدد کرتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے یہ سُن کر کسی کو یہ وَسوسہ آئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہئے کیونکہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے مدد کیوں مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اوراس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی، ولی یا نیک مومن سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اِجازت عطا فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطلَق ہونے کے باوُجود بذاتِ خُود اپنے بندوں سے دِینِ حق کی مدد کے لیے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچہ **پارہ 26، سورۂ محمد، آیت نمبر 7** میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تم دِینِ خُدا کی مدد کروگے **اللہ** تمہاری مدد کرے گا۔

(پ۲۶، محمد: ۷)

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا:

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَوارِیوں سے مدد طلب فرمائی۔ چُنانچہ **پارہ 28، سُوْرَۃُ الصَّف، آیت نمبر 14** میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

ترجمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو **اللہ** کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دِینِ خُدا کے مددگار ہیں۔

(پ۲۸، الصف: ۱۴)

سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مدد طلب فرمانا:

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب تبلیغ کے لئے فِرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو اُنہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لئے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۲۹تا۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے وہ کون میرا بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر۔

جبرائیل، مؤمنین اور فرشتے بھی مدد گار ہیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام، نیک مؤمنین اور فرشتوں کو بھی مدد گار بنایا ہے۔ چنانچہ پارہ 28، سورۃُ التَّحْرِیْم، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ (پ۲۸، التحریم: ۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک اللہ اُن کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآنِ کریم بالکل صاف صاف لفظوں میں یہ اعلان کر رہا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو مدد گار ہے ہی مگر اُس کی عطا و اجازت سے حضرت سیِّدُنا جبرئِیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے (یعنی اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیا رَحِمَہُمُ اللہ) اور فِرِشتے بھی مدد گار ہیں۔ اب تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔“ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے وہ مُہاجر کہلائے اور اُن کے مدد گار اَنصار کہلائے

اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ ”اَنْصَار“ کے لُغْوِی معنیٰ ”مددگار“ ہیں۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

اھلُ اللہ زندہ ہیں:

اب شاید شیطان دل میں یہ ”وَسْوَسہ“ ڈالے کہ زِندوں سے مدد مانگنا تو دُرُست ہے مگر بعدِ وَفات مدد نہیں مانگنی چاہئے۔ اس آیتِ مُبارکہ اوراس کے بعد بیان کیے جانے والے مدنی پُھول توجہ سے سُننے کے بعد اس پر غور کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسْوَسے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چُنانچِہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 154 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

جب شُہَدا کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ وشان میں بالاتفاق اعلیٰ اور برتر ہیں، اُن کے حَیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کر شُبہ کِیا جاسکتا ہے۔

حضرت سیِّدُنا اِمام بَیْہَقِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حیاتِ اَنبیا کے بارے میں ایک رِسالہ بھی لکھا ہے اور ”دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ“ میں فرماتے ہیں کہ حضرات اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام شُہَدا کی طرح اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ ہیں۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیا، اَوْلِیا اور شہدا کے اَجسام قبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے

1... دلائل النبوۃ، باب الدلیل علی ان النبی عرج بہ... الخ، ۲ / ۳۸۸

جسموں کو گوشت کے گلنے سڑنے کی خرابی سے محفوظ رکھا ہے۔[1]

حضرت علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں اصلاً کوئی فرق نہیں، اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔[2]

حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے اَوْلیا اس دارِ فانی سے دارِ بَقا کی طرف کُوچ کر گئے ہیں اور اپنے پَرْوَرْدگار کے پاس زندہ ہیں، اُنہیں رِزْق دِیا جاتا ہے، وہ خُوش حال ہیں اور لوگوں کو اِس کا شُعُور نہیں۔[3]

حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غَوْثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شانِ عَظَمت نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی قبرِ شریف میں زِندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح بااِختیار ہیں)۔[4]

حُکْم نافِذ ہے ترا خامہ ترا سَیف تری   دَم میں جو چاہے کرے دَور ہے شاہا تیرا[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کرامات کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی

1... روح البیان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/ ۴۳۹

2... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ باب الجمعۃ، الفصل الثالث، ۳/ ۴۵۹، تحت الحدیث: ۱۳۶۶

3... اشعۃ اللمعات، کتاب الجھاد، باب حکم الاسراء، ۳/ ۴۲۳

4... ھمعات، ھمعہ ۱۱، ص ۶۱

5... حدائق بخشش، ص ۳۰

مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے، اِس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ بچپن کے واقعات، علم وتقویٰ، فرامین، مناقب واوصاف اور اَوْلیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اِظْہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایت عُمدہ انداز وترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه کے بستے سے هَدِیَّةً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جاسکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حُضُور غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان وعظمت اور کرامات کے بارے میں سُنا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ولایت کے ایسے بلند مرتبے پر فائز فرمایا کہ مشائخ اَوْلیا میں سے کوئی بھی آپ کا ہم پلّہ نہ تھا اور نہ ہی کسی صاحِبِ ولایت سے اِس قَدَر زیادہ کرامتیں ظاہر ہوئیں جتنی آپ سے ہوئیں، آپ کے نام کی برکت سے مُوذی جانوروں سے نَجات نصیب ہوتی ہے اور مصیبت میں آپ کو پُکارا جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ دستگیری فرماتے ہیں، مادرزاد اندھے اور کوڑھ کے مریض آپ کے دَر سے بینائی اور صِحّت کی دولت پاتے، مُردے آپ کی کرامت سے زندہ ہوجاتے، لوگ آپ کی دُعا سے مالی نقصانات سے محفوظ رہتے، چور ڈاکو، فاسق وفاجر اور طرح طرح کے گناہوں میں مُلوّث لوگ آپ کے ہاتھ پر تائب ہوتے اور آپ کے بیان میں شریک لوگوں

کو بارش سے پریشانی ہوئی تو آپ کے حکم سے بادل شرکائے اجتماع پر برسنا بند ہو گیا۔ آپ کی شان و عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب پانچ برس کی عُمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ہوئی تو آپ نے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر 18 پارے زَبانی سُنا دیئے کہ "یہ میری والدہ کو یاد تھے اور وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے اِن کے پیٹ میں ہی یاد کر لئے۔"

دعا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے تمام مُقرَّب بندوں سے سچّی مَحَبَّت واُلفت نصیب فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلسِ توقیت کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 103 شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں سے ایک "**مجلسِ تَوقیت**" بھی ہے۔

تَوقیت سے مُراد ایسا علم و فن ہے جس کی مدد سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر آفتاب اپنے مخصوص مدار کے کس مخصوص حصہ پر ہو تو گھڑی کے اعتبار سے وہ کون سا وقت ہو گا، اسی فَنِ توقیت کے ذریعے ہمارے علمائے کرام طلوعِ فجر، طلوعِ شمس، زوالِ شمس، عصر، غروب اور عشا کے اوقات نکالتے ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت، اِمام اہلسنت، مُجدِّدِ دین وملّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مکتوب میں

[1]... تحقیقاتِ امام علم و فن، ص ۲۲۰

اِس عِلْم کی اَھَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''اَلزَّوَاجِر'' میں اِس (عِلْم) کو فرضِ کفایہ لکھا ہے۔[1] نماز کی وقت میں ادائیگی کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا یا پھر اوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو، یہ سب عِلمِ تَوقیت کے ذریعے ممکن ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہمیّت واِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام عِلمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ تَوقیت نے اب تک نہ صرف عِلمِ تَوقیت کے اُصُول و قوانین کے مُطابق بے شُمار شہروں کے اوقاتُ الصلوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام ''اوقاتُ الصلوۃ'' بھی مُتَعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقْت کی نشاندہی میں حددرجہ مُفید ہے۔ چُنانچہ

کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز وسمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ نیز پاکستان بھر کے 115 بڑے شہروں کے نظامُ الاوقات وغیرہ پر مشتمل ایک کتاب بنام ''اوقاتِ نماز برائے پاکستان'' بھی پیش کی ہے۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اَراکین وذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبر پر یا اس ای میل ایڈریس (prayer@dawateislami.net) کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب

1... حیاتِ ملک العلما، ص۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاھور

کے مَخْصُوص اَوقات میں توَقیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اوراس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔ اِن 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ عِلمِ دین کے اجتماع میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور عِلمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ "جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ پر چلے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے جنّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالِبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔"[2]

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرکے عِلمِ دین حاصل کرنے کی بڑی برکتیں ہیں آیئے! اجتماع میں شرکت کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

سنیما گھر کے مالک کی توبہ:

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالِباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع والی رات کی بات

1 ...وسائلِ بخشش، ص ۳۱۵

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۲، حدیث: ۲۶۹۱

ہے، میری ملاقات ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتِماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختِتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتْم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہورہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت میری آنکھیں بند تھیں، میں نے خود کو مدینۂ منوّرہ میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خُوشبو سے فَضا مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتِماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں مُلاقات کے لیے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ آگے آگے رہتے تھے، میری اجتِماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آپہنچے اور مجھے ورغلانے کی کوشش کی، میں نے کہا: دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میں نے صِرف سُن کر نہیں بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح مدینہ منوّرہ کی زِیارت ہوئی، اب تم بتاؤ جن عاشِقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے

جلوے نظر آتے ہوں یہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:"جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔"[2]

لباس کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں:

فرمانِ مصطفٰے ہے: ...جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسمِ اللّٰہ کہہ لے۔[3] مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ سے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر جنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[4] ...جو باوجودِ قُدرت زیب وزِینت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑدے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[5] ...لِباس

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، ص ٤٣٢

2 ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ٤/ ٣٠٩، حدیث: ٢٦٨٧

3 ...معجم اوسط، ٢/ ٥٩، حدیث: ٢٥٠٤

4 ...مراٰۃ المناجیح، ١/ ٢٦٨

5 ...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ٤/ ٣٢٦، حدیث: ٤٧٧٨

حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[1] ...(لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع کیجئے (کہ سُنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[2] ... اِسی طَرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔ ...سُنّت یہ ہے کہ دامَن کی لمبائی آدھی پِنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زِیادَہ سے زِیادَہ اُنگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشْت ہو۔[3] ...سُنّت یہ ہے کہ مَرْد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔[4] ...مَرد مَردانہ اور عَورَت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ...تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پَیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رَہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا اَیسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہُت بُری صِفَت ہے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...312 صفحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (۲)...120 صفحات کی کتاب

1... کشف الالتباس، ص۴۱

2... کشف الالتباس، ص۴۳

3... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۷۹

4... مراٰۃ المناجیح، ٦/ ۹۴

5... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۹۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۷۹

"سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سُنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے　　　ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو[1]

اپنے متعلق برائی سنیں تو کیا کریں؟

حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کسی شخص کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اس کی چھان بین کرنے کے بجائے اسی سے پوچھنا زیادہ مناسب جانا، اگر اس نے کہہ دیا کہ "میں نے ایسا نہیں کہا" تو اس کا یہ کہنا مجھے اس کے خلاف آٹھ گواہوں سے زیادہ اچھا لگا اور اگر کہا کہ "میں نے ایسا کہا ہے" اور پھر معذرت بھی نہ کی تو جتنا وہ مجھے اچھا لگتا تھا اتنا ہی برا لگنے لگا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: جب بھی مجھے میرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی تو میں نے اسے تین مراتب پر رکھا: اگر وہ مجھ سے بڑا ہے تو میں نے اس کی قدر و منزلت پہچان لی، اگر میرے برابر کا ہے تو اس پر مہربانی کی اور اگر چھوٹا ہے تو پرواہی نہیں کی، میرا یہ طریقہ اپنے لیے ہے جو اس سے ہٹ کر چلنا چاہے تو بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی زمین بہت بڑی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/ ۸۸، رقم: ۴۸۳۵)

---

[1]... وسائلِ بخشش، ص۶۶۹، ۶۷۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لئے مغفرت ہے۔ (1)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غُلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی گیارھویں شب کو حضرت سیِّدُنا شیخ مُحْیُ الدِّین عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص نِسْبَت ہے۔ آج کی اِس مبارک اور بڑی رات میں ہم، آپ کے گلستان سے کچھ مہکتے مدنی پھول چننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات، تالیفات اور بیانات کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے۔ آپ کی مَجلس وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا زِینہ تھی۔ یہ سب ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاص کرم نوازی تھی، آیئے! اس ضمن میں

1 ...ابن عساکر، رقم، ۸۱۲۷ ابو عمرو ناشب بن عمرو الشیبانی، ۶۱/ ۳۸۱، حدیث: ۱۲۶۶۱

2 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۱

ایک دِلچسپ واقعہ سُنتے ہیں۔

لُعابِ رسول کی برکت:

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کرسی پر بیٹھے فرمارہے تھے کہ میں نے حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: نانا جان! میں ایک عجمی مرد ہوں، بغداد میں فُصَحاء (اچھا کلام کرنے والوں) کے سامنے بیان کیسے کروں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بیٹا! اپنا مُنہ کھولو۔ میں نے اپنا مُنہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں سات مرتبہ اپنا مُبارک لُعاب ڈالا اور ارشاد فرمایا: لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو اور انہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف عُمدہ حکمت اور نصیحت کے ساتھ بُلاؤ! پھر میں نے نمازِ ظُہر اَدا کی اور بیٹھ گیا۔ میرے پاس بہت سے لوگ آئے تو مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا، اس کے بعد میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ نے فرمایا: بیٹا! تم بَیان کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عَرض کی: اے والدِ گرامی! میں گھبرا جاتا ہوں۔ فرمایا: اپنا مُنہ کھولو۔ میں نے اپنا مُنہ کھولا تو آپ نے میرے مُنہ میں چھ مرتبہ لُعاب ڈالا، میں نے عَرض کی کہ آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا؟ فرمانے لگے: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ادب کی وجہ سے۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اَوجھل ہو گئے۔(1)

اس واقعے کے بعد حُضُور غوثِ اعظم، سیِّدُنا شیخ مُحیُّ الدِّین عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شَوّالُ الْمُکَرَّم 521 ہجری کو ایک عظیمُ الشَّان اجتماع میں پہلی بار بیان فرمایا جس میں ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی۔ اولیائے کِرام اور فِرِشتوں نے اسے ڈھانپا ہوا تھا، آپ

(1)... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۵۸

نے قرآن وسُنَّت کی روشنی میں بیان فرمایا اور لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بُلایا تو وہ سب اِطاعت وفرمانبرداری کے لئے جلدی کرنے لگے۔(1)

لُعاب اپنا چٹایا احمدِ مُختار نے ان کو ۔۔۔ تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوثِ اعظم کا(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پہلا بیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ترغیب دِلانے اور لُعاب مُبارک سے فَیض پانے کے بعد پہلا بیان فرمایا اور پہلے ہی بَیان سے لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوگئے اور جَوق دَر جَوق لوگ آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض حاصل کرنے لگے۔ آپ کی مَحافل میں زِندگی کے تمام شُعبوں سے تَعلُّق رکھنے والے اَفراد شریک ہوتے، عُلَما اور فقہا سب جمع ہوتے۔ آپ کی مَجْلِسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بَیک وَقت چار چار سو اَفراد قلم دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات تحریر کرتے۔(3)

مُحَرِّر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو اِرشادِ والا غوثِ اعظم کا(4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَواعظِ حَسَنہ (اچھی نصیحتیں) صَبر ورِضا، زُہد و تقویٰ اور خوفِ

1... بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۷۴
2... قبالۂ بخشش، ص ۵۳
3... اخبار الاخیار، ص ۱۲
4... قبالۂ بخشش، ص ۵۴

خُدا کی آئینہ دار ہوتیں، آپ وَعظ و نصیحت کے ذریعے مَحبّت و اُخُوّت کا دَرس دیتے، لوگوں کو آخِرت کی طرف مُتوجِّہ کرتے، حُبِّ جاہ و مال، نِفاق، رِیاکاری اور بُغض و کینہ سمیت تمام باطنی بیماریوں سے بچنے کا درس دیتے جبکہ دُنیا کی بے ثَباتی، ایمان پر پختگی، اعمالِ صالحہ کی اَہمیّت اور اَخلاقِ کامل کو اپنانے کی ترغیب بھی دیتے، آپ کے فرامینِ مُقدَّسہ دل سے نکلتے اور دل میں اُتر جاتے تھے۔

شیخ عَبدُالحق محدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں غیر مُسلم آپ کے دَستِ حق پرست پر دولتِ ایمان سے مُشرف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گمراہ اور بد مَذہب اَفراد آپ کے ہاتھ پر تائِب نہ ہوتے۔ جب 500 سے زِیادہ غیر مُسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور اپنی بد اَعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے (یعنی بے شمار لوگ آپ سے مستفید ہوئے)۔[1]

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے مُعاملے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حُکّامِ بالا کی پروانہ کرتے اور خُلَفا، وُزرا، سَلاطین اور عوام و خواص سبھی کو نیکی کی دعوت دیتے۔ حضرت سیِّدُنا امام شَمْسُ الدِّین محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیخ عَبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برسرِ منبر اعلانِ حق فرماتے اور جو کسی ظالم کو لوگوں پر حاکم بناتا آپ اس پر اعتراض کرتے۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی عُمرِ مُبارَک کے 33 برس درس و تدریس اور فتویٰ نَویسی

1 ...اخبار الاخیار، ص ۱۳

2 ...تاریخ الاسلام للذھبی، رقم ۲۳، عبد القادر بن ابی صالح عبد اللہ، ۳۹/ ۹۹

میں بسر فرمائے جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پُھول لُٹائے اور 90 سال کی عُمر پاکر 561 ہجری میں وِصال فرمایا۔[1]

سلاطینِ جہاں کیونکر نہ اُن کے رُعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کُتّا غوثِ اعظم کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فائدہ مند کارتُوس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ خُود باعمل تھے اسی لیے آپ کے نیکی کی دعوت پر مشتمل کلمات تاثیر کا تیر بن کر لوگوں کے سِینوں میں پیوست ہو جاتے اور اُن کے دل کی دُنیا بدل جاتی۔ یاد رکھئے! اگر کارتُوس بہترین بندوق سے چلایا جائے تو اس سے شیر بھی مارا جاسکتا ہے، ہماری نیکی کی دعوت کے اَلفاظ ''کارتُوس'' کی طرح ہیں اور ہمارا کردار مثلِ بندوق ہے، اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خُود باعمل ہو گا تو اس کی بات میں بھی اثر ہو گا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے ہمیں اپنی عملی حالت دُرُست کرنی ہو گی۔

پہلے عمل پھر نصیحت:

حُضُور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمل کیے بغیر کی جانے والی نصیحت کے بارے میں فرماتے ہیں: خُود عمل کیے بغیر دوسروں کو نصیحت کرنا کچھ اَہمیّت نہیں رکھتا ہے۔[3]

1... اخبار الاخیار، ص ۹
2... قبالۂ بخشش، ص ۵۳
3... فتح الربانی، المجلس العشرون، ص ۷۸

بے عمل ناصح کی مثال:

حضور غوث پاک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْه فرماتے ہیں: خُود عمل نہ کرکے دُوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہ ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کسی طبیب کے پاس ہر بیماری کی اچھی سے اچھی دَوا مَوجُود ہو اور دوسرے لوگ اس سے فائدہ بھی اُٹھاتے ہوں مگر جب خُود اس طبیب کو وہ مَرَض لاحق ہو تو لاپروائی سے کام لیتا رہے اور بالآخر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو اسے بے وُقُوف ہی کہا جائے گا۔ بالکل اسی طرح جو لوگ دوسروں کو تو گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی نصیحت کرتے ہیں مگر خُود عمل کی کوشش نہیں کرتے وہ بھی سَراسَر نُقْصان میں ہیں۔

بے عمل واعظ کا انجام:

حضور پُرنور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کچھ جنّتی لوگ جہنمیوں کی طرف جائیں گے تو ان سے پُوچھیں گے کہ تم جہنّم میں کس وَجہ سے داخل ہوئے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم تو تمہاری ہی تعلیم سے جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ کہیں گے: ہم جو بات کہا کرتے تھے اس پر خُود عمل نہیں کرتے تھے۔[2]

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی
گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

1... فتح الربانی، المجلس العشرون، ص٧٨

2... معجم کبیر، ٢٢/١٥٠، حدیث: ٤٠٥

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی　　　کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے عمل عالِم کی مثال:

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: لوگوں کو علم سکھانے اور خود کو بھول جانے والے کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور اپنے آپ کو جَلاتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے عمل مُبَلِّغ کے لیے آخرت میں اس سے بڑھ کر خَسارے کی بات اور کیا ہوگی کہ اس کے بیانات سُن کر عمل کرنے والے تو جنَّت کی اَبدی نعمتیں پانے میں کامیاب ہوجائیں اور یہ خُود عمل نہ کرنے کے سبب جہنَّم کے عذاب کا مُستَحِق ٹھہرے۔ لٰہذا ہر مُبَلِّغ و مذہبی شخصیت کو چاہیے کہ لوگوں کی نظر میں نیک بننے کے بجائے رِضائے الٰہی کی خاطِر اپنے علم پر عمل کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

سُنّتوں کی کروں خوب خدمت　　　ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے　　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲، ۱۰۵
2... معجم کبیر، ۲/۱۶۵، حدیث: ۱۶۸۱
3... وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۹

انسان کے حقیقی دُشمن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس و شیطان اِنْسان کے حقیقی دُشمن ہیں۔ ان میں سے نَفْس شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اسی نے شیطان کے اِیمان کو برباد کر کے اسے ہمیشہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرایا۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفس کے کئی مَعانی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ نفس اسے کہتے ہیں جو انسان میں شہوت اور غُصّے کو اُبھارتا ہے۔ صُوفیائے کرام اس لَفْظ کو اکثر اِسْتعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک نَفْس سے مُراد انسان میں مَذمُوم (بُری) صِفات جمع کرنے والی قُوَّت ہے۔[1]

نفس کی فطرت:

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس نے اپنے نفس کی پیروی کی نفس نے اسے تباہی وبربادی کے گڑھے میں پہنچادیا۔ نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت ہے۔ ایک مُدّت کے بعد یہ اِصْلاح پذیر ہو گا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وَقْت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمر بستہ رہو)۔[2]

حقیقی دوست اور دشمن:

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لیے وَبال ثابت ہو گی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ

1... احیاء العلوم، کتاب شرح عجائب القلب، بیان معنی النفس والروح...الخ، ۵/۳

2... فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص۱۳۹

تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ (اے بندے یاد رکھ!) نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔[1]

قربِ الٰہی کیسے حاصل ہو؟

مزید فرماتے ہیں: جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہو گا اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنی نفسانی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر تبھی تیرا نَفْس تیری بات مانے گا۔[2]

عقل مندی کا تقاضا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس کی بات ماننا اور اس کے مقابلے سے غافل ہو جانا سَراسر بے وُقُوفی ہے۔ اس لیے ہم پر لازم ہے کہ نَفْس کا مُقابَلہ کریں اور اس پر قابو پانے کی کوشش کریں، اس کی خواہشات کم کریں یعنی اس کی لَذّتیں چُھڑوائیں، اسے زِیادہ سے زِیادہ عبادتوں کی طرف مائل کریں نیز اس کی آفتوں اور شَرارتوں سے بچنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ یقیناً عقل مندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دُشمن کو دُشمن سمجھ کر اس کا مُقابلہ کِیا جائے نہ کہ اس سے لاپَروائی برتی جائے۔

عقل مند اور بے وُقُوف کی پہچان:

شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال

---

1 ...فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص ۱۴۰

2 ...فتح الربانی، المجلس الثالث والاربعون، ص ۱۳۹

ہے: عقلمند وہ ہے جو اپنے نَفْس کو اپنا تابعدار بنالے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور عاجز و بے وُقُوف وہ ہے جو اپنی خواہشات پر چلتا ہو اور رحمتِ الٰہی کا امیدوار بھی ہو۔[1]

اللہ اللہ کے نبی سے　　فریاد ہے نَفْس کی بدی سے
اِیمان پہ مَوت بہتر او نَفْس!　　تیری ناپاک زِندگی سے
گھرے پیارے پُرانے دِل سوز　　گُزرا میں تیری دوستی سے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَفْس پر قابُو نہ پاسکنے کی ایک وجہ اس کی پہچان نہ ہونا بھی ہے کہ نَفْس اپنے جال میں کس طرح پھنساتا ہے، اپنی چالیں کس طرح آزماتا ہے اس کی مَعْرِفت نہ ہونے کی وجہ سے بھی بندہ نفس کا شکار ہو جاتا ہے۔ نفس کی چالوں اور اس کے مکروفریب کو پہچاننے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور نیک بندوں کی صحبت اِختیار کی جائے۔

اولیا کی صحبت کے فوائد:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَنْ اَكْثَرَ مِنْ مُّخَالَطَةِ الْعَارِفِيْنَ بِاللهِ عَرَفَ نَفْسَهٗ یعنی جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھنے والوں کی صحبت میں رہتا ہے وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے۔[3] مزید فرماتے ہیں: بے شک اَوْلِیاءُ اللہ کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی شَخْص کی طرف نظر کریں اور اس کے دل پر توجُّہ کر دیں تو اس کے ایمان، یقین اور ثابت قدمی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔[4]

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب فی اوانی صفة الحوض، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷

2... حدائقِ بخشش، ص۱۴۵

3... فتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص۱۸۰

4... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص۲۱۹

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے دل کی دُنیا بدل جاتی ہے۔فی زمانہ اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ہمیں بھی اس مدنی ماحول میں رہتے ہوئے گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کے لیے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کے ساتھ ساتھ ہر مہینے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتے رہنا چاہئے نیز عاشقانِ رسول کی صحبت اور مدنی انعامات پر عمل کی عادت بنانی چاہیے کیونکہ نیک لوگوں کی گھڑی بھر کی صحبت بڑے بڑے گناہ گاروں کی بگڑی بنا دیتی ہے۔ چنانچہ

ڈاکو قُطُب کیسے بنا؟

مَنقُول ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینہ منورہ میں حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک ڈاکو مسافروں کو لُوٹنے کے انتظار میں کھڑا تھا، آپ جب اس کے قریب پہنچے تو پُوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: دیہاتی ہوں۔ مگر آپ نے کَشْف کے ذریعے اس کی مَعصیَّت (گناہ) اور بدکرداری کو لکھا دیکھ لیا، اس کے دل میں خیال آیا: "شاید یہ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔" آپ کو اس کے دل میں پیدا ہونے والے اس خیال کا بھی علم ہو گیا، تو آپ نے فرمایا: میں عبد القادِر ہوں۔ یہ سُنتے ہی وہ فوراً آپ کے مُبارک قدموں پر گِر پڑا اور اس کی زبان پر "یَاسَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْـئًا لِلّٰہِ (یعنی اے میرے آقا عبدُ القادر! خدا کے لیے مجھے کچھ عطا ہو)" جاری ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور اس کی اصلاح

کے لئے بارگاہِ الٰہی میں مُتوجِّہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی: "اے عبدُ القادر! اسے سید ھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے قُطب بنا دو۔" چنانچہ آپ کی نگاہِ فیض رَساں سے وہ قُطبِیَّت کے درجے پر فائز ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِک نگاہِ فیض سے اس لٹیرے کے نفس کی مُنہ زوری اور دل کی آلُودگی سب دُھل گئی اور آپ نے اسے وَقْت کا قُطب بنا دیا۔ **معلوم ہوا کہ** جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی کی نگاہ سے چور روڈا کو قُطب بن سکتے ہیں تو ہمارے گُناہوں کے میل اور دلوں کے زنگ کو دھونا ان کے لیے کیا بڑی بات ہے؟ لہٰذا ہمیں بھی نیک لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہیے۔

دل کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش:

حضرت سیِّدُنا احمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُقدَّس ہستیوں کی قُربت اور ان سے مَحَبَّت کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نیکوں سے مَحَبَّت کرنا، ان کی صحبت میں رہنا اور ان کے اَفْعال واَقْوال دیکھ کر عمل کرنا انسان کے دل کے لیے سب سے زِیادہ نَفْع بخش ہے۔[2]

گناہوں کے امراض سے نیم جاں ہوں — پئے مُرشدی دے شِفا یاالٰہی
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ — گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...سیرت غوث الثقلین، ص ۱۳۰، از غوثِ پاک کے حالات، ص ۳۸

2 ...تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، غیرتھم اذا انتھکت حرماتہ، ص ۴۱ بتغیر قلیل

3 ...وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵

آخِرت کے بارے میں غور و فکر کرو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک لوگوں کی صحبت میں رہیے، گناہوں سے بچیے، خُوب خوب نیکیاں کیجئے، دُنیا کی فانی رونقوں سے مُنہ موڑیئے اور فکرِ آخرت کرتے ہوئے اس کی تیاری میں مگن رہیے۔ یادرکھئے! دُنیا کی حَیثِیَّت ایک گُزر گاہ (راستے) کی سی ہے جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں طے کیا یا نافرمانی میں؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھ کر اس کے دھوکے میں مُبتلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

موت کے لئے ہر وقت تیار رہو:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر، اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ اور رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر ادا کر) یادرکھ! مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصیّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔“[1]

یعنی غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں یہ احساس دِلا رہے ہیں کہ موت کسی بھی وَقت آسکتی ہے، اس لیے بندہ ہر دن کو اپنا آخری دن، ہر نماز کو آخری نماز اور ہر نیند کو اپنی آخری نیند سمجھے۔

1... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ٢٢٠

دنیا میں کس طرح رہا جائے؟

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ''اے بندے تیرا کھانا پینا، اہل وعیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحباب سے ملنا مِلانا رُخصت ہونے والے شَخْص کی طرح ہونا چاہیے کیونکہ جس شخص کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہیے۔[1]

محنت و مشقت کے بغیر کچھ ممکن نہیں:

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بندے! ذرا غور کر! جب اس فنا ہونے والی دُنیا (کی نعمتوں) کا حُصُول بغیر محنت و مَشَقَّت کے ممکن نہیں ہے تو وہ چیز جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پاس ہے اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں دُنیا کی فانی رونقوں سے پیچھا چُھڑانے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہْن بنانے کی ترغیب دِلا رہے ہیں۔ واقِعی عَقْل مند وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا

1 ... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ٢٢٠

2 ... فتح الربانی، المجلس الثانی والستون، ص ٢٢٢

مزدوراگرکسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نَمازیں قَصدًا (جان بوجھ کر) قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر نہ کیا، باوُجُودِ قُدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے، اَلغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سَمانا ہے
تُو اپنی مَوت کو مت بُھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شُغل میں شاغِل خُدا کے ذِکر سے غافل
کرے دعویٰ کہ یہ دُنیا مِرا دائم ٹِھکانا ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غُرّہ
خُدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حقیقت سے کسی مسلمان کو اِنکار نہیں ہو سکتا کہ اس مختصر زندگی کے بعد ہر ایک کو اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام اعمال

کا حِساب دینا ہے۔ جس کے بعد رَحمتِ الٰہی ہماری طرف مُتوجہ ہونے کی صُورت میں جنّت کی اعلیٰ نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر مَعَاذَاللہ گُناہوں کی شامت کے سبب جہنّم کی ہولناک سزائیں ہمارا نصیب ہوں گی۔ لٰہذا دُنیاوی زندگی کی رونقوں، مسرتوں اور رعنائیوں میں کھو کر حِسابِ آخرت کے بارے میں غَفلت کا شکار ہو جانا یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عَظیم میں کامیابی کے لیے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔

حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی مستحق تھی کہ اس سے ڈرا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔[1]

یاد رہے! خوفِ خدا سے مُراد صِرف یہ نہیں کہ قَبْر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سُن یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لی جائیں... یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھیر لیا جائے... یا... کفِ افسوس مَل کر آنکھوں سے چند آنسو بہا لیے جائیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے گُناہوں کو تَرک کر دینا اور اطاعَتِ الٰہی میں مَشغول ہونا اُخروی نَجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔

حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کی ذات کے طالب بن کر اس

1... فتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ٧٥

کی اطاعت کرو۔ اس کے اَحکامات کو بجالانے، اس کی ممنوعات سے باز رہنے اوراس کی قضا وقدر پر صَبر کرنے میں اس کی اطاعت ہے۔ تم اس کی بارگاہ میں توبہ کرواوراس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گِریہ وزاری کرو اور جب تم صِدْق دل سے توبہ کروگے اور اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کروگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نَفْع عطا فرمائے گا۔(1)

خوفِ خدا اور اپنا محاسبہ:

ہمیں بھی اپنا مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ اب تک ہم زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں بچپن، جوانی اور بُڑھاپا اپنی عُمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اس دوران کتنی مَرتبہ ہم نے خوفِ خدا کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیّتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہے؟ یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مُطْمَئِن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالٰی سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گُناہوں سے اپنا نامۂ اعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدستور جاری ہے اور اگر ان سوالات کا جواب نفی میں آئے تو غور کیجیے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخْت سے سَخْت تَر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک ناآشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشْوِیْش ہے کہ ہماری قَساوتِ قَلْبی (دل کی سختی) اوراس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غَفْلت کہیں ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گِرا دے۔

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے

1... فتح الربانی، المجلس التاسع عشر فی مخافۃ اللہ، ص ٧٥

اپنی اُلفت کا مجھے جام پِلا دو ساقی! قَلب دُنیا کی مَحبَّت میں پھنسا جاتا ہے

آہ! جاتی نہیں ہے عادتِ یاوہ گوئی وَقت انمول یُوں برباد ہوا جاتا ہے [1]

غنیمت سمجھو:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اسے غنیمت سمجھو کیونکہ وہ عنقریب تم پر بند کر دیا جائے گا۔ جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو اسے غنیمت سمجھو اور توبہ کے دروازے کو غنیمت سمجھو کہ جب تک وہ کُھلا ہوا ہے اس میں داخِل ہو جاؤ۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روز بروز اُٹھتے جنازے اور آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں خبر دار کرتے اور جھنجھوڑتے ہوئے موت سے پہلے حیات کو غنیمت جاننے کی صَدا دے رہے ہیں مگر اِس پر وُہی کان دَھرتا ہے جسے آخِرت کی بہتری کی فِکر دامن گیر ہوتی ہے۔ آئے دن موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جوان، بُوڑھے اور بچّے سبھی ہوتے ہیں، موت کسی کی عُمْر و مرتَبہ نہیں دیکھتی، کسی نادار و مالدار کی پروا نہیں کرتی، کسی کی مشغولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں نہیں لاتی۔ بس سانسیں پُوری ہو جائیں تو موت گھڑی بھر میں قَبْر کے حوالے کر دیتی ہے۔ لٰہذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آج ہی گناہوں پر نادم ہو کر سچی توبہ کیجئے، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کر لیجئے۔

پارہ6، سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ، آیت نمبر39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

---

1 ... وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۳۲

2 ... فتح الربانی، المجلس الرابع فی التوبة، ص۲۹

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ٦، المآئدۃ:٣٩)

ترجمۂ کنزالایمان: توجو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور پارہ18، سُوْرَۃُ النُّوْر، آیت نمبر31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پ١٨، النور:٣١)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس اُمید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

توبہ کا سب سے زیادہ محتاج کون؟

حضرت سیِّدُنا اِسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں کو توبہ و اِستغفار کا حکم فرمایا کیونکہ فطرتی طور پر انسان کمزور ہے، باوُجود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”توبہ کا سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو اپنے لئے توبہ کی ضرورت محسوس نہ کرے۔“ اِس آیتِ مُبارَکہ میں رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی صِفَتِ سَتّاری کا بہت زیادہ ظہور ہے کہ اس نے تمام اَہلِ ایمان کو توبہ کا حکم ارشاد فرمایا تاکہ مُجرِم رُسوا نہ ہوں کیونکہ اگر صرف مُجرِموں کو خطاب ہوتا تو اُن کی رُسوائی ہوتی، اس فرمان سے اُمید بندھ جاتی ہے کہ جیسے دُنیا میں رُسوا نہیں کیا ایسے ہی آخرت میں بھی رسوا نہیں کرے گا۔[1]

رحمتوں کی بارش:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بے حد و بے حساب ہے کہ

---

1 ...تفسیر روح البیان، پ١٨، النور، تحت الآیۃ: ٣١، ٦/١٤٥

اس کے گُناہ گار بندے چاہے اس کی کتنی ہی نافرمانیاں کرتے رہیں، دن رات اس کے حُقُوق کی پامالی سے بھی دَریغ نہ کریں مگر پھر بھی وہ کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُسلسل مہلت دیتا رہے اوراگر ہم سچی توبہ کرلیں تو ہماری ساری خَطاؤں کو مُعاف فرمادے، یہی نہیں بلکہ اپنے بندوں پر رحمتوں کی مزید بارش برساتے ہوئے ان کی خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتا ہے۔ چُنانچہ

پارہ19، سُوْرَۃُ الْفُرقان، آیت نمبر70 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۹، الفرقان: ۷۰)

سب سے بڑا نادان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارا رحیم وکریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ ہمیں کس طرح توبہ کی ترغیب دِلا رہا ہے اور اس پر کیسی کیسی عظیم بشارتیں بھی سُنا رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کرم نوازیوں کے بعد بھی اگر کوئی گُناہوں پر ڈٹا رہے اور توبہ میں تاخیر کرتا رہے تو اس سے بڑا نادان کون ہوسکتا ہے؟ توبہ کی اَہمیّت، دِل میں بٹھانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کے لیے توبہ کی فضیلت پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے ملاحظہ فرمایئے:

توبہ واستغفار کی فضیلت:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: ”سارے انسان خَطاکار ہیں اور خطاکاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔“(1)

(1)... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۱

﴿2﴾... ارشاد فرمایا: "جسے یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خُوش کرے تو وہ اس میں اِستِغْفار کا اِضافہ کرے۔"[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے فرامین سُن کر توبہ کی توفیق ملتی، ان کی سیرتِ مُبارکہ پڑھ کر نَفْسِ اَمّارہ پر قابُو پانے کی ہمّت پیدا ہوتی اور عبادت واِطاعت والی زِندگی بسر کرنے کا ذِہن بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے کے لیے ایک شُعْبہ "**مجلس مزاراتِ اَوْلیاء**" قائم ہے۔ اس شعبے کے تحت دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہو کر مختلف دِینی خدمات سَر اَنْجام دینا مثلاً حتَّی المقدُور صاحِبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنْعقاد کرنا، مزارات سے مُتصل مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے۔ ایامِ عُرس میں صاحِبِ مزار کی خِدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے نیز ممکنہ صُورت میں صاحِبِ مزار بُزرگ کے سجادہ نشین، خُلفا اور مزارات کے مُتولّی

[1] ...معجم اوسط، ۱/۲۴۵، حدیث: ۸۳۹

صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ الْمَدِیْنَہ، مَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیشہ اپنے فرامین کے ذریعے اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمَّت کی اِصلاح وتربِیَت فرمائی۔ آپ نے نیک لوگوں کو نیکیوں پر گامزن رہنے جبکہ گُناہ گاروں اور دُنیاداروں کو دُنیا کی مَحبَّت چھوڑ کر عِشقِ حقیقی کے جام پینے کا درس دیا۔ آپ کی نَظَرِ وِلایت اور فَرامینِ عالیہ سے کئی اَفراد راہِ راست پر آ گئے۔ آپ نے نَفْسانی خواہشات کو دَبانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت سے وابستہ رہنے کو نَفْس کا علاج تجویز فرمایا۔ یوں ہی آپ نے ہمیشہ فکرِ آخرت میں سرشار رہنے اور علم پر عمل کی ترغیب دِلائی۔ آپ نے نفس و شیطان پر قابُو پانے کا ایک طریقہ اپنے دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن کرنا بھی بتایا۔

اے کاش! ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا نہایت آسان ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خِدمت کے لئے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ یہ 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو راہِ سنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں عام کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ تین دن کے "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے جہاں عِلمِ دین سیکھنا، عِلمِ دِین سے مالامال کتب ورسائل پڑھنا مُیَسَّر آتا ہے، وہیں لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کا ثَواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نیکی کی دعوت سے اگر کوئی ایک اسلامی بھائی بھی سُنَّتوں کا پیکر اور نمازی بن گیا، تو اُسے اُن نیک اعمال کا ثَواب تو ملے گا ہی، ساتھ ہی ہمارے نامۂ اعمال میں بھی ثَواب لکھا جاتا رہے گا کہ فرمانِ مصطفٰے ہے: "نیکی کی طرف رَہنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔"[1]

آپ بھی ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مَدَنی قافلے کی مَدَنی بہار:

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گُناہوں کے دَلدل میں پھنسا ہوا تھا، مَعَاذَاللہ بِلاناغہ شراب پینا، ماں باپ کو ستانا اور نمازیں قضا کرنا میرا مشغلہ تھا، پھر ایک دن میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ

[1] ...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، پہلے تو میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا، لیکن اُنہوں نے ہِمّت نہ ہاری اور مجھ پر اِنفرادی کوشش جاری رکھی، آخر کار میں نے ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام میں شہیدانِ کربلا کے ایصالِ ثَواب کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِختیار کرلیا، دورانِ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے اور بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے مختلف مَوضُوعات پر مُشتَمِل رسائل کا مُطالَعہ کرنے کا مَوقَع مِلا، اِن بَیانات اور پُر تاثیر تَحریر کا مُجھ گُناہ گار پر ایسا اَثَر ہوا کہ میرے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا۔ اَلْغَرَض! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے اپنی سابقہ گُناہوں بھری زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، میرا سَر شَرم سے جھک گیا اور میں نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں بالخُصُوص شراب نوشی سے سچی تَوبہ کی، نمازوں کی پابندی اور ماں باپ کی فرمانبرداری کا عَزمِ مُصَمَّم کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج سجالیا اور ایک مُٹّھی داڑھی شریف رکھنے کی بھی نیت کرلی اور اب ایک مسجد میں مُؤَذِّن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہوگا۔“[1]

---

(1)...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول:

...مَرد کوسونے کی انگوٹھی پہننا حَرام ہے۔ ...(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کازیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ...لوہے کی انگوٹھی جَہنَّمیوں کازیور ہے۔[1] ...مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے[2] ...بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ ...حُروفِ مُقَطَّعات (مُ۔قط۔طَ۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ...اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے۔ ...چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اس نیت سے (تو) اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں[3] ... عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحب ہے۔[4] ...لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعت

1... ترمذی، کتاب اللباس، ٤٣-باب ما جاء فی الخاتم الحدید، ٣/ ٣٠٥، حدیث: ١٧٩٢

2... ردّالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ٩/ ٥٩٧

3... فتاویٰ رضویہ، ٢٢/ ١٤١

4... بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ٣/ ٤٢٠

نہیں۔(1) ...مَنّت کا یادَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ...اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَةُ الْمَدِیْنَه** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصہ 16 اور (۲)...**120 صفحات** کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ہَدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللہ سربسر (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے پوچھا گیا کہ آدمی گناہ گار کب ہوتا ہے؟ تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے فرمایا: جب اُسے یہ گمان ہو کہ میں **نیکوکار** یعنی نیک آدمی ہوں۔" (احیاء العلوم، ۳/ ۴۵۲)

1...فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵

2...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شَبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندوں کے عیب نظر نہ آئیں:

حضرت سیِّدُنا علّامہ عبدُ الوہّاب شَعْرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِستِعمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹا! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔'' اُس نے عرض

1... ابن عساکر، رقم ٥٠١٢، ابو الحسن علی بن محمد الھمدانی، ٤٣/ ١٤٢، حدیث: ٩١٢٦

2... حدائق بخشش، ص ٢٧٠

کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا: ''اے میرے بھائی! بدکاری سے تَوبہ کرلو۔'' اُس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: ''شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلو۔'' اُس نے عرض کی: میں نے توبہ کی۔ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غیبی باتوں کے اِظہار کے باعث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لِہٰذا آپ نے بارگاہِ خُداوندی میں غیبی باتوں کے اِظہار کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ (1)

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابو حنیفہ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی اس سے یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے اِمام، کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا، حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی شان و عظمت ہے، آپ باکرامت بزرگ ہیں، آپ کی نگاہِ وِلایت کشف کے ذریعے وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں لوگوں کی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی، بے شک یہ آپ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دُعا کے ذَرِیعے غیبی باتوں کا اِظہار ہونا ختم کروادیا۔ یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی اُلٹے سیدھے

1 ...میزان الکبری للشعرانی، کتاب الطھارۃ، ۱/ ۱۳۰

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص۵۷۳

سُوالات کر کے لوگوں کے عَیبوں کو اُچھالنے میں مشغول رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصْلَحتِ شَرعی جان بُوجھ کر کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا یا اُچھالنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پارہ26، سُوْرَۃُ الْحُجرات، آیت نمبر 12 میں خدائے سَتّار عَزَّوَجَلَّ نے دُوسروں کی بُرائیوں کو تلاش کرنے سے یوں منع فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔

تفسیر خزائنُ العرفان:

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مَولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو، گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، اُن کے ساتھ لالچ و حسد، بُغض و بے مروتی نہ کرو، اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دِیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُسے حقیر نہ سمجھے (پھر اپنے سینۂ اَقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے، تقوٰی یہاں ہے۔ آدمی کے لیے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے، اُس کا خون بھی، اُس کی آبرو بھی، اس کا مال بھی۔ اللہ تعالٰی تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲ ملخصًا

پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے اپنے نَفْس کی نگہبانی کرتے ہیں اور دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے شب وروز اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کو دُور کرنے میں لگے رہتے ہیں نیز اگر اُنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے عُیُوب کسی طرح معلوم ہو بھی جائیں تو شیطان کے بہکاوے میں آکر اُن کے عیب اُچھالنے کے بجائے رِضائے الٰہی کے لئے پردہ پوشی کرتے اور ثوابِ آخرت کے حقدار بنتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کبھی دُوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے تو اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتوجہ ہو کر اُن کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہیے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بہُت بڑی سعادت مندی ہے۔

حضور نَبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ یعنی اُس کے لئے خوشخبری ہے جسے اپنا عیب لوگوں کے عیب بیان کرنے سے باز رکھے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک مُؤثِّر طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کی طرف نظر کرے کیونکہ جب اُس کی نظر اپنی بُرائیوں پر پڑے گی تو یقیناً اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ میری اِن بُرائیوں کا کسی کو پتا نہ چلے، لہٰذا اپنی غَلَطیوں کو پوشیدہ رکھنے کا یہی احساس اُسے اپنے مسلمان بھائی کی غَلَطی اور بُرائی کو پوشیدہ رکھنے پر آمادہ کرلے

1... مسند فردوس، ۲/ ۴۶، حدیث: ۳۷۴۲

گا۔ آیئے! اس ضمن میں بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کی نصیحتوں پر مُشْتَمِل چند مدنی پُھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کا ذہن بنے گا۔ چُنانچہ

اپنی بُرائیاں یاد کر لیا کرو:

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کا فرمان ہے: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْكُرَ عُيُوْبَ صَاحِبِكَ فَاذْكُرْ عُيُوْبَكَ یعنی جب تم اپنے ساتھی کی بُرائیاں بیان کرنا چاہو تو اپنی بُرائیاں یاد کر لیا کرو۔[1]

سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ:

حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا ترک نہ کر دو، جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں اُن کی اِصلاح شروع کر دو اور اُنہیں اپنی ذات سے دُور کر لو، جب تم ایسا کرو گے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کر دے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایسا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔[2]

فِرِشتوں کی دُعا:

مشہور تابِعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتا ہے تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ تمہارے لئے بھی اِسی طرح ہو اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی سے یاد کرتا

---

1 ... موسوعة ابن ابی الدنیا، باب الغیبة وذمها، ۴ / ۳۵۷، رقم: ۵۶

2 ... موسوعة ابن ابی الدنیا، باب الغیبة وذمها، ۴ / ۳۵۹، رقم: ۶۰

(یعنی اس کی غیبت کرتا) ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے آدمی! تُو نے اُس کی پوشیدہ بات ظاہر کر دی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔ [1]

محبت الٰہی کی برکت:

حضرت سیِّدَتُنا رابعہ عدویہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهَا فرمایا کرتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے عَیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے اور اِس وجہ سے وہ لوگوں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جس طرح اپنی بُرائیوں اور عیبوں کے بارے میں دُوسروں سے پردہ پوشی کی خواہش رکھتا ہے، اِسی طرح دُوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی پسند کیا کرے کیونکہ ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ چنانچہ

کامِل مُسلمان کی نشانی:

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنی تم میں سے کوئی اُس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ [3]

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: جان لو کہ انسان

---

1 ...تنبيه الغافلين، باب الغيبة، ص ۸۸

2 ...تنبيه المغترين، ومن اخلاقهم: الاشتغال بعيوب انفسهم... الخ، ص ۱۹۷

3 ...بخاری، كتاب الايمان، باب من الايمان... الخ، ۱/ ۱۶، حديث: ۱۳

کا اِیمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تر درجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعاملہ کِیا جائے جیسا اُس کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَرخلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے، تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو۔[1] حدیثِ قُدسی میں ہے: عَجِبْتُ لِمَنْ يَّشْتَغِلُ بِعُيُوْبِ النَّاسِ وَهُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوْبِ نَفْسِهٖ یعنی حَیرت ہے اُس شخص پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عُیُوب سے غافل ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ترغیب کے لئے پردہ پوشی کے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفٰے پیشِ خدمت ہیں:

پردہ پوشی کے فضائل پر مشتمل احادیث:

﴿1﴾... ارشاد فرمایا: مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً مِّنْ قَبْرِهَا یعنی جس نے کسی کا پوشیدہ عیب دیکھا اور اُسے چھپالیا تو وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے زندہ دفنائی گئی بچی

[1]... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة... الخ، باب فی حقوق الاخوة والصحبة، ۲/ ۲۲۲

[2]... مجموعة رسائل امام غزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیة، الموعظة الاولی، ص ۵۶۵

کو قبر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[1]

﴿2﴾ ... ارشاد فرمایا: اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا بَصَّرَہٗ عُیُوْبَہٗ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے اُس کے عیبوں سے باخبر فرما دیتا ہے۔[2]

﴿3﴾ ... ارشاد فرمایا: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی خدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[3]

شرحِ حدیث:

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس تیسری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی پوشیدہ طور پر نامُناسب حرکت کر بیٹھے پھر پچھتائے تو تم اُسے پوشیدہ طور پر ہی سمجھا دو کہ اُس کی اِصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو۔ اگر تم نے اپنے بھائی کا پردہ رکھا تو اللہ تعالٰی قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب پوشیدہ طور پر ہی لے گا، تمہیں رُسوا نہ کرے گا۔ ہاں! جو کسی کو تکلیف پہنچانے کی خُفْیَہ تدبیریں کر رہا ہو یا چھپ کر بُری حرکتیں کرنے کا عادی ہو چُکا ہو تو اُس کا اِظہار ضرور کردو تاکہ وہ شخص اِیذا سے بچ جائے یا یہ شخص توبہ کرلے۔ غَرَض کہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچھا ہے مگر اُس کے پوشیدہ ظُلم سے کسی دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچھا ہے، یہ فَرْق خیال میں رہے۔ یہاں صاحبِ مِرْقات نے فرمایا: جو مُسلمان کی ایک عیب

[1] ... مسند احمد، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، ۶/۱۲۱، حدیث: ۱۷۳۳۴

[2] ... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الأمل، ۷/۳۴۷، حدیث: ۱۰۵۳۵ ملتقطاً

[3] ... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لا یظلم المسلم ... الخ، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲

پوشی کرے ربّ تعالیٰ اُس کی 700 بُرائیوں کی عیب پوشیاں کرے گا۔[1]

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے اندر ایسی بُرائی پائی جائے جو دُوسرے مسلمانوں کے لیے باعِثِ تکلیف ہو تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو اُس شخص کے نُقصان سے بچانے کی نِیَّت سے اُس کی وہ بُرائی ظاہر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ یہ اچّھی بات ہے، مگر اِس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورتاً دُوسروں کے سامنے کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑ جائے تو بَڑھا چڑھا کر بیان کرنے کے بجائے صرف اُتنی ہی بُرائی ظاہر کی جائے کہ جس قدر اُس کی ذات میں موجود ہے۔

بَرَہنَہ کرنے سے بھی بڑا گناہ:

حضرت سیّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللهِ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو اِس حال میں سوتا پاؤ کہ ہَوا نے اُس سے کپڑا ہٹا دِیا ہے تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کی: اُس کی پردہ پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے۔ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم اُس کا پَردہ کھول دو گے۔ حَواریوں نے حیرت سے کہا: بھلا ایسا کون کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سُنتا ہے تو اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرَہنَہ (بَ۔رَہْ۔نَہ) کرنے سے بڑا گناہ ہے۔[3]

1... مراۃ المناجیح،٦/ ٥٥١، ٥٥٢ بتغیر قلیل

2... وسائل بخشش مرمم، ص ٨٣

3... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة... الخ، باب فی حقوق الاخوة والصحبة، ٢/ ٢٢٢

اللہ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اگرچہ ضرورتاً ہی کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑے مگر اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کتنا بڑا گُناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے جتنا اِضافہ کیا وہ سب جھوٹ ہو گا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گُناہ ہے۔ بہر حال کسی کی پوشیدہ بُرائی دُوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت صِرْف اِسی صورت میں ہے کہ جب وہ بُرائی دُوسروں کے حق میں نُقصان دہ ہو اور اگر ایسا نہیں تو دُوسروں کو بتانے اور سب کی نظروں میں ایک مُسلمان کو ذلیل ورُسوا کرنے کے بجائے تنہائی میں نرمی کے ساتھ اُس کی اِصلاح کی کوشش کی جائے کیونکہ اگر سب کے سامنے آپ کسی کی اِصلاح کی کوشش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ ضِدّی بن جائے اور اپنی غَلَطی تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹا آپ کو رُسوا کر دے، لہٰذا حتَّی الْاِمکان تنہائی میں نصیحت کی جائے کہ یہ نہایت مؤثِّر ثابت ہوتی ہے۔

نصیحت تنہائی میں ہونی چاہیے:

حضرت سَیِّدُنا اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کیا۔[1]

حضرت سَیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اُس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبر دار کرے؟ فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِ عام سمجھائے تو نہیں۔[2]

1... حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/ ۱۴۹، رقم: ۱۳۴۶۴

2... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ... الخ، باب فی حقوق الاخوۃ والصحبۃ، ۲/ ۲۲۷

سینوں کی صفائی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے عیب اور بُرائیاں تلاشتے رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو موقع کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور پھر اُس کی عزّت، وقار ختم کرنے اور دوسروں کی نظر میں اُسے نیچا دِکھانے کے لئے کسی ایسی محفل میں یا ایسی مُعزز شخصیّت کے سامنے اُس کی پولیں کھولتے (عیب بیان کرتے) ہیں کہ وہ کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا اور شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہے حالانکہ حضور نَبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تعلیمِ اُمّت کے لئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: **مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔**[1]

مشہور مُحدِّث حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی کسی کی کوتاہی، بُرے فعل، بُری عادت، اُس نے یہ کیا، یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اِس طرح کہہ رہا تھا (اَلْغَرَض اِس طرح کی باتیں کوئی بھی کسی کے بارے میں نہ پہنچایا کرے)۔[2] نیز حدیث شریف کے اِس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مشہور مُفسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یعنی) کسی کی دُشمنی، کسی سے نفرت دل میں نہ ہُوا

---

1 ... ابو داود، کتاب الادب، باب رفع الحدیث من المجلس، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۶۰

2 ... اشعۃ اللّمعات، کتاب الاداب، باب حفظ اللسان... الخ، ۴/۸۳

کرے۔یہ بھی ہم لوگوں کے لیے ایک قانون کابیان ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے)صاف رکھوتاکہ اُن میں مدینے کے اَنوار دیکھو ورنہ حُضُورانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینۂ رحمت نورِ کرامت کا خزانہ ہے،وہاں بُغْض و کینے کی پہنچ ہی نہیں۔[1]

بہرحال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کی ذات میں عیب ڈُھونڈنے والے اگر اپنا اِحتِساب کریں اور اپنے عیبوں پر ایک سَرسَری نظر دوڑائیں تو شاید اپنی ذات میں مَوْجود عیبوں کی کثرت دیکھ کر وہ خود بھی حَیرت کے سُمُندر میں غَرق ہو جائیں مگر آہ!لمبی لمبی اُمّیدیں، دُنْیَوِی عیش وعشرت کی چمک دَمک، خَوفِ خُدا سے مَحرومی اور گُناہ پر گُناہ کئے جانے کے باوُجود رَحمتِ الٰہی پر بے جایقین اُنہیں اپنی اِصلاح سے غافل کردیتا ہے۔ایسے نادان دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کے عِلاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔اِس ضِمن میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا!مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کردیتا ہے،اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[2]

ایک روایت میں ہے، ارشاد فرمایا: طعنہ دینے،غیبت وچُغل خوری کرنے اور بے گُناہ

---

1 ...مراٰۃ المناجیح،۶/ ۴۷۲ملخصاً

2 ...شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/ ۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴

لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالٰی (بروزِ قیامت) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عہدہ ملنے پر مزاج میں تبدیلی:

یاد رہے! عُہدہ، وزارت یا کوئی بڑا مرتبہ و مقام مل جانا یقیناً نعمتِ خداوندی ہے، مگر عُہدہ وغیرہ ملنے کے بعد بعضوں کے مِزاج میں بالکل ہی تبدیلی آجاتی ہے کہ پھر وہ اپنے مُتَعَلِّق کوئی خلافِ شان بات یا نصیحت سُننا بھی گوارا نہیں کرتے اور بالفرض اگر کوئی بے چارہ اِصلاح کی غَرَض سے اُن میں مَوجود کسی حقیقی عیب کی نشاندہی کر دے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، نتیجتاً خامی بیان کرنے والے کی شامَت آجاتی ہے، اُس غریب پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اگر اِس سے بھی غُصّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تو لاتیں اور گھونسے بھی رَسید کئے جاتے ہیں، اور بعض اوقات اِس جُرم کے بَدلے اُسے دَھکّے دے کر نوکری سے بھی نکال دِیا جاتا ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بے شمار خُوبیوں کے مالک تھے اور عُہدے وغیرہ مل جانے کے بعد بھی اُن کے روز مَرَّہ کے معمولات میں کوئی مَنْفی فرق نہ آتا تھا بلکہ مزید مُحتاط ہو جاتے تھے، یہ حضرات نَفْس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں سے اپنے مُتَعَلِّق پوچھا کرتے، اگر کوئی بتاتا بھی کہ آپ میں فُلاں فُلاں عیب ہے تو اُن کے چہروں پر ناگواری کا ذرّہ برابر بھی اَثَر دِکھائی نہ دیتا تھا۔ چُنانچہ

---

[1]... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمة، ۳/ ۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

خلیفۂ راشد کا طرزِ عمل:

خلیفۂ دُوُم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عُیُوب پر مُطَّلَع کئے جانے کو تحفہ خیال کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے جو اپنے بھائی کو عیب پر مُطَّلَع کرنے کی صورت میں اُسے تحفہ دیتا ہے۔(1) نیز یقینی جنّتی ہونے اور عُیُوب کے بجائے بے شُمار خُوبیوں کا مالک ہونے کے باوُجود فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے جو مجھے میرے عیب بتائے۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے پُوچھا: مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتانے سے مَعذِرَت کی، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِصرار کیا تو اُنہوں نے عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے دسترخوان پر دو کھانے ہوتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو جوڑے ہیں، ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اِس کے عِلاوہ کوئی بات؟ عرض کی: "نہیں۔" اِس پر آپ نے فرمایا: اِن دونوں باتوں کے مُتَعَلِّق آپ تسلّی رکھئے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہمدرد و مُخلِص اسلامی بھائی ہمیں ہمارے اندر موجود کسی عیب سے مُتَعَلِّق بتائے تو رنجیدہ یا ناراض ہو کر اینٹ کا جواب پتّھر

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة... الخ، باب فی حقوق الاخوة والصحبة، ۲/۲۲۸

2 ... احیاء العلوم، کتاب ریاضة النفس وتھذیب الاخلاق، بیان الطریق الذی یعرف به... الخ، ۳/۷۹ ملخصاً

سے دینے یا اُلٹا اُسی کی پولیں (کمزوریاں) دوسروں کو بتانے کی غَلَطی کرنے کے بجائے اُس کا شکریہ اَدا کرنا چاہئے کہ درحقیقت وہ ہمارا سب سے بڑا محسن ہے کیونکہ اگر وہ اِس عیب کو ہم سے چھپالیتا تو ممکن تھا کہ وہی عیب ہمیں ہلاکت و بربادی کی وادیوں میں گرادیتا۔ اَحادیثِ مبارکہ میں تو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کے عُیُوب پر مُطَّلَع کرنے کی باقاعدہ ترغیب بھی اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ چُنانچہ

مومن مومن کا آئینہ ہے:

سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ یعنی مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے کہ اُس سے نقصان کو دُور کرتا ہے اور اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

ایک روایت میں ہے: اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے پس اگر اُس میں بُرائی دیکھے تو اُس سے بُرائی کو دُور کردے۔[2]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خُوبیاں ظاہر کردیتا ہے، ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اُسے مُطَّلَع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غَرَض کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے، اِصلاح کرنا ثواب۔ (پھر یہ کہ) آئینہ اِس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبّے نظر آجائیں۔ طبیب کے پاس اِسی لیے

1... ابو داود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ والحیاطۃ للمسلم، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۸

2... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی شفقۃ المسلم...الخ، ۳/۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے ہی مؤمنوں کی صحبت نہایت مُفید ہے۔اِس لیے صُوفیا رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُریدوں، اپنے شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں، اپنے بزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے۔ہمیشہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری، اپنی کمتری محسوس ہوتی رہے۔مُحَقِّقِیْن صُوفیا رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِس حدیث کے یہ معنٰی کرتے ہیں کہ مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اُس کے اندر مجھے نظر آرہا ہے، جیسے آئینے میں اپنے جو داغ دھبّے نظر آتے ہیں وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ آئینے کے۔[1]

تُو نے دُنیا میں بھی عیبوں کو چُھپایا یاخدا
حَشْر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو سَتّار ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حدیثِ مبارَک اور اُس کی شرح سے معلوم ہوا کہ ہمیں ایسوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا چاہیے کہ جن کی بَرَکت سے ہمیں اپنی ذات میں موجود عیبوں کی اِصلاح کا موقع نصیب ہو۔افسوس کہ اب ایسی مدنی سوچ کہاں! اب تو وہ نازک دَور آگیا ہے کہ ہم اپنی جُھوٹی تعریفیں کرنے والوں اور ہاں میں ہاں مِلانے والوں کو ہی اپنا محبوب و محسن سمجھتے ہیں اور جو ہماری اصلاح کے لیے ہمیں آئینہ دِکھا کر ہماری

1 ...ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۷۱

2 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۴۸۰

اَصلیّت بتائے، اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

کمزوریِ ایمان کی علامت:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی مطبوعہ 1285 صفحات پر مشتمل کتاب "اِحیاءُ العُلوم" جلد3، صفحہ 196 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِین دار لوگوں کی یہ خواہش ہُوا کرتی تھی کہ وہ دُوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہوں لیکن اب ایسا دَور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلَع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اِیمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ بُرے اَخلاق ڈَسنے والے سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ تمہارے کپڑوں کے نیچے بچھو ہے تو ہم خُوش ہو کر اُس کا اِحسان ماننے والے ہو جاتے ہیں اور بچھو کو اپنے سے دُور کر کے مار دیتے ہیں، حالانکہ بچھو کا زہر صِرف بدن تک محدود ہے اور اُس کی تکلیف ایک یا دو دن تک رہتی ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کے زہر کا اَثر ہمارے ضمیر پر ہوتا ہے اور اِس بات کا خوف ہوتا ہے کہ مَرنے کے بعد ہمیشہ یا مُدَّتوں اِس کا اَثر باقی رہے۔ اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اُس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عیب ہیں۔[1]

بَہر حال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاکم ہو یا محکوم، سیٹھ ہو یا نوکر، افسر ہو یا مزدُور، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مستری، اُستاد ہو یا طالبِ علم، بھابھی ہو یا دیورانی، ساس ہو یا

1... احیاء العلوم، کتاب رضایۃ النفس وتھذیب الاخلاق، بیان الطریق الذی یعرف... الخ، ۳/۷۹

بہو، اَلغَرَض عیب جوئی کی اِس منحوس بیماری نے ہر طبقے میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ انسان جب کسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے پر آجاتا ہے تو وہ اَخلاقیات کی تمام حدیں پار کر ڈالتا ہے اور خُونی رِشتے بھی اُس کی نظر میں بے قدر و بے قیمت ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ کبھی کبھار ایسی بد بختی غالب آجاتی ہے کہ ہدایت کے روشن تاروں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسی مُقدَّس ہستیوں پر بھی طَعن و تَشْنِیْع کرنے میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اُن کی پاکیزہ شخصیات بھی اُس بد نصیب کو مَعَاذَاللہ عیب دار نظر آنے لگتی ہیں۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہیے، کیونکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرنے والا دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتا ہے اور مَرنے کے بعد بھی ذِلّت و خواری اُس کا مقدّر بن جائے گی، جیسا کہ

شانِ صحابہ بزبانِ مصطفٰے:

دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں (تنقید کا) نِشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے مَحبّت رکھی تو اُس نے میری مَحبّت کے سبب اُن سے مَحبّت رکھی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا تو اُس نے مجھ سے بُغض کے سبب اُن سے بغض رکھا اور جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اَذِیَّت دی اور قریب ہے کہ اللہ تعالٰی اُس کی پکڑ فرمالے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب میں آپ کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں عیب تلاش کرنے والے ایک بد نصیب شخص کے عبرت ناک انجام پر مشتمل ایک حکایت پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ

---

(1)... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، ۵/ ۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸

صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام:

حضرت سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کِیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا وہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعامَلہ ہے؟ جواب دِیا: میں نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مبارک شان میں عیب نکالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عیب دار کر دِیا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی پُھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔[1]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدبوں سے　　　اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے سے جہاں ہمیں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا پتا چلا وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر زبان کو آزاد چھوڑ دِیا جائے تو بعض اَوقات یہ عیب جوئی میں اِس خطرناک حد تک بے قابو ہو جاتی ہے کہ اللہ والوں کی شان میں بھی بَک بَک کرنے لگتی ہے، لہٰذا اِسے قابو میں رکھنا اِنتہائی ضروری ہے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی زبان ہمیں روزِ محشر ذلیل و رُسوا کروا دے، جیسا کہ

زبان ایک درندے کی مثل ہے:

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زبان ایک دَرندے کی طرح ہے، اگر تم اِسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔[3]

یاد رہے کہ ایک مُسلمان پر حق ہے کہ وہ نہ تو کسی کو گالی دے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی

---

1. ...شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار...الخ، ص ٢٨٠
2. ...وسائل بخشش مرمم، ص ٣١٥
3. ...المستطرف، الباب الثالث عشر فی الصمت وصون اللسان...الخ، ١ / ١٤٦

کو بُرا کہے، نہ کسی کی غیبت کرے اور سُنے، نہ کسی کے عُیُوب اُچھالے، نہ کسی کا راز کھولے، نہ کسی کو تکلیف دے، نہ کسی کی دل آزاری کرے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مارے اور نہ ہی کسی کو بے جا تنقید کا نشانہ بنائے۔

کامِلُ الایمان مسلمان:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[1]

بُرائی کا ساتھ نہ دیجئے:

بعض لوگ خود تو عیب جوئی نہیں کرتے مگر شیطان مَکّار اور طریقوں سے اُنہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اِس طرح کہ جب کسی مجلس میں مسلمانوں کے عیبوں کو اُچھالنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو ایسے لوگ اُنہیں اِس بُرے کام سے روکنے یا وہاں سے اُٹھنے کے بجائے اُلٹا اُن کی باتوں سے لُطف اندوز ہوتے اور قہقہے بلند کرتے نظر آتے ہیں اور اِس طرح مسلمانوں کی عزّتوں کا سَرِعام تماشا بنانے میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ اگر کوئی کسی کی خَطا یا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پیٹھ پیچھے شروع کرے تو کوئی شرعی مَصلَحت نہ ہونے کی صورت میں ثوابِ آخِرت کمانے کی نِیّت سے فوراً مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتے ہوئے بُرائی بیان کرنے والے کو اُس بُرے کام سے اَحسن انداز میں منع کِیا جائے، ورنہ کم از کم دل میں بُرا جانتے ہوئے اُس

1... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم مَن... الخ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰

مجلس کو چھوڑ دِیا جائے۔

عزتِ مسلم کے تحفُّظ کی فضیلت:

مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافِیَّت نشان ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تَحَفُّظ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کر دے۔[1]

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا جو جہنّم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً پہلے کے مسلمانوں میں خَوفِ خُدا کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوتا تھا بِالْخُصُوص مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی اور اُن کی عزّت کی حفاظت کے مُعاملے میں تو اُن کا انتہائی زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوتا تھا، اگر اُن کے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا یا اُس کی معمولی سی بھی بُرائی کرتا تو اُن کی غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھتی اور وہ اپنے پَرائے کی پروا کئے بغیر عیب جوئی کرنے والے کو دوٹوک انداز میں اِس بُرے کام پر خبردار کر دِیا کرتے تھے۔ اِس ضِمن میں دو اِیمان اَفروز واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

بیٹے کو نصیحت:

﴿1﴾... حضرت سیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآنِ پاک

1... مسند احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/ ۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰

2... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ و النمیمۃ، باب ذم المسلم عن عرض اخیہ، ۴/ ۳۸۵، حدیث: ۱۰۵

کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اِرد گرد کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: اِن لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو کر دو رکعت نماز اَدا کر لیتا، اِس طرح سوئے ہوئے ہیں گویا مَر چکے ہیں۔ یہ سُن کر والدِ محترم نے جواب دِیا: جانِ پدر! لوگوں کی عیب جوئی کرنے سے بہتر تھا کہ تو بھی سو جاتا۔[1]

امانت میں خِیانت کرنے والا:

﴿2﴾... ایک عقل مند کے سامنے کسی جان پہچان والے نے ایک مُسلمان کی غیبت کی تو اُس عقل مند نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مُسلمان کے عیبوں کے مُتَعَلّق وَسْوَسوں اور نَفْرتوں میں مشغول کر دِیا اور اُس مُسلمان کو میری نظر میں کم تَر بنانے کی کوشش کی اور اِس طرح سے تُو بھی میرے نزدیک گندا ہوا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تُو اَمانت دار ہے اور بات کو خُوب چُھپاتا ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو اَمانت دار نہیں ہے، تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات مسلمانوں کی عزّت و نامُوس کا کس حَسین انداز میں دِفاع فرماتے کہ اگر اُن کا کوئی اپنا بھی کسی مُسلمان کی غیبت یا بُرائی کرتا تو رشتے داری یا دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے اُس کی بات کو خاموشی سے سُن لینے یا ہاں میں ہاں مِلانے کی نادانی کرنے کے بجائے اِصلاح کی نِیَّت سے اَحسن انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے اور اِس بات کا اِحساس دِلاتے کہ مُسلمان کی غیبت کرنے یا اُس کے عُیُوب ظاہر کرنے سے جہاں ایک مسلمان کی عزّت خراب ہوتی ہے وہیں خُود غیبت کرنے اور

1... حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵ ملخصاً

2... تنبیہ الغافلین، باب النمیمۃ، ص ۹۲ مفہوماً

عیب اُچھالنے والا بھی لوگوں کی نظروں میں اپنی اَہَمِّیَّت کھو بیٹھتا ہے۔یاد رکھئے!لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں رہنے والا شخص در حقیقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دُشمنی مول لیتا ہے۔چُنانچہ

خفیہ تدبیر کا شکار:

حضرت سیِّدُنا بکربن عَبْد مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے تو جان لو کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دُشمن ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر کا شکار ہے۔[1]

اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا:

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مُبْتَلا ہونا اور دُوسروں پر طَعْن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی بُرائیاں اور غیبتیں بیان کرتے اور خود اِس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اِس بیماری کو بیان کِیا گیا ہے۔[2] چُنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا(یعنی دُوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی بُرائی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنی بڑی سے بڑی بُرائی بھی نظر نہیں آتی)۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عافیت اِسی میں ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے عیبوں کی

---

1. ...تنبیہ المغترین، الباب الثالث...الخ، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب الناس...الخ، ص۱۹۷
2. ...صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۱۷، ۱/۳۳۳
3. ...ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الغیبۃ، ذکر الاخبار...الخ، ۷/۵۰۶، حدیث: ۵۷۳۱

ٹوہ میں لگے رہنے کے بجائے ہمیشہ اُن کی خوبیوں پر ہی نظر رکھی جائے اور اپنے اندر بھرے عُیُوب ونقائص کو دُور کرکے اپنی اِصلاح کی جانب بھی پیش قدمی کی جائے۔ مسلمانوں کی عیب جوئی کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور اُنہیں دُور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی انعامات میں مسلمانوں کے عُیُوب کی پَردہ پوشی کی باقاعدہ ترغیب دِلائی گئی ہے۔ چُنانچہ 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی اِنعام نمبر 42 ہے: "آج آپ نے کسی مُسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مَصْلَحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دِیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خِیانت تو نہیں کی؟"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل اور اُن کی غیبت وعیب جوئی کی تباہ کاریوں سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی تصنیف فَیضانِ سنّت جلد دُوُم کے باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کا مطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں غیبت کی تعریفات، غیبت کرنے والوں کے عذاب کے دردناک واقعات، چغل خوری وتکبُّر اور دیگر گناہوں کی آفات، علما کی اہمیت سے مُتَعَلِّق اہم معلومات، غیبت کے علاج، مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل، عیب اُچھالنے کی وعیدیں، کئی موضوعات پر غیبت کی سینکڑوں مثالیں، حکایات اور دیگر بے شمار مدنی پھول موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے

سے ہدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اسے پڑھا جا سکتا ہے، نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کم و بیش 103 شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ الْمَدِیْنَہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عِلمِ دِین کو عام کرنے کے مُقدّس جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں جامعۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنَات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعۃُ الْمَدِیْنَہ کی خُصوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تربِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی اپنی اَولاد کو جامعۃُ الْمَدِیْنَہ میں داخِل کروا کر اُن کی

اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مسلمانوں کے عیب ظاہر کرنے کی مذمت، اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کی فضیلت اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھتے ہوئے اُن کی اِصلاح کرنے کے بارے میں قرآن وحدیث کے اِرشادات اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کے اَقْوال وواقعات سُنے، قُرآنِ کریم میں دُوسروں کے عُیُوب ڈُھونڈنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ﴿وَّلَا تَجَسَّسُوْا اور عیب نہ ڈھونڈھو﴾ نیز حدیثِ پاک میں اُس شخص کو خوشخبری عطا کی گئی ہے جسے اپنے عُیُوب کی اِصلاح کی مشغولیت دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے سے باز رکھے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے حق میں یہ بھلائی کی بات ہے کہ اُسے اپنے عُیُوب دِکھائی دینے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسْلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی دوسروں کے عُیُوب دیکھنے سُننے سے عافیت طَلَب کرتے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے دُعا کرکے لوگوں کے اَعْضائے وُضو سے بہنے والے قطروں کے ذریعے اُن کے گُناہوں پر مُطَّلَع ہوجانے والے کَشْف کو ختم کروادِیا، اِسی طرح حضرت سیِّدُنا شیخ سَعْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بچپن میں غیر ارادی طور پر لوگوں کی بُرائی سَرزد ہوئی تو اُن کے والدِ ماجِد نے فوراً تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں کی غیبت کرنے کے بجائے اگر تم سوئے رہتے تو زیادہ اچھا تھا۔

1...وسائل بخشش مرمم، ص ٣١٥

بہر حال دوسروں کی بُرائی کرنے والوں یا بُرائی سُن کر لطف اندوز ہونے والوں کو چاہئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے عیب اُچھالنے کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے چُھپے عیب لوگوں پر ظاہر فرمادے، لہٰذا فوراً اِس گناہ سے توبہ کیجئے نیز جن کی غیبتیں اور بُرائیاں بیان کرکے اُنہیں ذلیل ورُسوا کیا اُن سے مُعافی بھی مانگ لیجئے اور آئندہ کے لیے دُوسروں کی بُرائی سے بچنے، صرف اپنے عُیُوب پر نظر رکھنے اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نیّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور اپنے اندر اَخلاقی خُوبیاں پیدا کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام مسلمانوں کو نیکی کی راہ پر گامزن کرنے اور گناہوں سے بچانے بہت معاوِن ہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "**مدنی دورہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا نہایت ہی عظیمُ الشّان کام ہے۔ چنانچہ

جہاد کی چار قسمیں ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: (۱)...نیکی کا حکم دینا (۲)...بُرائی سے منع کرنا (۳)...صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴)...فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دِیا اُس نے مؤمنین کے ہاتھ مضبوط

کئے اور جس نے بُرائی سے منع کِیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔ (1)

لوگوں میں بہتر کون؟

ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رِحمی زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا۔ (2)

آیئے! بطورِ ترغیب "مدنی دَورے" کی ایک مَدَنی بہار سنتے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چُنانچہ

باغ کا جُھولا:

بابُ الاسلام سندھ (حیدرآباد) کے ایک مَحَلّے میں "مدنی دَورہ" سے متأثر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آ گیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے نام لکھوا دِیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی رَوانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ اَہلِ خانہ میں سے کسی نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہے ہیں۔ پُوچھا: یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دِیا: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بہت چین سے ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... حلیۃ الاولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/ ۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

2 ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔“[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب:

دو فرامینِ مُصطَفٰے: ﴿1﴾...اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[2] جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[3] ...چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حماقت ہے۔[4] ...چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے[5] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ...سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[6] ...جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ

1...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة...الخ، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷

2...بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

3...معجم کبیر، ۱۱/ ۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

4...ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۴

5... تفسیر خزائن العرفان، سورۂ فاتحہ، تحت الایہ: ا پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے۔

6...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۶، ۴۷۷

کہے: یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[1] ...جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[2] ...مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتَلا نہیں ہو گا۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مطبوعہ دو کُتُب (۱)...**312 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصہ 16 اور (۲)...**120 صفحات کی کتاب** "**سُنَّتیں اور آداب**" ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مانگو آکر دعا، پاؤ گے مُدّعا   در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

...

سیِّدُنا ابنِ طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سیِّدُنا طاؤس بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے عرض کی: میت کے لئے سب سے بہترین دعا کون سی ہے؟ فرمایا: استغفار (یعنی دعائے مغفرت)۔" (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/ ۱۵، رقم: ۴۶۱۳)

---

1 ...فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۶

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶

3 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب فی العطسۃ اذا عطس...الخ، ۷/ ۱۳۱، حدیث: ۱

4 ...وسائل بخشش مرمم، ص ۶۷۱

تفصیلی فہرست

بیان: مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت

تسبیحِ فاطمہ کی ابتدا کیسے ہوئی؟

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاطمہ کو چکی کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے چھالوں کی تکلیف ہوئی تو کوئی خادم لینے کی خاطر بارگاہِ رسالت میں گئیں مگر حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ حضرتِ عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے ملاقات ہو گئی اور انہیں اپنا مقصد بتایا، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے ہاں تشریف لے آئے اس وقت ہم لیٹے ہوئے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے تو ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو اتنا فرما کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے، میں نے آپ کے مبارک قدم کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہو، جب تم سونے کے لئے لیٹو تو 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَر، 33 مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ اور 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۲/ ۵۳۶، حدیث: ۳۷۰۵)

ماٰخذومَراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	••• •••
نام کتاب	**مصنف / مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیرطبری	محمد بن جریرطبری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
روح البیان	اسماعیل حقی بروسوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۳۰ھ
تفسیرات احمدیہ	شیخ احمد المدعوبملا جیون علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۳۷ھ	کتب خانہ اکرمیہ
تفسیرابن کثیر	حافظ عماد الدین ابن کثیرعلیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
تفسیربیضاوی	عبد اللہ بن عمر بیضاوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیرخازن	علی بن محمد خازن علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ بمصر ۱۳۱۷ھ
التفسیر الکبیر	محمد بن عمر رازی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیرقرطبی	محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
خزائن العرفان	نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۵ھ
نور العرفان	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی
تفسیرنعیمی	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ
صراط الجنان	ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۶ھ
بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
مسلم	مسلم بن حجاج قشیری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی ۲۰۱۳ء
ترمذی	محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابوداود	ابوداود سلیمان بن اشعث علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
نسائی	احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
ابن ماجہ	محمد بن یزید قزوینی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
دارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
دارقطنی	علی بن عمر دارقطنی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان

السنن الکبرٰی	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
المصنف	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	احمد بن محمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	ابوبکر احمد بن عمرو بزار علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم و الحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	ابویعلی احمد موصلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	حارث بن ابی اسامہ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	خدمۃ السنۃ و السیرۃ ۱۴۱۳ھ
المسند	اسحاق بن ابراھیم المروزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۸ھ	مکتبۃ الایمان ۱۴۱۲ھ
المسند	الربیع بن الحبیب ابن عمر الازدی علیہ الرحمہ	مکتبۃ الکتب الاسلامیۃ ۱۴۲۴ھ
المسند	ابوعبد اللہ محمد بن سلامۃ علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ
المسند	الھیثم بن کلیب الشاشی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۳۵ھ	مکتبۃ العلوم و الحکم ۱۴۱۰ھ
مشکاۃ المصابیح	محمد بن عبد اللہ التبریزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
مسند فردوس	حافظ شیرویہ بن شھردار دیلمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
مجمع الزوائد	نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
الموطا	امام مالک بن انس علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مستدرک	محمد بن عبد اللہ حاکم علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	عبد اللہ بن محمد ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
معجم کبیر	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
معجم صغیر	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
نوادر الاصول	محمد بن علی حسین حکیم ترمذی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد عجلونی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
حلیۃ الاولیاء	احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ

الترغیب والترھیب	عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
تاریخ بغداد	احمد بن خطیب بغدادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شرح الزرقانی	محمد بن عبداللہ باقی الزرقانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الزھد	عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
عیون الحکایات	عبدالرحمن بن علی ابن جوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
فتح الباری	احمد بن الحجر عسقلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۵ھ
مطالب العالیۃ	احمد بن الحجر عسقلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
شرح السنۃ	حسین بن مسعود بغوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
ابن عساکر	علی بن حسن ابن عساکر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ الخلفاء	جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	کراچی پاکستان
اسد الغابۃ	علی بن محمد ابن اثیر جزری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۹ھ
سیر اعلام النبلاء	محمد بن احمد ذھبی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
البدایۃ والنھایۃ	اسماعیل بن عمر ابن کثیر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
احیاء العلوم	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۹ھ
اتحاف السادۃ...	سید محمد مرتضٰی زبیدی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
المنتظم	عبدالرحمن بن علی ابن جوزی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۵ھ
الترغیب فی فضائل..	عمر بن احمد المعروف بابن شاھین علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۸۵ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۱۵ھ
المقاصد الحسنۃ	محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۵ھ
رسالہ قشیریۃ	عبدالکریم ھوازن قشیری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الشفا	عیاض بن موسٰی مالکی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۴۴ھ	مرکز اھسنت برکات رضا ھند
جامع بیان العلم..	یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
بھجۃ الاسرار	علی بن یوسف شطنوفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ

شرح مسلم	یحیی بن شرف نووی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
وفیات الاعیان	احمد بن محمد ابن خلکان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
سبل الھدی و...	محمد بن یوسف صالحی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی القاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
دلائل النبوۃ	احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۳ھ
دلائل النبوۃ	احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۳۰ھ
الکامل	عبد اللہ بن عدی جرجانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
الطبقات	عبد الوہاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۷ھ
الطبقات	محمد بن سعد بن منیع بصری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
میزان الکبری	عبد الوہاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۹ء
فیض القدیر	محمد عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح الصدور	جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز اھل السنۃ برکات رضا ۱۴۲۳ھ
الدعاء	سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مواھب اللدنیۃ	احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۶ھ
الکبائر	محمد بن احمد ذہبی شافعی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۸ھ	دار مکتبۃ الحیاۃ ۱۹۸۵ء
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابو احمد علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
تذکرۃ الاولیاء	فرید الدین عطار علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ
اخبار مکہ	محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۲۵۰ھ	دار الاندلس ۱۴۰۳ھ
ذخائر العقبی	احمد بن عبد اللہ الطبری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۹۴ھ	... ...
اشعۃ اللمعات	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ پاکستان
جذب القلوب	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
مدارج النبوۃ	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۵۲ھ	مرکز اھل سنت برکات رضا
مکاشفۃ القلوب	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ
مجموعۃ رسائل	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ

کیمیائے سعادت	محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ متوفی ۵۰۵ھ	کتب خانہ ملی ایران
تاریخ الاسلام	محمد بن احمد ذہبی علیہ الرحمہ متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۱۰ھ
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ متوفی ۳۷۳ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۲۰ھ
الروض الفائق	شیخ شعیب حریفیش علیہ الرحمہ متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
کشف المحجوب	علی بن عثمان ہجویری علیہ الرحمہ متوفی ۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد شعرانی علیہ الرحمہ متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
الریاض النضرۃ	احمد بن عبد اللہ طبری علیہ الرحمہ متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ
سعادۃ الدارین	یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الصواعق المحرقۃ	احمد بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفی ۹۷۴ھ	ملتان پاکستان ۱۴۱۰ھ
فتاوی الکبری	احمد بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفی ۹۷۴ھ	مؤسسۃ التاریخ العربی
کشف الالتباس	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۰۵۲ھ	دار احیاء العلوم ۱۴۲۴ھ
مساوئ الاخلاق	محمد بن جعفر المعروف بالخرائطی علیہ الرحمہ متوفی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۱۳ھ
درۃ الناصحین	عثمان بن حسن بن احمد خوبوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
مجموع رسائل	عبد الرحمن بن احمد ابن رجب علیہ الرحمہ متوفی ۷۹۵ھ	الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر
بحر الدموع	عبد الرحمن بن علی الجوزی علیہ الرحمہ متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر ۱۴۲۴ھ
المدخل	احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمہ متوفی ۴۵۸ھ	مکتبۃ اضواء السلف ۱۴۰۴ھ
طبقات الصوفیۃ	محمد بن الحسین سلمی علیہ الرحمہ متوفی ۴۱۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الخیرات الحسان	احمد بن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
الحاوی للفتاوی	جلال الدین عبد الرحمن سیوطی علیہ الرحمہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
ماثبت من السنۃ	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۰۵۲ھ	پنجاب نیشنل پریس لاہور
حجۃ اللہ علی...	یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا
الابریز	احمد بن المبارک المغربی علیہ الرحمہ متوفی ۱۱۵۵ھ	... ...
نزہۃ الخاطر	علامہ علی القاری علیہ الرحمہ متوفی ۱۰۱۴ھ	قادری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
اخبار الاخیار	عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی ضلع خیرپور

النبراس	محمد عبد العزیز فرہاری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۳۹ھ	ملتان پاکستان
تفریح الخاطر	سید عبد القادر اربلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۱۵ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
قلائد الجواہر	شیخ محمد بن یحیی حنبلی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۹۶۳ھ	مِصطفی البابی الحلبی ۱۳۷۵ھ
ہمعات	شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۷۶ھ	حیدر آباد پاکستان
فتح الربانی	شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۵۶۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۳۳ھ
تبیین الحقائق	عثمان بن علی زیلعی حنفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
در مختار	محمد بن علی حصکفی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ھندیۃ	مولانا شیخ نظام علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
الجوھرۃ النیرۃ	ابوبکر بن علی حداد علیہ الرحمہ متوفّٰی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
حکایات گلستان سعدی	مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۶۹۱ھ	مکتبۃ دانیال لاہور
نزہۃ القاری	مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور ۱۴۲۸ھ
سیرت غوث الثقلین	نور بخش توکلی حنفی نقشبندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مونال پبلی کیشنز راولپنڈی ۲۰۱۵ء
فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فتاوی افریقہ	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	نوری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
حدائق بخشش	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
شرح کلام رضا	مفتی غلام حسن قادری	مشتاق بک کارنر لاہور
ملفوظات اعلی حضرت	امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ
حیات اعلی حضرت	مولانا ظفر الدین قادری علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء
فاضل بریلوی علمائے...	ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
فیضان اعلی حضرت	محمد ریحان احمد قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۴ھ
امام احمد رضا اور عشق...	غلام مصطفٰے انجم قادری	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
سوانح امام احمد رضا	علامہ بدر الدین رضوی	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱۹۸۷ء
وصایا شریف	حسنین رضا خان بریلوی	انجمن انوار القادریہ ۱۹۹۸ء

تحقیقات امام علم و فن	خواجہ مظفر حسین رضوی	امام احمد رضا اکیڈمی ۲۰۱۲ء
حیات ملک العلما	ڈاکٹر مختار الدین احمد	معارف نعمانیہ لاہور
سیرت رسول عربی	نور بخش توکلی حنفی نقشبندی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
سیرت مصطفٰے	عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
عجائب القرآن	عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
الحق المبین	سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ	مکتبۃ المدینہ
شان حبیب الرحمٰن	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	نعیمی کتب خانہ گجرات
اللہ کے خاص بندے	ڈاکٹر محمد عمر خان	علم دین پبلشرز لاہور
سوانح کربلا	نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
روضۃ الشہدا (مترجم)	حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمہ	شبیر برادرز لاہور ۲۰۰۳ء
کرامات صحابہ	عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ
تاریخ کربلا	محمد امین قادری رضوی علیہ الرحمہ	مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۳۳ھ
شہادت نواسۂ سید الابرار	محمد عبد السلام قادری رضوی علیہ الرحمہ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
بہار شریعت	محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
مرآۃ المناجیح	احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فیضان سنت	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
کفریہ کلمات کے بارے...	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
نیکی کی دعوت	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
غیبت کی تباہ کاریاں	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
کالے بچھو	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
امام حسین کی کرامات	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
پردے کے بارے میں...	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
غوث پاک کے حالات	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
جہنم کے خطرات	عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ

مزاراتِ اولیاء کی...	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ
بزرگانِ لاہور	پیر غلام دستگیر علیہ الرحمہ	مکتبۃ المدینہ
برکاتِ آلِ رسول	یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ متوفّٰی ١٣٥٠ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ١٤٠٠ھ
محفلِ اولیا	علامہ شاہ مراد سہروردی	زاویہ پبلیشرز ٢٠١١ء
معارفِ ہجویریہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی لاہور
اردو دائرہ معارف...	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
وسائلِ بخشش	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ	مکتبۃ المدینہ
سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند نوری علیہ الرحمہ متوفّٰی ١٤٠٢ھ	شبیر برادرز لاہور
الحقائق فی الحدائق	محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ	مکتبہ اویسیہ رضویہ ١٩٩٤ء
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان	... ...
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی علیہ الرحمہ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
راہِ مصطفےٰ	محمد یامین وارثی	کراچی پاکستان
شاہنامہ اسلام	ابو الاثر حفیظ جالندھری	الحمد پبلی کیشنز ٢٠٠٦ء

... ...

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

... تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سیِّدُنا قاسم (2) حضرت سیِّدُنا عبد اللہ (3) حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔ **چار شہزادیاں تھیں** جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سیِّدَتُنا زینب (2) حضرت سیِّدَتُنا رُقَیَّہ (3) حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم (4) حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ۔

(المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ٤/٣١٣)

مجلس المدینۃ العلمیہ اور دیگر مجالس کی طرف سے پیش کردہ 454 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ فیضانِ قراٰن﴾

01... تفسیر صراط الجنان جلد:1(کل صفحات:524)
02... تفسیر صراط الجنان جلد:2(کل صفحات:495)
03... تفسیر صراط الجنان جلد:3(کل صفحات:573)
04... تفسیر صراط الجنان جلد:4(کل صفحات:592)
05... تفسیر صراط الجنان جلد:5(کل صفحات:617)
06... تفسیر صراط الجنان جلد:6(کل صفحات:717)
07... تفسیر صراط الجنان جلد:7(کل صفحات:619)
08... تفسیر صراط الجنان جلد:8(کل صفحات:674)
09... تفسیر صراط الجنان جلد:9(کل صفحات:619)
10... تفسیر صراط الجنان جلد:10(کل صفحات:899)
11... معرفۃ القراٰن جلد:1(پارہ1تا5،کل صفحات:404)
12... معرفۃ القراٰن جلد:2(پارہ6تا10،کل صفحات:376)
13... معرفۃ القراٰن جلد:3(پارہ11تا15،کل صفحات:407)
14... معرفۃ القراٰن جلد:4(پارہ16تا20،کل صفحات:404)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

01...فیضان ریاض الصالحین جلد:1(کل صفحات:656)
02...فیضان ریاض الصالحین جلد:2(کل صفحات:688)

﴿شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01...راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ)(کل صفحات:40)
02...کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ)(کل صفحات:199)
03...فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ)(کل صفحات:326)
04...عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ)(کل صفحات:55)
05...والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ)(کل صفحات:125)
06...معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح)(کل صفحات:41)
07...الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)
08...شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء)(کل صفحات:57)

09...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِی)(کل صفحات:100)

10...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60)

11...حقوقُ العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)

12...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

13...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات:31) 14...حدائقِ بخشش (کل صفحات:446)

15...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان)(کل صفحات:74) 16...اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة (کل صفحات:46)

17...کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185) 18...فیضانِ خطباتِ رضویہ (کل صفحات:24)

19...اعتقاد الاحباب (دس عقیدے)(کل صفحات:200) 20...بیاض پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)

عربی کُتُب:

21...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں)(کل صفحات:4000)

22...اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِيْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458) 23...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

24...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62) 25...اِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60)

26...كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم (کل صفحات:74) 27...تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان (کل صفحات:77)

28...اَلزَّمْزَمَةُ الْقُمْرِيَّة (کل صفحات:93) 29...اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِی (کل صفحات:46)

﴿شعبہ تراجم کُتب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْش)(کل صفحات:88)

02...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِی حُكْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر)(کل صفحات:112)

03...نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن)(کل صفحات:142)

04...نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّة)(کل صفحات:54)

05...جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِی ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح)(کل صفحات:743)

06...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:1)(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:853)

07...جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد:2)(اَلزَّوَاجِر عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِر)(کل صفحات:1012)

08...امامِ اعظم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامِ اَعْظَم عَلَيْهِ الرَّحْمَه)(کل صفحات:46)

09...دین و دنیا کی انوکھی باتیں (اَلْمُسْتَطْرَف فِی كُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، جلد:1)(کل صفحات:552)

10...اصلاحِ اعمال (جلد:1)(اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ طَرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ)(کل صفحات:866)

11... مختصر منہاج العابدین(تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن مُخْتَصَرُ مِنْھَاجِ الْعَابِدِیْن)(کل صفحات:281)

12... نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَ النَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر)(کل صفحات:98)

13...اللہ والوں کی باتیں(جلد:1)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:896)

14...اللہ والوں کی باتیں(جلد:2)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:625)

15...اللہ والوں کی باتیں(جلد:3)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:580)

16...اللہ والوں کی باتیں(جلد:4)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:510)

17...اللہ والوں کی باتیں(جلد:5)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:571)

18...اللہ والوں کی باتیں(جلد:6)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:586)

19...اللہ والوں کی باتیں(جلد:7)(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَ طَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء)(کل صفحات:531)

20... فیضانِ مزاراتِ اولیاء(کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر)(کل صفحات:144)

21...دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّھْد وَ قَصْرُ الْاَمَل)(کل صفحات:85)

22...عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَۃ فِیْ طَلَبِ الْحَدِیْث)(کل صفحات:105)

23...احیاء العلوم (جلد:1)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1124)

24...احیاء العلوم (جلد:2)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1393)

25...احیاء العلوم (جلد:3)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:1290)

26... احیاء العلوم (جلد:4)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:911)

27... احیاء العلوم (جلد:5)(اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن)(کل صفحات:814)

28...ایک چُپ سو سُکھ(حُسْنُ السَّمْت فِی الصَّمْت)(کل صفحات:37)

29...راہِ علم(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)

30...حکایتیں اور نصیحتیں(اَلرَّوْضُ الْفَائِق)(کل صفحات:649)

31...فیضانِ علم و علما(فَضْلُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَاء)(کل صفحات:38)

32...اچھے بُرے عمل(رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ)(کل صفحات:122)

33...احیاء العلوم کا خلاصہ(لُبَابُ الْاِحْیَاء)(کل صفحات:641)

34...شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)

35...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ اول) (کل صفحات:412)

36...عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

37...شاہراہِ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن) (کل صفحات:36)

38...حُسنِ اَخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)

39...آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

40...آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

41...قوت القلوب (مترجم جلد:1) (کل صفحات:826)

42...قوت القلوب (مترجم جلد:2) (کل صفحات:784)

43...بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

44...76 کبیرہ گناہ (اَلْکَبَائِر) (کل صفحات:264)

45...بہارِ نیت (کتابُ النِّیَّات) (کل صفحات:159)

46...شرحُ الصُّدُور (مترجم) (کل صفحات:572)

47...منہاج العابدین (کل صفحات:496)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

01...دیوان المتنبی مع الحاشیۃ المفیدۃ اتقان الملتقی (کل صفحات:104)

02...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الاول (کل صفحات:400)

03...الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین المجلد الثانی (کل صفحات:374)

04...ریاض الصالحین مع حاشیۃ منہاج العارفین (کل صفحات:124)

05...شرح مئۃ عامل مع حاشیۃ الفرح الکامل (کل صفحات:147)

06...تلخیص المفتاح مع شرحہ الجدید تنویر المصباح (کل صفحات:229)

07...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:178)

08...دیوان الحماسۃ مع شرح اتقان الفراسۃ (کل صفحات:325)

09...قصیدۃ البردۃ مع شرح عصیدۃ الشھدۃ (کل صفحات:317)

10...التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

﴿شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ﴾

03... قسط5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:25)

04... قسط18: تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات:27)

05... قسط1: وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

06... قسط7: اصلاحِ امت میں دعوتِ اسلامی کا کردار (کل صفحات:28)

07... قسط4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

08... قسط3: پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

09... قسط20: قطب عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات:40)

10... قسط15: اپنے لئے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات:32)

11... قسط16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات:108)

12... قسط13: ساداتِ کرام کی تعظیم (کل صفحات:30)

13... قسط6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات:31)

14... قسط11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات:44)

15... قسط10: وَلِیُّ اللہ کی پہچان (کل صفحات:36)

16... قسط14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات:32)

17... قسط12: مساجد کے آداب (کل صفحات:36)

18... قسط9: یقین کامل کی برکتیں (کل صفحات:32)

19... قسط17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات:28)

20... قسط 21: سفرِ مدینہ (کل صفحات:37)

﴿شعبہ تخریج﴾

01... صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشق رسول (کل صفحات:274)

02... فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)

03... بہار شریعت جلد سوم (حصہ 14 تا 20) (کل صفحات:1332)

04... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)

05... تحقیقات (کل صفحات:142)

06... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)

07... فیضانِ نماز (کل صفحات:49)

08... بہار شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)

09... جنتی زیور (کل صفحات:679)

10... اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ (کل صفحات:59)

11... آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)

12... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

13... علم القرآن (کل صفحات:244)

14... بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات:312)

15... کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)

16... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)

17... اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)

18... سیرتِ رسولِ عربی (کل صفحات:758)

19... منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)

20...اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
21...اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
22...جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
23...سوانح کربلا (کل صفحات:192)
24...حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
25...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
26...بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
27...اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
28...مکاشفۃ القلوب (کل صفحات:692)
29...سرمایۂ آخرت (کل صفحات:200)
30...سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
31...آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)

﴾شعبہ فیضانِ صحابہ﴿

01...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)

02...فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)

03...حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)

04...حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)

05...حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

06...حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)

07...فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)

08...حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)

09...فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)

10...فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

﴾شعبہ فیضانِ صحابیات﴿

01...بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات:48)
02...فیضانِ حضرت آسیہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:36)
03...فیضانِ بی بی ام سلیم (کل صفحات:60)
04...صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات:144)
05...صحابیات اور پردہ (کل صفحات:56)
06...فیضانِ بی بی مریم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا) (کل صفحات:91)
07...شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)
08...صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات:64)
09...فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
10...فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات:367)
11...فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

24...دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
25...اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
26...میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
27...چمکدار کفن (کل صفحات:32)
28...جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان 2) (کل صفحات:32)
29...غافل درزی (کل صفحات:36)
30...اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات:32)
31...بیٹے کی رہائی (کل صفحات:32)
32...مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
33...جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
34...چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
35...خوشبودار قبر (کل صفحات:32)
36...چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
37...نادان عاشق (کل صفحات:32)
38...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)
39...روحانی منظر (کل صفحات:32)
40...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)
41...کینسر کا علاج (کل صفحات:32)
42...نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
43...دلوں کا چین (کل صفحات:32)
44...والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
45...بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
46...نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
47...مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
48...بداطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
49...شرابی کی توبہ (کل صفحات:33)
50...والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات:32)
51...بھیانک حادثہ (کل صفحات:30)
52...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)
53...باکردار عطاری (کل صفحات:32)
54...بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
55...آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
56...معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
57...کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
58...عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
59...مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
60...قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
61...بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
62...ڈانسر بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات:32)
63...اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
64...ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
65...بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
66...اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
67...بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
68...ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)
69...راہِ سنّت کا مسافر (کل صفحات:32)
70...ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
71...ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
72...خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
73...میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

74...نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32)
75...عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
76...شرابی، موذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
77...قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
78...کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات:32)
79...فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
80...مفلوج کی شفایابی کا راز (کل صفحات:32)
81...سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
82...بدچلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات:32)
83...ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات:32)
84...جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)
85...سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
86...جھگڑالو کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
87...کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)
88...کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
89...حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
90...بھنگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32)
91...حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات:32)
92...خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
93...عمامہ کے فضائل (کل صفحات:517)
94...جواری و شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
95...بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)
96...گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
97...چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)
98...میں حیادار کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
99...میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)
100...صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
101...رسائل مدنی بہار (کل صفحات:368)
102...سنّت رسول کی محبت (کل صفحات:32)
103...مدنی ماحول کیسے ملا؟ (کل صفحات:56)
104...میٹھے بول کی برکتیں (کل صفحات:32)
105...فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
106...مجوسی کا قبول اسلام (کل صفحات:62)
107...ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ (کل صفحات:32)
108...ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیاو علما﴾

01...فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (کل صفحات:70)
02...فیضانِ بہاؤالدین ذکریا ملتانی (کل صفحات:74)
03...عطار کا پیارا (کل صفحات:166)
04...فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (کل صفحات:71)
05...فیضانِ بابا بھلے شاہ (کل صفحات:75)
06...فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان (کل صفحات:62)
07...فیضانِ حافظِ ملت (کل صفحات:32)
08...فیضانِ حضرت صابر پاک (کل صفحات:53)
09...فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات:70)

10...فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات:33)
11...فیضانِ پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)
12...فیضانِ شمس العارفین (کل صفحات:79)
13...فیضانِ سلطان باہو (کل صفحات:32)
14...فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات:43)
15...فیضانِ داتا علی ہجویری (کل صفحات:84)
16...فیضانِ بابا فرید گنج شکر (کل صفحات:115)
17...فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات:32)

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

01...بیاناتِ دعوتِ اسلامی (حصہ ۱) (کل صفحات:559)
02...گلدستۂ درود و سلام (کل صفحات:660)
03...باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات:352)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کُتُب

﴿مجلسِ افتاء﴾

01...ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات:34) 02تا09...فتاویٰ اہلسنّت (آٹھ حصے)
10... فتاویٰ اہلسنّت احکام روزہ واعتکاف (کل صفحات:34)
11...عقیدۂ آخرت (کل صفحات:41)
12...مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے (کل صفحات:42)
13...فتاویٰ اہلسنّت احکامِ زکوٰۃ (کل صفحات:612)
14...بنیادی عقائد و معمولات اہلسنت (کل صفحات:135)
15...کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات:34)

﴿مرکزی مجلسِ شوریٰ﴾

01...اجتماعی سنتِ اعتکاف کا جدول (کل صفحات:195)
02...کامل مرید (کل صفحات:48)
03...مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات:73)
04...وقفِ مدینہ (کل صفحات:86)
05...گستاخِ رسول کا عملی بائیکاٹ (کل صفحات:52)
06...12مدنی کام (کل صفحات:72)
07...اللہ والوں کا اندازِ تجارت (کل صفحات:68)
08...عشق رسول (کل صفحات:54)
09...فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات:56)
10...مقصدِ حیات (کل صفحات:60)
11...صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات:124)
12...جنت کا راستہ (کل صفحات:56)
13...یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات:39)
14...فیضانِ مرشد (کل صفحات:46)
15...رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات:422)
16...موت کا تصور (کل صفحات:44)
17...شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات:47)
18...بیٹی کی پرورش (کل صفحات:72)

...

تُو نے میرے لئے کیا تیاری کی؟

...حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مردے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے اور جنازے کے ساتھ آنے والوں کے قدموں کی آواز سنتا ہے، سب سے پہلے اس کی قبر اس سے کلام کرتے ہوئے کہتی ہے: اے ابنِ آدم! تیرا بُرا ہو کیا تجھے مجھ سے ڈرایا نہیں گیا؟ کیا تجھے میری تنگی، بدبو، وحشت، ہولناکی اور کیڑے مکوڑوں کا خوف نہ دلایا گیا تھا؟ یہ میں نے آج کے دن کے لئے تیار کئے ہیں تُو بتا تُو نے میرے لئے کیا تیاری کی ہے؟

(الزھد لابن مبارک ما رواہ نعیم بن حماد، باب ما یبشر بہ المیت عند الموت...الخ، ص ۴۱، حدیث: ۱۶۳، لم یرفعہ)

بیاناتِ دعوتِ اسلامی

جلد:1

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ✽ سنتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ✽ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **''مَدَنی انعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-681-7

0126297

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net